سلسلہ اصلاحی خطباتِ جمعہ و دروس نمبر: 20

صدقہ و سخاوت

کی اہمیت و فضیلت اور اسلاف امت کے سخاوت کے پرتاثیر واقعات

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات، تحریری و تقریری بیانات

اور تعارف کتب کے لیے اس وانس ایپ نمبر پر رابطہ کریں 92 3191982676

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
	صدقہ وسخاوت کی اہمیت وفضیلت اور اسلاف امت کے سخاوت کے پرتاثیر واقعات
	قرآنِ کریم کی روشنی میں صدقہ وسخاوت کی اہمیت وفضیلت
۱۲	خرچ کرنے والوں کی مثال
۱۳	خرچ کرنے والوں کے لئے اجر وثواب اور انعام
۱۳	دن رات خفیہ اعلانیہ خرچ کرنے والوں کی فضیلت
۱۴	خوشحالی اور تنگدستی میں خرچ کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں
۱۴	بخیل لوگوں کا مال اُن کے گلے کا طوق بنے گا
۱۵	مال کا حق ادا نہ کرنے والوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے
۱۵	اللہ بے نیاز ہے تم محتاج ہو
۱۶	جو بخل سے بچا وہ کامیاب ہے
۱۶	بخل اور فضول خرچی کی مذمت
۱۶	اللہ خرچ کرنے والے کو دگنا کر کے لوٹاتا ہے
	احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں صدقہ وسخاوت کی اہمیت وفضیلت
۱۷	اللہ تعالی صدقے کو بڑھا کر پہاڑ کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے
۱۷	صدقہ کرنے والوں کیلئے جنت میں داخل ہونے کا الگ دروازہ ہے
۱۸	صدقہ جاریہ کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے

صدقہ کے ذریعے جہنم سے اپنے آپ کو بچاؤ	۱۹
اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت	۱۹
اپنے اہل وعیال اور ماتحتوں پر خرچ کرو	۲۰
رشتوں پر صدقہ کرنے کا دوہرا ثواب	۲۰
صدقہ وسخاوت میں اپنے مستحق رشتہ داروں کو ترجیح دیں	۲۱
خفیہ صدقہ کرنے والا عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا	۲۲
اجر وثواب کا حصول نیت اور ارادے پر ہے	۲۲
ہر آدمی روزِ محشر اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا	۲۳
صدقہ کرنے والا راحت میں اور نہ کرنے والا تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے	۲۳
خرچ کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعا اور نہ کرنے والوں کے لئے بدعاء	۲۴
ایمان اور بخل ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے	۲۵
لوگوں کی ہلاکت کا سبب بخل اور ظلم ہے	۲۵
اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند کرتا ہے	۲۶
اس امت کی پہلی اصلاح اور پہلا فساد	۲۶
بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں	۲۶
بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا	۲۶
بخل کرنے والے پر اللہ ذلت مسلط کردیتا ہے	۲۷
صدقہ رب کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے	۲۷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ وسخاوت	
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت کوئی درہم ودینار نہیں چھوڑا	۲۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے	۲۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا عطا کرتے ہیں کہ فاقہ کا خوف نہیں ہوتا	۲۹
میرے نام پر خریدو میں ادا کردوں گا	۳۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت دیکھ کر صفوان بن اُمَیَّہ مسلمان ہو گئے	۳۰
صدقہ وسخاوت کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے زریں اقوال	
صدقہ گناہوں کو مٹانے والا ہے	۳۴
اعمال میں صدقہ افضل عمل ہے	۳۴
صدقہ سے ستر سال کی عبادت قبول ہوگئی	۳۴
محبوب چیز صدقہ کرو	۳۵
سخی وہ ہے جو سوال کرنے سے پہلے نیکی کرے	۳۵
صدقہ بادشاہ کے سامنے لے جاتا ہے	۳۶
سخاوت کی اصل اللہ رب العزت کے ساتھ حسنِ ظن ہے	۳۶
دولت اور فقر آزمائش کے لئے ہے	۳۶
بخل سے بچانے والی تین صفات	۳۷
بخیل کون ہے؟	۳۷
سخی انسان کی تین علامات	۳۷
صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کردیتا ہے	۳۸

صدقہ کا ایک دانہ پہاڑوں کے برابر ہے	۳۸
قیامت کے دن کی بھوک پیاس کو ختم کرنے والا عمل	۳۸
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی رائے میں سخی اور بخیل کی وضاحت	۳۹
تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں	۳۹
اسلافِ امت کا مہمانوں کے اکرام میں طرزِ عمل	۴۰
مسجد کی سبیل سے ہر شخص پانی پی سکتا ہے	۴۱
تین خوبصورت خصلتیں	۴۱
بخیل کے ساتھ نشت و برخاست دل کو سخت کر دیتی ہے	۴۱
صدقہ دینے والا ثواب کا زیادہ محتاج ہے	۴۲
اللہ کے نام پر عیب دار چیز صدقہ نہ کرو	۴۲
خفیہ صدقہ خیرات کرنے کے فوائد	۴۲
حضراتِ صحابہ کرام کا صدقہ وسخاوت	
حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا اللہ کی راہ خوب مال میں خرچ کرنا	۴۵
ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سارا مال ساتھ لے گئے	۴۵
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمین اللہ کی راہ میں دینا	۴۶
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پینتیس ہزار درہم کا کنواں خرید کر صدقہ کرنا	۴۷
حیرت انگیز سخاوت پر لسانِ نبوت سے بشارت	۴۸
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پچاس ہزار درہم کا قرضہ معاف کر دینا	۴۸
سخاوت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کے لیے دعائیں کرنا	۴۹

ایک ہزار اونٹوں پر لدا ہوا ساز وسامان صدقہ کرنا	۵۰
حسن وجمال اور حیرت انگیز سخاوت	۵۲
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اونٹوں کا ریوڑ اور دو غلام دینا	۵۲
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بے مثال سخاوت	۵۳
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک ضرورت مند کے مقام سے آگاہ ہو کر خوب سخاوت کرنا	۵۴
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا راہِ خدا میں سونا چاندی خرچ کرنا	۵۶
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مال وزر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا	۵۶
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اللہ کی راہ میں ہر طرح سے مال خرچ کرنا	۵۷
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی سخاوت	۵۸
چالیس ہزار دراہم، بیس غلام اور گھر کی سخاوت	۵۸
تین شخصوں کے احسان کا بدلہ میں نہیں دے سکتا	۵۹
نیکی اور سخاوت بری موت سے بچاتی ہے	۶۰
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی سخاوت	۶۰
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فقراء کے بغیر کھانا نہ کھانا	۶۱
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک شب میں دس ہزار دراہم تقسیم کرنا	۶۲
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کرنا	۶۳
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی سخاوت	۶۴
حضرت ابو دحداح رضی اللہ عنہ کا کھجوروں کا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کرنا	۶۵

حضرت ابوعبیدہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کی سخاوت	۶۶
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی چار لاکھ دراہم کی سخاوت	۶۷
حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا اپنا باغ اللہ کے راہ میں خرچ کرنا	۶۸
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ کا محبوب گھوڑا اللہ کی راہ میں دینا	۶۹
حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی سخاوت	۶۹
حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا مساکین کی امداد اپنے ہاتھ سے کرنا	۷۰
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک لاکھ اسی ہزار درہم صدقہ کرنا	۷۱
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دس ہزار دراہم دے دیئے	۷۱
حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی سخاوت	۷۲
ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی سخاوت	۷۳
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سخاوت	۷۴
تین سو مثقال سونا صدقہ کرنا	۷۵
حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی سخاوت	۷۶
اہلِ مدینہ کے لئے عمدہ کھجوریں خرید کر مفت تقسیم کردیں	۷۷

اسلافِ امت کے صدقہ وسخاوت کے پُرتاثیر واقعات

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بیٹوں کی سخاوت	۷۸
امام زین العابدین کی پندرہ ہزار دینار کی سخاوت	۷۸
امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سخاوت	۷۹
سخاوت کی انتہاء کہ جسم پر موجود ایک کپڑا بھی صدقہ کردیا	۷۹

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی حیرت انگیز سخاوت	۸۰
حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ کی بے مثال سخاوت	۸۱
امام شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت	۸۲
یحیی بن سعید رحمہ اللہ نے خفیہ طور پر پچاس دینار دے دیئے	۸۳
حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ کی اہلِ علم اور دیانت داروں پر خوب سخاوت	۸۳
وقت کے تین بڑے سخیوں کی حیرت انگیز سخاوت	۸۵
موت کے بعد بھی بختی اونٹ کی سخاوت	۸۷
ایک ناواقف سائل پر چار ہزار درہم کی سخاوت	۸۸
میں مہمانوں کو باسی کھانا نہیں کھلاتا	۸۹
ایک غریب شخص کی بیٹی کو اپنا من پسند بنگلہ دے دیا	۹۰
مسجد کے لئے چیک پر جتنی رقم لکھیں میں دوں گا	۹۲
شیطان کی ماں نے مجھے شکست دی	۹۳
صدقہ وسخاوت کے فوائد وثمرات واقعات کی روشنی میں	
صدقہ کی برکت سے متعینہ زمین کا سیراب ہونا	۹۴
صدقہ دینے کے سبب ایک اژدھے کے شر سے محفوظ ہونا	۹۵
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنے افطاری کا کھانا مسکین کو دینا	۹۶
حضرت حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر کی بے مثال سخاوت	۹۶
والدہ کے صدقے کے سبب بیٹے کا شیر کے حملے سے محفوظ ہونا	۹۸
والدہ کی طرف سے روٹی صدقہ کرنے پر بیٹے کی دشمنوں سے حفاظت	۱۰۰

صدقہ کے سبب مٹی اور برادے کا آٹے میں تبدیل ہو جانا	۱۰۰
بخیل شخص کی سخی بیوی کو آگ نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا	۱۰۱
ایک یتیم بچے کا حاتم طائی کے لیے دس بکریوں کو ذبح کرنا	۱۰۲
راہِ خدا میں صدقہ کے سبب کٹے ہوئے ہاتھ اور ڈوبے ہوئے بچے کی غیبی حفاظت	۱۰۳
صدقہ کی برکت سے آنکھ کی بینائی لوٹ آئی	۱۰۴
صدقے کی برکت سے اللہ نے بیٹی کو شفا دی	۱۰۵
ایک ساتھی نے دنیا خریدی اور دوسرے نے آخرت وثواب	۱۰۵
صدقات اور ایصال ثواب کا مردوں کو فائدہ	۱۰۷
یوم عاشورہ پر صدقہ کی برکت سے ایک نصرانی کو ایمان کی دولت اور جنت کے محلات کا ملنا	۱۰۸
ایک صدقہ پر دنیا میں دس گنا عوض	۱۱۰
اخلاص اور صدقہ کی بدولت جنت کے محلات کا ملنا	۱۱۱
صدقہ کرنے کی برکت سے اللہ تعالی نے آپریشن سے بچا لیا	۱۱۲
صدقہ کرنے کی برکت سے مرض ختم ہو گیا	۱۱۳

صدقہ وسخاوت کی اہمیت وفضیلت اور اسلاف امت کے سخاوت کے پرتاثیر واقعات

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِی كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾(البقرة: ۲۶۱)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَکَ مَغْلُولَةً إِلَی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا﴾(الاسراء: ۲۹)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿مَنْ ذَا الَّذِی يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ﴾(الحديد: ۱۱)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ،وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا طَيِّباً، كَأَنَّ إِنَّمَا يَضَعُهَافِی كَفِّ الرَّحْمنِ يُرَبِّيهَا كَمَايُرَبِّی أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْفَصِيلَهُ حَتّٰی

يَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.❷

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں صدقہ وخیرات کا حکم دیا گیا اور بخل سے منع فرمایا ہے، صدقہ وخیرات وسخاوت بہت ہی اعلیٰ صفت ہے، ایک انسان مال و دولت جمع کرنے میں محنت کرتا ہے لیکن مال سے دل نہیں لگاتا، وہ دولت چاہتا ہے لیکن خرچ کرنے کے لیے، دوسروں کو دینے کے لیے، وہ مال کو ذخیرہ اندوزی کے لیے جمع نہیں کرتا، وہ اپنے خاندان کے ساتھ اچھی زندگی گزارتا ہے اور فلاحی کاموں میں شرکت بھی کرتا ہے، وہ محروم اور بے نوا لوگوں کی مدد کرتا ہے، ایسے لوگ اپنے مال سے صحیح استفادہ اٹھاتے ہیں، کنجوس شخص مال کو جمع کرنے اور ذخیرہ اندوزی کے لیے اکٹھا کرتا ہے، خرچ کرنے کے لیے نہیں، اس سے نہ وہ خود فائدہ اٹھاتا ہے اور نہ اس کا خاندان، نہ ہی دل راہ خیر میں خرچ کرنے کو چاہتا ہے، ایسا ذخیرہ اندوز شخص ایک ایسا ملازم ہے جو بغیر خواہش کے مال ورثاء کے لیے اکٹھا کرتا ہے، اسلام نے بخل کی مذمت اور سخاوت کی تعریف کی ہے۔

قرآنِ کریم کی روشنی میں صدقہ وسخاوت کی اہمیت وفضیلت

خرچ کرنے والوں کی مثال

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❶ موطأ مالک: کتاب الصدقة، الترغیب فی الصدقة، رقم الحدیث: ۳۶۵۱

❷ صحیح البخاری: کتاب الزکوة، باب إتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة، رقم الحدیث: ۱۴۱۷

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: ۲۶۱)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ سات بالیں اگائے (اور) ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے (ثواب میں) کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے، اللہ بہت وسعت والا (اور) بڑے علم والا ہے۔

خرچ کرنے والوں کے لئے اجر وثواب اور انعام

ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة: ۲۶۲)

ترجمہ: جو لوگ اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف پہنچاتے ہیں، وہ اپنے پروردگار کے پاس اپنا ثواب پائیں گے، نہ ان کو کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ کوئی غم پہنچے گا۔

دن رات خفیہ اعلانیہ خرچ کرنے والوں کی فضیلت

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة: ۲۷۴)

ترجمہ: جو لوگ اپنے مال دن رات خاموشی سے بھی اور علانیہ بھی خرچ کرتے ہیں وہ اپنے

پروردگار کے پاس اپنا ثواب پائیں گے، اور نہ انہیں کوئی خوف لاحق ہوگا، نہ کوئی غم پہنچے گا۔

خوشحالی اور تنگدستی میں خرچ کرنے والے اللہ کے محبوب ہیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ)(الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾(آل عمران : ۱۳۳، ۱۳۴)

ترجمہ: اور اپنے رب کی طرف سے مغفرت اور وہ جنت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر تیزی دکھاؤ جس کی چوڑائی اتنی ہے کہ اس میں تمام آسمان اور زمین سما جائیں، وہ ان پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے، جو خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی (اللہ کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں، اور جو غصے کو پی جانے اور لوگوں کو معاف کردینے کے عادی ہیں۔ اللہ ایسے نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

بخیل لوگوں کا مال اُن کے گلے کا طوق بنے گا

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾(اٰل عمران: ۱۸۰)

ترجمہ: اور جو لوگ اس (مال) میں بخل سے کام لیتے ہیں جو انہیں اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے کوئی اچھی بات ہے، اس کے برعکس یہ ان کے حق میں بہت بری بات ہے، جس مال میں انہوں نے بخل سے کام لیا

ہوگا، قیامت کے دن وہ ان کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔ اور سارے آسمان اور زمین کی میراث صرف اللہ ہی کے لیے ہے، اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

وہ بخل جسے حرام قرار دیا گیا ہے یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کا حکم دیں، انسان وہاں خرچ نہ کرے، مثلاً زکوٰۃ نہ دے، ایسی صورت میں جو مال انسان بچا کر رکھے گا، قیامت کے دن وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ حدیث میں اس کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ ایسا مال ایک زہریلے سانپ کی شکل میں منتقل کر کے اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا جو اس کی باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ میں ہوں تیرا مال! میں ہوں تیرا جمع کیا ہوا خزانہ!۔ (1)

مال کا حق ادا نہ کرنے والوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا﴾ (النساء:۳۷)

ترجمہ: ایسے لوگ جو خود بھی کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی تلقین کرتے ہیں، اور اللہ نے ان کو اپنے فضل سے جو کچھ دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں، اور ہم نے ایسے ناشکروں کے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب تیار رکھا ہے۔

اللہ بے نیاز ہے تم محتاج ہو

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

(1) آسان ترجمہ قرآن: ص ۱۷۷، ۱۷۸ / صحیح البخاری: کتاب الزکاۃ، باب إثم مانع الزکاۃ، رقم الحدیث: ۱۴۰۳

﴿هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾(محمد: ۳۸)

ترجمہ: دیکھو! تم ایسے ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں، اور جو شخص بھی بخل کرتا ہے وہ خود اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے۔ اور اللہ بے نیاز ہے، اور تم ہو جو محتاج ہو۔ اور اگر تم منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا، پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔

جو بخل سے بچا وہ کامیاب ہے

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾(الحشر: ۹)

ترجمہ: اور جو لوگ اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ ہو جائیں، وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

بخل اور فضول خرچی کی مذمت

بخل کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا﴾(الإسراء: ۲۹)

ترجمہ: اور نہ تو (ایسے کنجوس بنو کہ) اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ کر رکھو، اور نہ (ایسے فضول خرچ کہ) ہاتھ کو بالکل ہی کھلا چھوڑ دو، جس کے نتیجے میں تمہیں قابلِ ملامت اور قلاش ہو کر بیٹھنا پڑے۔

اللہ خرچ کرنے والے کو دگنا کر کے لوٹاتا ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِی یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضَاعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗ أَجْرٌ کَرِیمٌ﴾

(الحدید: ۱۱)

ترجمہ: کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض جس کے نتیجے میں اللہ اسے دینے والے کے لیے کئی گنا بڑھا دے، اور ایسے شخص کو بڑا باعزت اجر ملے گا۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں صدقہ وسخاوت کی اہمیت وفضیلت

احادیثِ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صدقہ وخیرات اور سخاوت کی کافی اہمیت وفضیلت بیان فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ صدقے کو بڑھا کر پہاڑ کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے

حضرت سعد بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلاَّ طَيِّباً، كَأَنَّ إِنَّمَا يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ يُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ. ❶

ترجمہ: جو شخص حلال مال سے صدقہ دے اور اللہ نہیں قبول کرتا مگر مال حلال کو، تو وہ اس صدقے کو اللہ جل جلالہ کی ہتھیلی میں رکھتا ہے اور پروردگار اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے اونٹ کے بچے کو پالتا ہے، یہاں تک کے وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

صدقہ کرنے والوں کیلئے جنت میں داخل ہونے کا الگ دروازہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ موطأ مالک: کتاب الصدقة، الترغيب فی الصدقة، رقم الحديث: ۱۵۶۳

مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ .

ترجمہ: جو کوئی کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کے راستے میں خرچ کرے تو وہ شخص جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا، اے اللہ کی بندے! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے (اور جنت کے مختلف دروازے ہیں) جو نمازی ہوگا تو وہ شخص نماز کے دروزے سے بلایا جائے گا، اور جو جہاد کرنے والا ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا، اور جو شخص روزہ رکھنے والا ہوگا تو اس کو باب الریان سے پکارا جائے گا، اور جو شخص صدقہ کرنے والا ہوگا تو اس کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا، یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ!

هَلْ عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

کیا کوئی شخص اس قسم کا بھی ہوگا کہ جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَعَمْ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ . ❶

ہاں! اور مجھ کو اس بات کی توقع ہے کہ اے ابو بکر! تم ان ہی میں سے ہوں گے۔

صدقہ جاریہ کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحیح البخاری: کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، رقم الحدیث: ۱۸۹۷

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ. ❶

ترجمہ: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کے ثواب کا سلسلہ اس سے منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں کے ثواب کا سلسلہ باقی رہتا ہے۔ (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (۳) صالح اولاد جو مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے۔

صدقہ کے ذریعے جہنم سے اپنے آپ کو بچاؤ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. ❷

ترجمہ: تم لوگ صدقہ نکال کر دوزخ سے بچو! اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ. ❸

ترجمہ: ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے

❶ صحیح مسلم: کتاب الھبات، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، رقم الحدیث: ۱۶۳۱

❷ صحیح البخاری: کتاب الزکوة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقلیل من الصدقة، رقم الحدیث: ۱۴۱۷

❸ صحیح مسلم: کتاب الزکوة، باب فضل النفقة علی العیال والمملوک....رقم الحدیث: ۹۹۵

جسے تم نے غلام کی آزادی کے لیے خرچ کیا، اور ایک دینار وہ ہے جسے تم نے مسکین پر صدقہ کیا، اور ایک دینار وہ ہے جسے تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ اجر اُس دینار پر ملے گا جسے تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کیا۔

اپنے اہل وعیال اور ماتحتوں پر خرچ کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا: تو ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! عِندِی دِینَارٌ" میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ" اسے اپنے اوپر خرچ کرلو۔ اس نے عرض کیا: عِندِی آخَرُ" میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: "تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ" اسے اپنی اولاد پر خرچ کر لو۔ عرض کیا: عِندِی آخَرُ" میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ فرمایا: "تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ" اسے اپنی بیوی پر خرچ کرلو۔ عرض کیا: "عِندِی آخَرُ" میرے پاس ایک اور بھی ہے، فرمایا: "تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ" اسے اپنے خادم پر خرچ کرو۔ عرض کیا: "عِندِی آخَرُ" میرے پاس ایک اور بھی ہے، فرمایا: "أَنتَ أَبْصَرُ" جس کے لیے تم مناسب سمجھو (اس پر خرچ کرو)۔ ❶

رشتوں پر صدقہ کرنے کا دوہرا ثواب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ. ❷

ترجمہ: کسی حاجت مند کو صدقہ دینا (صرف) ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا

❶ سنن أبی داود: کتاب الزكاة، باب فی صلة الرحم، رقم الحديث: ۱۶۹۱

❷ سنن الترمذی: أبواب الزكاة، باب ما جاء فی الصدقة علی ذی القربة، رقم الحديث: ۶۵۸

دو صدقات (کے برابر) ہے: ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔

صدقہ وسخاوت میں اپنے مستحق رشتہ داروں کو ترجیح دیں

آج کل ہمارے معاشرے میں یہ اَخلاقی مرض بہت عام ہے کہ دوسرے غیر لوگوں پر تو بہت زیادہ نوازشات کی جاتی ہیں اوران پر کثرت سے صدقہ وخیرات وسخاوت بھی کیا جاتا ہے لیکن اپنے غریب اور مستحق رشتہ داروں کو یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے۔اس کی وجوہات بھی کوئی ٹھوس نہیں ہوتیں بلکہ اکثر اوقات بدظنی و بدگمانی اورانا پرستی ہی اس بے اعتنائی و بے توجہی کا سبب بنتی ہیں۔مثال کے طور پر غریب رشتہ دار نے صاحبِ ثروت رشتہ دار کے خلافِ منشا کوئی بات کردی، اُس سے اختلافِ رائے کرلیا یا بالفرض اُس امیر رشتہ دار کے بارے میں کوئی بات ہی کردی تو صاحبِ ثروت رشتہ دار دل میں رنجش پال لیتا ہے اور اپنے اس غریب رشتہ دار کی مدد کرنا اپنے اوپر حرام کر کے دوہرے اجروثواب کے باعث عملِ خیر سے رک جاتا ہے۔اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم صدقہ وخیرات اس پر کریں گے جس سے ہم خود راضی ہوں گے نہ کہ جس پر خرچ کرنے کا حکم ہمیں اسلام دیتا ہے، گویا ہم صدقہ وخیرات کر کے غریب کو اپنا نیازمند اور احسان مند بنانا چاہتے ہیں نہ کہ کماحقہ اَحکامِ اِلٰہی پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔اس لیے جو غریب رشتہ دار ہمارے ذاتی معیار پر پورا نہیں اترتا، ہم اسے دھتکار دیتے ہیں چاہے وہ کتنا ہی مستحق کیوں نہ ہو۔رشتہ دار کا عمل اس کے ذمہ ہے، جس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ اس پر صدقہ وخیرات کرنے والے امیر رشتہ دار کو دوگنا اَجر وثواب نہیں ملے گا۔لہٰذا صدقہ وخیرات ہی نہیں بلکہ ہر نیک عمل کی بجاآوری میں محض اللہ اور اس کے رسول مکرم کی خوشنودی کو ہی پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور کسی بھی عمل کی ادائیگی میں ذاتی پسند وناپسند کو نہیں داخل کرنا چاہیے۔

خفیہ صدقہ کرنے والا عرش الٰہی کے سایہ میں ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اس روز (یعنی قیامت کے دن) اپنے سائے میں رکھے گا، جس روز اللہ کے عرش کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک آدمی یہ ہے:

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ. [1]

ترجمہ: وہ آدمی جس نے اس طرح مخفی طور پر صدقہ دیا ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

اجر وثواب کا حصول نیت اور ارادے پر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ کرنے کی غرض سے (رات کو) مال لے کر نکلا اور اس نے ایک چور کو دے دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ چور پر صدقہ کیا گیا ہے۔ تو وہ عرض گزار ہوا کہ "**اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ**" اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں میں ضرور پھر صدقہ دوں گا۔ وہ اگلے دن مال لے کر نکلا اور (اندھیرے میں) بدکار عورت کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ آج رات بدکار عورت پر صدقہ کیا گیا ہے۔ اس نے کہا: "**اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ**" اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں ضرور پھر صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا تو (ناجانی میں) ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگ باتیں کرنے لگے کہ غنی پر صدقہ کیا گیا ہے۔ تو اس نے کہا:

[1] صحیح البخاری: کتاب الزکاۃ، باب الصدقة باليمين، رقم الحديث: ۱۴۲۳

”اللّٰھُمَّ لَکَ الحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ“ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، (افسوس کہ) چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر بیٹھا۔ پھر اُسے لایا گیا تو اس سے کہا گیا:

أَمَّا صَدَقَتُکَ عَلَی سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ. ❶

ترجمہ: تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو شاید وہ چوری کرنے سے رک جائے اور بدکار عورت، شاید وہ بدکاری سے باز آ جائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس میں سے خرچ کرنے لگے۔

اب یہاں رات کے اندھیرے کی وجہ سے مال اگرچہ غیر مستحق کے ہاتھ لگا، لیکن اللہ رب العزت اسے اس کی نیت کے بقدر اجر وثواب عطا کرے گا۔ اور جن کے ہاتھ لگا ہے انہیں توبہ، ندامت اور عبرت کی توفیق ہوگی۔

ہر آدمی روزِ محشر اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ امْرِءٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ. ❷

ترجمہ: ہر آدمی (قیامت کے دن) اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔

صدقہ کرنے والا راحت میں اور نہ کرنے والا تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَدُنْ

❶ صحيح البخاری: كتاب الزكاة، باب إذا تصدق على غنى وهو لا يعلم، رقم الحديث: ۱۴۲۱

❷ مسند أحمد: حديث عقبة بن عامر الجهنی، ج ۲۸ ص ۵۶۸، رقم الحديث: ۱۷۳۳۳

ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا،فَإِذَا أَرَادَ الْمُنفِقُ وَقَالَ الْآخَرُ :فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبغَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ،وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنفِقَ،قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا،حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ. ❶

ترجمہ:خرچ کرنے والے اور صدقہ کرنے والے کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس کے اوپر دو زرہیں یا دو کرتے ہوں،اس کی چھاتیوں سے ہنسلی (گلے) کی ہڈی تک، جب خرچ کرنے والا ارادہ کرے،اور دوسرے راوی نے کہا:جب صدقہ کرنے والا ارادہ کرے کہ وہ صدقہ کرے تو وہ زرہ کھل جائے یا لمبی ہوجائے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جائے،اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جائے اور اتنی سکڑ جائے کہ ہر کڑی اپنی جگہ پر کس جائے یہاں تک کہ اس کے قدموں کے نشان کو مٹادے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

خرچ کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعا اور نہ کرنے والوں کے لئے بدعاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ،إِلَّا مَلَكَانِ يَنزِلَانِ،فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا :اَللَّهُمَّ أَعْطِ مُنفِقًا خَلَفًا،وَيَقُولُ الْآخَرُ:اَللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. ❷

ترجمہ:بندوں پر کوئی صبح نہیں آتی،مگر اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں،ان میں

❶صحیح مسلم :کتاب الزکاۃ،باب مثل المنفق والبخیل،رقم الحدیث: ۱۰۲۱

❷صحیح البخاری: کتاب الزکاۃ،بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالَ:فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى،وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى......الخ،رقم الحدیث: ۱۴۴۲

سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما، اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخل کرنے والے کو تباہی عطا کر۔

ایمان اور بخل ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا. ❶

ترجمہ: کسی بندہ میں جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے، اسی طرح کنجوسی اور ایمان کبھی ایک بندہ کے قلب میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

لوگوں کی ہلاکت کا سبب بخل اور ظلم ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ. ❷

ترجمہ: ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہے اور بخل (یعنی کنجوسی) سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے اور بخل ہی کی وجہ سے انہوں نے لوگوں کے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا۔

---

❶ سنن النسائي : كتاب الجهاد، باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، رقم الحديث: ۳۱۱۰

❷ صحيح مسلم : كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، رقم الحديث: ۲۵۷۸

اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند کرتا ہے

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ. ❶

ترجمہ: بے شک اللہ سخی ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے۔

اس امت کی پہلی اصلاح اور پہلا فساد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلُ صَلَاحِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالْيَقِينِ وَالزُّهْدِ، وَأَوَّلُ فَسَادِهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ. ❷

ترجمہ: اس امت کی پہلی اصلاح یقین اور زہد سے ہے، اور اس امت کا پہلا فساد بخل اور امیدوں سے ہیں۔

بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلمہ سے فرمایا کہ تمھارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جُد بن قیس لیکن ہم اسکو بخیل پاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ. ❸

ترجمہ: بخل سے بڑھ کر کونسی بیماری ہے؟ بلکہ تمھارا سردار عمرو بن جموح ہے۔

بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

❶ شعب الإيمان: كتاب الزهد وقصر الأمل، ج۱۳ ص۲۸۷، رقم الحديث: ۱۰۳۴۶

❷ شعب الإيمان :الجود والسخاء، ج۱۳ ص۲۹۰، رقم الحديث: ۱۰۳۵۰

❸ الأدب المفرد: باب البخل، ج۱ ص۱۱۱، رقم الحديث: ۲۹۶

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيلٌ. ❶

ترجمہ: جنت میں داخل نہ ہوگا فریب کرنے والا، احسان جتلانے والا اور بخیل شخص۔

بخل کرنے والے پر اللہ ذلت مسلط کر دیتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِذَا ضَنَّ النَّاسُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، وَتَبَايَعُوا بِالْعِينَةِ، وَتَتَبَّعُوا أَذْنَابَ الْبَقَرِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ أَحْسِبُهُ قَالَ: وَتَرَكُوا الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِم ذُلًّا لَا يَرْفَعُهُ عَنْهُمْ حَتَّى يُرَاجِعُوا دِينَهُمْ. ❷

ترجمہ: جب لوگ دینار اور درہم کیساتھ بخل کرنے لگ جائیں، اور دھوکہ کیساتھ خرید وفروخت میں لگ جائیں، اور گائے کے دم کے پیچھے لگ جائیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ عبد الوارث نے کہا: میرا گمان ہے کہ یہ بھی کہا کہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چھوڑ دیں، تو اللہ تعالی ان پر ذلت مسلط کر دے گا، یہ ذلت ان سے نہیں ہٹے گی یہاں تک یہ لوگ اپنی دین کی طرف لوٹ جائیں۔

صدقہ رب کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی البخل، رقم الحديث: ۱۹۶۳. قال الترمذی: هذاحديث حسن غريب/قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ بِاخْتِصَارٍ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو يَعْلَى، وَقَدْ حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ/مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: باب أهل الجنة، باب فی أوائل من يقرع باب الجنة، ج۱۰ ص۱۱۴، رقم الحديث: ۱۸۷۱۵

❷ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج۱۳ ص۳۰۵، رقم الحديث: ۱۰۳۷۳/نصب الراية: كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، ج۴ ص۱۷/قال الزَّيْلعی: وهذاحديث صحيح، ورجاله ثقات.

إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوْءِ. ❶

ترجمہ: بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ وسخاوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت کوئی درہم ودینار نہیں چھوڑا

حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً، إِلَّا بَغْلَتَهُ وَسِلَاحَهُ، وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً. ❷

ترجمہ: اللہ کی قسم! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا، نہ درہم چھوڑا، نہ غلام چھوڑا، نہ لونڈی چھوڑی اور نہ کوئی اور چیز چھوڑی، البتہ آپ کا ایک سفید خچر تھا (جس کو دلدل کہا جاتا تھا اور جو مقوقس حاکم اسکندریہ نے تحفہ کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا) آپ کے کچھ ہتھیار تھے اور آپ کی کچھ زمین تھی، اس کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کر دیا تھا۔

دو جہاں کے سردار جب دنیا سے گئے ہیں، تو کچھ بھی نہیں چھوڑا، سب اللہ کے راہ میں خرچ کر دیا۔ جب آپ دنیا سے پردہ فرما رہے ہیں تو آپ نے کوئی مال ومتاع نہیں چھوڑا سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا، یہ امام الأنبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی جود وسخا تھی، جس کی نظیر نہیں ملتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کتنی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

❶ سنن الترمذی: أبواب الزكوة، باب ما جاء فی فضل الصدقة، رقم الحديث: ٦٦٤

❷ المستدرك على الصحيحين: كتاب الزكوة، ج ١ ص ٥٨٠، رقم الحديث: ١٥٢٨، قال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ/صحيح ابن خزيمة: ج ٤ ص ١٢٠، رقم الحديث: ٢٤٨٩

ہے فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالخَيْرِ،وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ،لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القُرْآنَ،فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ.❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور تمام دنوں سے زیادہ رمضان المبارک میں سخی ہو جاتے تھے، جبکہ جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر ملتے اور رمضان المبارک میں ہر رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل علیہ السلام ملا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف کا دور کرتے تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائدہ رسانی میں بادِ نسیم سے بھی زیادہ بڑھے ہوئے ہوتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا عطا کرتے ہیں کہ فاقہ کا خوف نہیں ہوتا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا، تو آپ نے دو پہاڑوں کے درمیان (جتنی بکریاں آتی تھیں) اس کے برابر بکریاں اسے عنایت فرمادیں، جب وہ شخص واپس اپنی قوم میں گیا، تو انہیں پکار کر کہنے لگا:

أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا،فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ.❷

❶ صحيح البخاری: كتاب فضائل القرآن،باب كان جبرائيل عليه السلام يعرض القرآن على النبی صلی اللّٰه عليه وسلم ،رقم الحديث:۴۹۹۷

❷ صحيح مسلم: كتاب الفضائل:باب ما سئل رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم شيئا قط فقال لا وكثرة إعطائه،رقم الحديث: ۲۳۱۲

ترجمہ: اے قوم! سب کے سب مسلمان ہو جاؤ! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا دیتے ہیں کہ کبھی بھی فاقہ کا خوف نہیں رہتا۔

میرے نام پر خریدو میں ادا کر دوں گا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خریدلو، جب میرے پاس مال آئے گا تو میں ادا کر دوں گا۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس چیز کا مکلّف و ذمہ دار نہیں بنایا جس پر آپ قادر نہ ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس بات کو سن کر ناپسند کیا، انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ خرچ کرتے جایئے اور عرش کے مالک کے رب سے کسی کمی کا خوف نہ کیجئے، یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا مسکرائے کہ اس بات کی خوشی کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر نمودار ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ (1)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت دیکھ کر صفوان بن اُمیّہ مسلمان ہو گئے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتحِ مکہ کے دن صفوان بن اُمیّہ کی بیوی حضرت بغوم بنت مُعدّل رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں۔ ان کا تعلق قبیلہ کنانہ سے تھا، لیکن خود صفوان بن اُمیّہ مکہ سے بھاگ کر ایک گھاٹی میں چھپ گئے تھے، ان

(1) الشمائل للترمذی: باب ما جاء فی خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ج ۱ ص ۲۰۱، رقم الحدیث: ۳۳۸

کے ساتھ صرف ان کا غلام یسار ہی تھا، اس کو انھوں نے کہا: تیرا ناس ہو! دیکھو کون آ رہا ہے؟ اس نے کہا: یہ عمیر بن وہب آ رہے ہیں، صفوان نے کہا: میں عمیر کے ساتھ کیا کروں؟ اللہ کی قسم! یہ تو مجھے قتل کرنے کے اِرادے سے ہی آ رہے ہیں، انھوں نے تو میرے خلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی ہے، اتنے میں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے تو اُن سے صفوان نے کہا: اتنا کچھ میرے ساتھ کر گزرنے کے بعد بھی تمھیں چین نہ آیا، اپنے قرض اور اپنے اَہل وعیال کی ذمہ داری تم نے مجھ پر ڈالی تھی (وہ سب میں نے برداشت کی) اور اب تم مجھے قتل کرنے آ گئے ہو۔ حضرت عمیر نے کہا: اے ابو وہب! (یہ صفوان کی کنیت ہے) میں تم پر قربان ہوں! میں تمہارے پاس ایسے آدمی کے پاس سے آ رہا ہوں جو لوگوں میں سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ جوڑ لینے والے ہیں۔

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے آنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا: یا رسول اللہ! میری قوم کا سردار (صفوان) سمندر میں چھلانگ لگانے کے لیے بھاگ گیا ہے اور اسے ڈر تھا کہ آپ اسے اَمن نہیں دیں گے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ اسے اَمن دے دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے اَمن دے دیا۔ چنانچہ یہ اُن کی تلاش میں چل پڑے اور صفوان سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں اَمن دے چکے ہیں۔ صفوان نے کہا: نہیں، میں اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ (مکہ) واپس نہیں جاؤں گا جب تک تم ایسی نشانی نہیں لے آتے جس کو میں پہچانتا ہوں۔ (چنانچہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نشانی کے دینے کی درخواست کی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لو میری پگڑی لے جاؤ! وہ پگڑی لے کر صفوان کے پاس واپس آئے، اور اُن سے کہا: اے ابو

وہب! تمہارے پاس میں ایسے آدمی کے پاس سے آرہا ہوں جو لوگوں میں سب سے بہترین اور سب سے زیادہ جوڑ لینے والے اور سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ بُردبار ہیں۔ اُن کی شرافت تمہاری شرافت ہے، اُن کی عزت تمہاری عزت ہے، اور اُن کا ملک تمہارا ملک ہے، تمہارے ہی خاندان کے آدمی ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ صفوان نے اُن سے کہا: مجھے اپنے قتل ہونے کا خوف ہے۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو تمہیں اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دے رہے ہیں، اگر تمہیں بخوشی یہ منظور ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تمہیں انھوں نے دو ماہ کی مہلت دے دی ہے۔ اور جو پگڑی باندھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) داخل ہوئے تھے تم اسے پہچانتے ہو؟ صفوان نے کہا: ہاں! چنانچہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے وہ پگڑی نکال کر دکھائی تو صفوان نے کہا: ہاں! یہ وہی ہے۔ چنانچہ صفوان وہاں سے چل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مسجدِ حرام میں عصر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ یہ دونوں وہاں پہنچ کر کھڑے ہو گئے۔

صفوان نے پوچھا: مسلمان دن رات میں کتنی نمازیں پڑھتے ہیں؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: پانچ نمازیں! صفوان نے کہا: کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نماز پڑھا رہے ہیں؟ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! جوں ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا، صفوان نے بلند آواز سے کہا: اے محمد! عمیر بن وہب میرے پاس آپ کی پگڑی لے کر آئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے اپنے پاس بلایا ہے کہ میں (اِسلام میں داخلہ پر) راضی ہو جاؤں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ نے مجھے دو ماہ کی مہلت دے دی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! (سواری سے

نیچے) اُتر آؤ۔انھوں نے کہا: میں اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک آپ مجھے صاف صاف بیان نہ فرمادیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو ماہ چھوڑ تمھیں چار ماہ کی مہلت ہے۔ چنانچہ صفوان سواری سے اتر آئے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ رضی اللہ عنھم کے لشکر کو لے کر) ہوازِن کی طرف تشریف لے گئے۔ (اس سفر میں) حضور اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صفوان بھی گئے، وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔حضور اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے ہتھیار بطور عاریت لینے کے لیے آدمی بھیجا، انھوں نے حضور اللہ علیہ وسلم کو سو زِرہیں مع سارے سامان کے بطورِ عاریت دیں۔انھوں نے کہا: مجھ سے یہ زِرہیں میری خوشی سے لینا چاہتے ہیں یا زبردستی؟ حضور اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بطورِ عاریت لینا چاہتے ہیں جو واپس کردیں گے۔ چنانچہ انھوں نے وہ زِرہیں عاریتاً دے دیں۔حضور اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر وہ یہ زِرہیں اپنی سواری پر لاد کر حنین لے گئے۔وہ غزوہ حنین وطائف میں شریک رہے پھر وہاں سے حضور اللہ علیہ وسلم جِعرَّانہ واپس آئے۔حضور اللہ علیہ وسلم چل پھر کر مالِ غنیمت کو دیکھ رہے تھے،صفوان بن اُمیَّہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ صفوان بن اُمیَّہ نے بھی دیکھنا شروع کیا کہ جِعرَّانہ کی تمام گھاٹی جانوروں، بکریوں اور چرواہوں سے بھری ہوئی ہے اور بڑی دیر تک غور سے دیکھتے رہے۔حضور اللہ علیہ وسلم بھی اُن کو کن آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔آپ نے فرمایا: اے ابووہب! کیا یہ (مالِ غنیمت سے بھری ہوئی) گھاٹی تمھیں پسند ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ ساری گھاٹی تمھاری ہے اور اس میں جتنا مالِ غنیمت ہے وہ بھی تمھارا ہے۔ یہ سن کر صفوان نے کہا: اتنی بڑی سخاوت کی ہمت صرف نبی ہی کرسکتا ہے اور کلمہ شہادت "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَه لَاشَرِيْکَ لَـه وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه

وَرَسُوْلُه‘‘ پڑھ کر وہیں مسلمان ہوگئے۔ ❶

یہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت، خود کے پاس کچھ نہ بھی ہو تب بھی سخاوت کی انتہاء کر لیتے۔

صدقہ وسخاوت کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے زریں اقوال

صدقہ گناہوں کو مٹانے والا ہے

۱......حضرت لقمان اپنے صاحب زادے کو نصیحت کیا کرتے تھے:

إِذَاأَخْطَأْتَ خَطِيْئَةً فَأَعْطِ الصَّدَقَةَ. ❷

ترجمہ: جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو صدقہ دے دیا کرو۔

اعمال میں صدقہ افضل عمل ہے

۲......حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ الْأَعْمَالَ تَبَاهَتْ فَقَالَتِ الصَّدَقَةُ أَنَاأَفْضَلُكُنَّ. ❸

ترجمہ: اعمال نے آپس میں فخر کیا، صدقے نے کہا کہ میں تم سب سے افضل عمل ہوں۔

صدقہ سے ستر سال کی عبادت قبول ہوگئی

۳......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ رَجُلًاعَبَدَ اللّٰهَ سَبْعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ أَصَابَ فَاحِشَةً فَأَحْبَطَ عَمَلُهُ ثُمَّ مَرَّ بِمِسْكِيْنَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِرَغِيْفٍ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذَنْبَهُ وَرُدَّ عَلَيْهِ عَمَلُ السَّبْعِيْنَ سَنَةً. ❹

❶ تاريخ مدينة دمشق: حرف الصاد، صفوان بن أمية رضى اللّٰه عنه، ج ۲۴ ص ۱۱۲

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكوة، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۲۲۶

❸ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكوة، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۲۲۶

❹ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكوة، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۲۲۶

ترجمہ: ایک شخص نے ستر سال تک عبادت کی ، ستر سال کے بعد اس سے ایک گناہ سرزد ہو گیا، اس گناہ کی سزا یہ ملی کہ اس کے تمام اعمال بیکار ہو گئے ، پھر اسے ایک مسکین ملا جسے اس نے ایک روٹی دے دی، اس صدقے کی وجہ سے وہ گناہ معاف ہو گیا اور اس کی ستر سال کی عبادت بحال کر دی گئی۔

محبوب چیز صدقہ کرو

۴......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ قرآن پاک میں ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ (آل عمران: ۹۲) ❶

ترجمہ: تم نیکی کے مقام تک اس وقت تک ہرگز نہیں پہنچو گے جب تک ان چیزوں میں سے (اللہ کے لیے) خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں، اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

سخی وہ ہے جو سوال کرنے سے پہلے نیکی کرے

۵......حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ الْجَوَادُ الَّذِي يُعْطِي بَعْدَ الْمَسْأَلَةِ،لِأَنَّ الَّذِي يَبْذُلُ السَّائِلُ مِنْ وَجْهِهِ وَكَلَامِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَبْذُلُ الْمَسْئُولُ مِنْ نَائِلَةٍ،وَإِنَّمَا الْجَوَادُ الَّذِي يَبْتَدِئُ بِالْمَعْرُوفِ. ❷

ترجمہ: سخی وہ نہیں جو سوال کے بعد دیتا ہے بلکہ سخی وہ ہوتا ہے جو سوال کرنے سے پہلے

❶ إحياء علوم الدين : كتاب أسرار الزكوة ،الفصل الرابع، ج ا ص ۲۲۶

❷ تاريخ مدينة دمشق :حرف العين،ترجمة:عبد اللّٰه بن جعفر ، ج۲۷ ص ۲۹۳،رقم الترجمة: ۳۲۲۲

نیکی کر گزرتا ہے، اس لیے کہ جو اپنے منہ سے اور کلام سے عطا کرتا ہے وہ اس سے افضل ہوتا ہے جو مسئول بننے اور مطلوب بننے کے بعد دیتا ہے۔

صدقہ بادشاہ کے سامنے لے جاتا ہے

۶......حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلصَّلَاةُ تُبَلِّغُکَ نِصفُ الطَّرِيْقِ وَالصَّوْمُ يُبَلِّغُکَ بَابَ الْمَلِکِ وَالصَّدَقَةُ تَدْخُلُکَ عَلَيْهِ. ❶

ترجمہ: نماز تمہیں آدھے راستے تک پہنچاتی ہے، روزہ تمہیں بادشاہ کے دروازے تک پہنچادیتا ہے اور صدقہ تمہیں بادشاہ کے سامنے لے جاتا ہے۔

سخاوت کی اصل اللہ رب العزت کے ساتھ حسنِ ظن ہے

۷......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ فِي السَّخَاءِ فَمَا وَجَدْتُ لَهُ أَصْلًا وَلَا فَرْعًا إِلَّا حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَصْلُ الْبُخْلِ وَفَرْعُهُ سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

ترجمہ: میں نے سخاوت میں نظر کی، میں نے اسکی اصل اور فرع صرف اللہ تعالی کے ساتھ حسن ظن پائی، اور میں نے بخل میں نظر کی تو میں نے اسکی اصل اور فرع صرف اللہ تعالی کے ساتھ بدگمانی پائی۔

دولت اور فقر آزمائش کے لئے ہے

۸......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْشَاءَ اللّٰهُ لَجعلَكُمْ أَغْنِيَاءَ لَافَقِيْرَ فِيْكُمْ وَلٰكِنَّهُ اُبْتُلِي بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ. ❸

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكوة، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۲۲۶
❷ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج ۱۳ ص ۳۲۰، رقم الحديث: ۱۰۳۹۹
❸ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكوة، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۲۲۶

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب لوگوں کو مالدار بنا دیتا اور تم میں کوئی فقیر نہ رہتا، لیکن وہ تم میں سے بعض لوگوں کو بعض کے ذریعے آزمانا چاہتا ہے۔

بخل سے بچانے والی تین صفات

۹......امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الشُّحِّ: مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ، وَقَرَى الضَّيْفَ، وَأَعْطَى فِي النَّوَائِبِ. ❶

ترجمہ: تین چیزیں جس میں پائی جائیں وہ یقیناً بخل سے بری ہو گیا، جو اپنی مال کی زکوۃ ادا کرے، مہمان نوازی کرے اور مصائب میں خرچ کرے۔

بخیل کون ہے؟

۱۰......ولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھا: بخیل کون ہے؟ انہوں نے فرمایا "اَلَّذِی یُضَیِّعُ الصَّدَقَةَ وَالْحُقُوقَ"، بخیل وہ ہے جو صدقہ اور حقوق ضائع کرتا ہے۔ ❷

سخی انسان کی تین علامات

۱۱......حضرت ذوالنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثَلَاثَةٌ مِنْ أَعْلَامِ السَّخَاءِ: اَلْبَذْلُ لِلشَّیْءِ مَعَ الْحَاجَةِ إِلَیْهِ، وَخَوْفُ الْمُكَافَأَةِ اسْتِقْلَالًا لِلْعَطِيَّةِ، وَالْحَمْلُ عَلَى النَّفْسِ اسْتِغْنَامًا لِإِدْخَالِ السُّرُورِ عَلَى النَّاسِ. ❸

ترجمہ: سخی ہونے کی تین نشانیاں ہیں: اپنی ضرورت کے ہوتے ہوئے کوئی چیز کسی کو

---

❶ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج۱۳ ص ۳۲۰، رقم الحديث: ۱۰۴۰۲

❷ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج۱۳ ص ۳۲۰، رقم الحديث: ۱۰۴۰۱

❸ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج۱۳ ص ۳۳۰، رقم الحديث: ۱۰۴۲۶

دے دینا، اور عطیہ دینے میں مستقل اس بات کا خوف کرنا کہ کہیں اس عطیہ کا بدلہ وہ نہ دے دیں، اور لوگوں کو خوشی دینے کیلئے نفس پر بوجھ برداشت کرنے کو غنیمت جاننا۔

صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے

۱۲......ابن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتَدْفَعُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ وَفَضْلُ سِرِّهَا عَلَى عَلَانِيَتِهَا بِسَبْعِيْنَ ضِعْفًا وَإِنَّهَا لَتَفُكُّ لَحْيَىْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا. ❶

ترجمہ: صدقے سے برائی کے ستر دروازے بند ہوتے ہیں، چھپا کر صدقہ دینا علی الاعلان صدقہ دینے سے ستر گنا افضل ہے، صدقہ ستر شیطانوں کے جبڑے توڑ دیتا ہے۔

صدقہ کا ایک دانہ پہاڑوں کے برابر ہے

۱۳......امام یحیی بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَعْرِفُ حَبَّةً تَزِنُ جِبَالَ الدُّنْيَا إِلَّا الْحَبَّةَ مِنَ الصَّدَقَةِ. ❷

ترجمہ: مجھے نہیں معلوم کہ صدقے کے ایک دانے کے علاوہ بھی کوئی ایسا ہے جو دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر ہو۔

قیامت کے دن کی بھوک پیاس کو ختم کرنے والا عمل

۱۴......امام عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتیہیں:

يَحْشُرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْوَعُ مَا كَانُوْا قَطُّ وَأَعْطَشُ مَا كَانُوْا قَطُّ وَأَعْرَى مَا كَانُوْا قَطُّ فَمَنْ أَطْعَمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَل أَشْبَعَهُ اللَّهُ وَمَنْ سَقِيَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَل سَقَاهُ اللَّهُ وَمَنْ كَسَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَ كَسَاهُ اللَّهُ. ❸

❶ إحياء علوم الدين : كتاب أسرار الزكوة ،الفصل الرابع، ج ا ص ۲۲۶
❷ إحياء علوم الدين : كتاب أسرار الزكوة ،الفصل الرابع، ج ا ص ۲۲۶
❸ إحياء علوم الدين : كتاب أسرار الزكوة ،الفصل الرابع، ج ا ص ۲۲۶

ترجمہ: قیامت کے روز لوگ دیگر دنوں سے زیادہ بھوکے پیاسے اور ننگے اٹھیں گے، ہاں جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے کھانا کھلایا ہوگا اللہ اسے پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں گے، جس شخص نے اللہ کے لیے پانی پلایا ہوگا اللہ اسے سیراب کریں گے، جس شخص نے اللہ کے لیے کپڑا پہنایا ہوگا اللہ اسے کپڑے پہنائیں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی رائے میں سخی اور بخیل کی وضاحت

۱۵......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنَّ الْجُودَ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، وَالْبُخْلَ مِنْ أَرَاذِلِهَا، وَلَيْسَ الْجَوَادُ الَّذِي يُعْطِي فِي غَيْرِ مَوْضِعِ الْعَطَاءِ، وَلَا الْبَخِيلُ الَّذِي يَمْنَعُ فِي مَوْضِعِ الْمَنْعِ، لَكِنَّ الْجَوَادَ مَنْ يُعْطِي فِي مَوْضِعِ الْمَنْعِ، وَالْبَخِيلُ الَّذِي يَمْنَعُ فِي مَوْضِعِ الْعَطَاءِ، فَكُلُّ مَنِ اسْتَفَادَ بِمَا يُعْطِي أَجْرًا أَوْ حَمْدًا فَهُوَ الْجَوَادُ، وَمَنِ اسْتَحَقَّ بِالْبُخْلِ ذَمًّا أَوْ عِقَابًا فَهُوَ الْبَخِيلُ. ❶

ترجمہ: سخاوت عمدہ اخلاق میں سے ہے اور بخیلی رذیل عادات میں سے ہے، سخی وہ نہیں جو بے موقع اور بے محل دے دے اور نہ ہی بخیل وہ شخص ہے جو منع کرنے کی جگہ پر دینے سے انکار کردے۔ بلکہ سخی وہ شخص ہے جو دینے کے مقام پر دے اور بخیل وہ شخص ہے جو دینے کے مقام پر نہ دے، ہر وہ شخص اپنی عطا سے اجر وثواب یا حمد وتعریف حاصل کرے وہ سخی ہے، اور جو اپنی بخل کی وجہ سے برائی اور سزا کا مستحق ہے وہ بخیل ہے۔

تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں

۱۶......حضرت عبدالعزیز ابن ابی رواد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج۱۳ ص۲۷۷، الرقم: ۱۰۳۳۲

ثَلاثَةٌ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ: كِتْمَانُ الْمَرَضِ وَكِتْمَانُ الصَّدَقَةِ وَكِتْمَانُ الْمَصَائِبِ. ❶

ترجمہ: تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے بتلائی جاتی ہیں: (۱) مرض کا چھپانا۔ (۲) صدقے کا چھپانا۔ (۳) مصائب کا چھپانا۔

اسلافِ امت کا مہمانوں کے اکرام میں طرزِ عمل

۱۷...... محمد بن زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُ السَّلَفَ، وَإِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فِي الْمَنْزِلِ الْوَاحِدِ بِأَهْلِهَا، فَرُبَّمَا نَزَلَ عَلَى بَعْضِهِمْ ضَيْفٌ، وَقِدْرُ بَعْضِهِمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْخُذُهَا صَاحِبُ الضَّيْفِ فَيَفْتَقِدُ الْقِدْرَ، فَيَقُولُ صَاحِبُهَا مَنْ أَخَذَ الْقِدْرَ؟ قَالَ صَاحِبُ الضَّيْفِ: نَحْنُ أَخَذْنَاهَا لِضَيْفِنَا، قَالَ: فَيَقُولُ صَاحِبُ الْقِدْرِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِيهَا أَوْ كَلِمَةً نَحْوَ هَذَا. ❷

ترجمہ: میں نے سلف کو پایا ہے کہ وہ لوگ اپنے گھر والوں سمیت ایک منزل میں ٹھہرے ہوئے ہوتے، بسا اوقات انکے بعض کے پاس کوئی مہمان آجاتا اور بعض ان میں سے اپنی ہنڈیا آگ پر چڑھائے ہوئے ہوتے، مگر جسکا مہمان ہوتا وہ آکر اس ہنڈی کو لیجاتا (اپنے مہمان کے لیے) اور ہنڈیا کا مالک پوچھتا: میری ہنڈیا کس نے لے لی ہے؟ چنانچہ مہمان والا اس سے کہتا: ہم نے اپنے مہمان کے لیے لی ہے، تو ہنڈیا کا مالک (بجائے ناراض ہونے کے) اس سے کہتا کہ اللہ تمھارے لیے اسمیں برکت دے یا اس جیسا کوئی دوسرا کلمہ کہتا۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكوة، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۲۲۶

❷ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج ۱۳ ص ۳۰۹، الرقم: ۱۰۳۷۸

مسجد کی سبیل سے ہر شخص پانی پی سکتا ہے

۱۸......امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لاَ نَرى بَأْسًا بِشُرْبِ الْمُؤمِنِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِىْ يَتَصَدَّقُ بِهِ وَيُسْقِىْ فِى الْمَسْجِدِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا جُعِلَ لِلْعَطْشَانِ مَنْ كَانَ وَلَمْ يُرَدَّ بِهِ أَهْلُ الْحَاجَةِ وَالْمَسْكَنَةِ عَلَى الْخُصُوْصِ. ❶

ترجمہ: اگرکوئی مالدار شخص وہ پانی پی لے جوکسی نے صدقے کی نیت سے مسجد میں رکھا ہے تواس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ اس نے پیاسوں کے لیے سبیل لگائی ہے، چاہے وہ پیاسے مالدار ہوں یا غریب ومسکین، یہ صرف خاص ضرورت مندوں کے لئے نہیں ہے۔

تین خوبصورت خصلتیں

۱۹......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يُدْرَكْ عِنْدَنَا مَنْ أُدْرِكَ بِكَثْرَةِ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ، وَإِنَّمَا أُدْرِكَ بِسَخَاءِ الْأَنْفُسِ، وَسَلَامَةِ الصَّدْرِ، وَالنُّصْحِ لِلْأُمَّةِ. ❷

ترجمہ: ہمارے ہاں (یعنی اہل تصوف کے ہاں) جس نے جوبھی کچھ پایا اس نے نہ روزوں کی کثرت کی وجہ سے اور نہ ہی نمازوں کی کثرت سے کچھ پایا ہے، بلکہ جوکچھ پایا ہے اس نے سخاوت نفس اور دل کی صفائی اور امت کی خیرخواہی کرنے سے پایا ہے۔

بخیل کے ساتھ نشت وبرخاست دل کوسخت کردیتی ہے

۲۰......حضرت بشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكوة، الفصل الرابع، ج ا ص ۲۲۶

❷ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج ۱۳ ص ۳۱۶، رقم الحديث: ۱۰۳۹۲

اَلنَّظَرُ إِلَى الْأَحْمَقِ سَخنَةُ عَيْنٍ،وَالنَّظَرُ إِلَى الْبَخِيلِ يُقَسِّى الْقَلْبَ.❶

ترجمہ:احمق آدمی کی طرف دیکھنا آنکھ کواندھا کردیتا ہے اور بخیل کی طرف دیکھنا دل کوسخت کردیتا ہے۔

صدقہ دینے والاثواب کازیادہ محتاج ہے

۲۱......امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَرَ نَفْسَهُ إِلَى ثَوَابِ الصَّدَقَةِ أَحْوَجُ مِنَ الْفَقِيرِ إِلَى صَدَقَتِهِ فَقَدْ أَبْطَلَ صَدَقَتَهُ وَضَرَبَ بِهَاوَجْهَهُ.❷

ترجمہ:اگرکوئی شخص یہ کہے کہ میں ثواب کااس قدرمحتاج نہیں ہوں جس قدرفقیرمیرے صدقے کامحتاج ہےتواس کاصدقہ قبول نہیں ہوگابلکہ اس کے منہ پرماردیاجائے گا۔

اللہ کے نام پرعیب دارچیزصدقہ نہ کرو

۲۲......امام نخعی رحمہ اللہ ارشادفرماتے ہیں:

إِذَاكَانَ الشَّيُّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَايَسُرُّنِي أَنْ يَّكُونَ فِيهِ عَيْبٌ.❸

ترجمہ:جب کوئی چیزاللہ تعالیٰ کے لیے دی جائے تومجھے یہ بات اچھی نہیں معلوم ہوتی کہ وہ عیب دارہو۔

خفیہ صدقہ خیرات کرنے کےفوائد

شریعت کاحکم یہ ہے کہ حتی الامکان خفیہ صدقہ کیاجائے،اس میں اخلاص بھی زیادہ ہوتاہےاورسائل کی عزتِ نفس کابھی خیال ہوتاہے،امام غزالی رحمہ اللہ نے خفیہ صدقہ

❶شعب الإيمان:الجود والسخاء،ج۱۳ص۳۲۲،رقم الحديث:۱۰۴۰۸

❷إحياء علوم الدين:كتاب أسرار الزكوة،الفصل الرابع،ج۱ص۲۲۶

❸إحياء علوم الدين:كتاب أسرار الزكوة،الفصل الرابع،ج۱ص۲۲۶

کے تین اہم فوائد نقل کیے ہیں:

پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح لینے میں لینے والے کا پردہ رہتا ہے، اگر علی الاعلان لے گا تو مروت وشرافت پر ضرب پڑے گی اور اس کا محتاج ہونا ظاہر ہو جائے گا اور اس سے عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح لینے سے لوگوں کے قلوب اور زبانیں محفوظ رہیں گی۔ مطلب یہ ہے کہ ظاہر کر کے لینے سے بعض لوگ حسد کرتے ہیں اور دل ہی دل میں جلتے ہیں۔ بعض لوگ لینے والے پر نکیر بھی کرتے ہیں کہ بلاضرورت زکوۃ لے لی یا ضرورت سے زیادہ لے لی۔ غیبت، بدگمانی اور حسد کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتے ہیں۔ لوگوں کو ان گناہوں سے محفوظ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نئے کپڑے اس لیے نہیں پہنتا کہ میرے پڑوسیوں کے دلوں میں جذبہ حسد پیدا نہ ہو جائے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں بہت سی چیزیں محض اس لیے استعمال نہیں کرتا کہ میرے بھائی یہ نہ کہنے لگیں کہ یہ چیزیں ان کے پاس کہاں سے آئی ہیں؟ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے ایک روز نئی قمیص زیب تن کی ان کے کسی بھائی نے دریافت کیا کہ یہ قمیص کہاں سے آئی ہے؟ فرمایا کہ یہ قمیص مجھے میرے بھائی خیثمہ نے پہنائی ہے۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ ان کے بھائی یہ بات جان گئے ہیں تو میں ہرگز قبول نہ کرتا۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح دینے والے کی خفیہ اعمال پر اعانت ہوتی ہے، اس لیے کہ دینے میں اظہار سے زیادہ اخفاء کا ثواب ہے، کسی نیک کام کی تکمیل پر اعانت کرنا بھی نیکی میں داخل ہے۔ یہ اخفاء اس وقت ممکن ہے جب کہ دونوں فریق (لینے والا اور دینے والا) اس کے لیے آمادہ ہوں۔ اگر لینے والا حال ظاہر کر دے تو دینے والے

کا معاملہ مخفی نہیں رہ سکتا۔

کسی شخص نے ایک عالم کی خدمت میں لوگوں کے سامنے کوئی چیز پیش کی، عالم نے لینے سے انکار کر دیا۔ کسی دوسرے شخص نے چھپا کر کوئی چیز پیش خدمت کی، آپ نے قبول کر لی۔ لوگوں نے عرض کیا: اس فرق کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: دوسرے شخص نے چھپا کر دینے میں صدقات کے آداب کا خیال رکھا، اس لیے میں نے بھی قبول کر لینا مناسب خیال کیا، پہلے شخص نے اپنے عمل میں سوءِ ادب کا معاملہ کیا اس لیے میں نے اس کا صدقہ لینے سے انکار کر دیا۔

کسی شخص نے ایک درویش کی خدمت میں کوئی چیز مجمع عام میں نذر کی، درویش نے لینے سے انکار کر دیا، اس شخص نے کہا: اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کیوں ٹھکراتے ہو؟ درویش نے کہا: جو چیز اللہ تعالیٰ کے لیے تھی اس میں تو نے دوسرے کو شریک کر لیا اور صرف خدا تعالیٰ کی نگاہِ التفات پر اکتفاء نہیں کیا، میں نے تیرا شریک تجھے واپس کر دیا۔

ایک بزرگ نے مجمع عام میں دی ہوئی چیز نہیں لی اور جب وہ چیز خفیہ طور پر دی گئی تو قبول کر لی، دینے والے کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ تو نے مجمع عام میں دے کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی، میں قبول کر کے اس معصیت پر تیرا معاون نہیں بننا چاہتا تھا۔ خفیہ طور پر دینے میں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، اس لیے میں نے بھی نیکی پر تیری معاونت ضروری سمجھی۔ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ فلاں شخص اپنے صدقات کا اظہار نہیں کرتا نہ لوگوں سے کہتا پھرتا ہے تو میں اس شخص کا صدقہ قبول کر لیتا ہوں۔ ❶

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الزكوة، الفصل الرابع، ج ۱ ص ۲۲۷

حضراتِ صحابہ کرام کا صدقہ وسخاوت

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا اللہ کی راہ خوب مال میں خرچ کرنا

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا میں نے کہا اگر میں کبھی ابوبکر سے سبقت حاصل کرسکتا ہوں تو آج میں ان سے سبقت حاصل کر کے رہوں گا۔ لہٰذا اس خیال کے تحت میں اپنا نصف مال لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ سو میں نے عرض کیا: اتنا ہی اور ہے یعنی نصف مال۔ جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے پاس موجود سارا مال ومتاع لے کر حاضر خدمت ہوگئے:

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر سے دریافت فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے لیے میں اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: میں کبھی بھی آپ سے کسی چیز میں سبقت حاصل نہیں کرسکتا۔

ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سارا مال ساتھ لے گئے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے

❶ سنن أبی داود: کتاب الزکاۃ، باب الرخصة فی ذلک، رقم الحدیث: ۱۶۷۸/ سنن الترمذی: أبواب المناقب، باب مناقب أبی بکر الصدیق، رقم الحدیث: ۳۶۷۵/ حلیة الأولیاء: ترجمة: ابوبکر صدیق، ج ۱ ص ۳۲

ہمراہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے نکلے، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال جو پانچ چھ ہزار درہم بنتا تھا بھی ساتھ لے لیا اور روانہ ہو گئے، تھوڑی دیر بعد ہمارے دادا ابوقحافہ آ گئے، ان کی بینائی جا چکی تھی، وہ کہنے لگے: وَاللّٰهِ إِنِّی لَأَرَاهُ قَدْ فَجَعَكُمْ بِمَالِهِ مَعَ نَفْسِهِ'' میرا خیال ہے کہ وہ اپنے ساتھ ہی اپنا سارا مال بھی لے گیا ہے۔ میں نے کہا: كَلَّا يَا أَبَهْ!إِنَّهُ قَدْ تَرَكَ لَنَا خَيْرًا كَثِيرًا'' ابا جان! نہیں وہ تو ہمارے لئے بہت سا مال چھوڑ گئے ہیں۔

یہ کہہ کر میں نے کچھ (چھوٹے چھوٹے پتھر دراہم اور دینار کے شکل) لئے اور انہیں گھر کے ایک طاقچے میں جہاں میرے والد اپنا مال رکھتے تھے، رکھ دیا اور ان پر ایک کپڑا ڈال دیا، پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: ابا جان! اس مال پر اپنا ہاتھ رکھ کر دیکھ لیجئے، انہوں نے اس پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ اگر وہ تمہارے لئے یہ چھوڑ گئے ہیں تو کوئی حرج نہیں اور اس نے بہت اچھا کیا اور تم اس سے اپنی ضروریات کی تکمیل کر سکو گے، حالانکہ والد صاحب کچھ بھی نہیں چھوڑ کر گئے تھے، میں نے اس طریقے سے صرف بزرگوں کو اطمینان دلایا تھا۔ ❶

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمین اللہ کی راہ میں دینا

اس آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران: ۹۲)

(ترجمہ: جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگز بھلائی نہیں پاؤ گے۔) کے نازل ہونے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ،لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ

❶ مسند أحمد: مسند النساء، ج۴۴ ص ۵۲۰، رقم الحديث: ۲۶۹۵۷

عِنْدِی مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُنِی بِهِ؟ قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا، وَتَصَدَّقْتَ بِهَا. ❶

ترجمہ: مجھے اپنے تمام مال میں سب سے زیادہ پسندیدہ مال خیبر کی زمین کا حصہ ہے، میں اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وقف کردو، اصل روک لو، اور پھل وغیرہ اللہ کی راہ میں دے دو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پینتیس ہزار درہم کا کنواں خرید کر صدقہ کرنا

حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مہاجرین مدینہ آئے تو ان کو یہاں کا پانی موافق نہ آیا۔ بنو غِفّار کے ایک آدمی کا کنواں تھا جس کا نام رُومہ تھا، وہ اس کنویں کے پانی کی ایک مَشک ایک مُدّ (تقریباً ۱۴ چھٹانک) میں بیچتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں والے سے فرمایا: ” بِعْنِيهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ “ تم میرے ہاتھ یہ کنواں بیچ دو تمھیں اس کے بدلہ میں جنت میں ایک چشمہ ملے گا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! میرے اور میرے اہل وعیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے اس لیے میں نہیں دے سکتا۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی، تو انھوں نے وہ کنواں پینتیس ہزار درہم میں خرید لیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ” أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ له عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ “ جیسے آپ نے اس سے جنت کے چشمے کا وعدہ فرمایا، تو کیا اگر میں اس کنویں کو خرید لوں تو مجھے بھی جنت میں وہ چشمہ ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، بالکل ملے گا۔ حضرت عثمان نے فرمایا: ” قَدِ اشْتَرَيْتُهَا، وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ “، میں نے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا ہے۔ ❷

❶ صحیح مسلم: کتاب الهبات، باب الوقف، رقم الحدیث: ۱۶۳۲

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ج ۲ ص ۴۱، رقم الحدیث: ۱۲۲۶

حیرت انگیز سخاوت پر لسانِ نبوت سے بشارت

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور جیش عسرہ (غزوہ تبوک میں جانے والے لشکر) پر خرچ کرنے کی ترغیب دی، تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا: کجاوے اور پلان سمیت سو اونٹ میرے ذمہ ہیں یعنی میں دوں گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے ایک سیڑھی نیچے تشریف لائے اور پھر خرچ کرنے کی ترغیب دی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر کہا کجاوے اور پلان سمیت سو اونٹ میرے ذمہ ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں:

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا يُحَرِّكُهَا وَأَخْرَجَ عَبْدُ الصَّمَدُ يَدَهُ كَالْمُتَعَجِّبِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا. ❶

ترجمہ: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (حضرت عثمان کے اتنا زیادہ خرچ کرنے پر بہت خوش ہیں اور خوشی کی وجہ سے) ہاتھ کو ایسے ہلا رہے ہیں جیسے تعجب وحیرانی میں انسان ہلایا کرتا ہے۔ اس موقعہ پر عبدالصمد راوی نے سمجھانے کے لیے اپنا ہاتھ باہر نکل کر ہلا کر دکھایا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اگر اتنا زیادہ خرچ کرنے کے بعد عثمان کوئی بھی (نفل) عمل نہ کرے تو ان کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پچاس ہزار درہم کا قرضہ معاف کر دینا

ایک مرتبہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پچاس ہزار کی رقم کے مقروض تھے۔ ایک دن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مسجد سے نکل رہے تھے تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے مال کا بندوبست

---

❶ حلية الأولياء: ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۱ ص ۵۸/ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۳۹ ص ۶۰

کرلیا آپ اپنی رقم لے لیجئے، حضرت عثمان نے فرمایا:

اے ابو محمد! یہ رقم میں نے تم کو دے دی اپنی ضرورت پر خرچ کرو۔ ❶

سخاوت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عثمان کے لیے دعائیں کرنا

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے۔ لوگوں کو (سخت بھوک کی) مشقت اٹھانی پڑی (جس کی وجہ سے) میں نے مسلمانوں کے چہروں پر غم اور پریشانی کے آثار اور منافقوں کے چہروں پر خوشی کے آثار دیکھے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات دیکھی تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! سورج غروب ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالی آپ لوگوں کیلئے رزق بھیج دیں گے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو انہیں یقین ہو گیا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ضرور پوری ہوگی۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چودہ اونٹنیاں کھانے کے سامان سے لدی ہوئی خریدیں اور ان میں سے نو اونٹنیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اونٹنیاں دیکھیں تو فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کیا گیا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ میں بھیجی ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنے زیادہ خوش ہوئے کہ خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر محسوس ہونے لگے اور منافقوں کے چہروں پر غم اور پریشانی کے آثار ظاہر ہونے لگے:

فَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ يَدْعُو لِعُثْمَانَ دُعَاءً مَاسَمِعْتُهُ دُعَالِأَحَدٍقَبْلَهُ وَلَابَعْدَهُ بِمِثْلِهِ: اَللَّهُمَّ أَعْطِ

---

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: طلحة بن عبید الله، ج۲۵ ص۱۰۳

عُثْمَانَ،اَللّٰهُمَّ افْعَلْ لِعُثْمَانَ. ❶

ترجمہ: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اتنے اوپر اٹھائے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور حضرت عثمان کیلئے ایسی زبر دست دعا کی کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد کسی کیلئے ایسی دعا کرتے ہوئے سنا، اے اللہ! عثمان کو (یہ اور یہ) عطا فرما اور عثمان کے ساتھ ایسا اور ایسا معاملہ فرما۔

ایک ہزار اونٹوں پر لدا ہوا ساز وسامان صدقہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں قحط پڑا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مخاطبین سے فرمایا: تم لوگ شام نہ کرنے پاؤ گے کہ اللہ تعالی تمہاری تنگی دور کردیں گے، تو صبح ہی ایک قاصد نے خبر دی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک ہزار اونٹ گیہوں اور کھانا لایا ہے، صبح کو غلہ کے تاجر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور دروازے پر دستک دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے جس کے دونوں کنارے مونڈھوں پر پڑے ہوئے تھے، تاجروں سے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ تاجروں نے کہا ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ ایک ہزار اونٹ، گیہوں اور کھانا آپ کا آیا ہے، آپ اسے ہمارے ہاتھ فروخت کردیں تاکہ فقرائے مدینہ کی تنگی رفع ہو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اندر بلایا، جب وہ لوگ اندر گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں غلہ کا بڑا ڈھیر رکھا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ میرے ملک شام سے آئے غلہ

❶ المعجم الأوسط: ج۷ ص۱۹۵، رقم الحديث: ۷۲۵۵/ قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۹/ ۹۶): رواه الطبراني في الأوسط والكبير باختصار وإسناده حسن

پر کس قدر نفع دو گے؟ ان لوگوں نے کہا دس کے بارہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اور زیادہ دو، ان لوگوں نے کہا دس کے چودہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور زیادہ دو، تو ان لوگوں نے کہا دس کے پندرہ، حضرت عثمان نے فرمایا اور زیادہ، ان لوگوں نے کہا:

مَنْ زَادَکَ وَنَحْنُ تُجَّارُ الْمَدِيْنَةِ؟قَالَ: زَادَنِي بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشَرَةٌ عِنْدَكُمْ زِيَادَةٌ ؟قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَأُشْهِدُكُمْ مَعْشَرَ التُّجَّارِ أَنَّهَا صَدَقَةٌ عَلَى فُقَرَاءِ الْمَدِيْنَةِ. ❶

ترجمہ: ہم لوگ تجارِ مدینہ ہیں (سب موجود ہیں) اس سے زیادہ کوئی آپ کو نہ دے گا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ کو ایک درہم پر دس درہم نفع میں دو گے؟ انہوں نے کہا: نہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ تجار! تم لوگ گواہ رہنا کہ میں نے فقراء مدینہ کو تمام غلہ صدقہ میں دے دیا۔ (یعنی رب العالمین مجھے ایک درہم کے بدلے دس عطا فرمائیں گے۔)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دس پر پندرہ مل رہے تھے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ پریشانی میں ہیں، تنگی میں ہیں، تو اپنا نفع تو کیا قیمت خرید بھی رہنے دی اور تمام غلہ صدقہ کر دیا، جب ہمارے پاس کوئی چیز ہو اور دوسروں کو اس کی ضرورت ہو تو ہمیں دوسروں کی ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے، ایسے لوگوں سے اللہ تعالی بہت خوش ہوتے ہیں۔ دیکھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رب العالمین کے نام پر دے دیا جو ایک کے بدلے دس عطا فرماتا ہے۔ یہ آج کا کوئی تاجر ہوتا تو ذخیرہ اندوزی کر کے جب خوب قحط بڑھ جاتا تو مہنگے داموں میں فروخت کرتا، لیکن یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

❶ الرياض النضرة: الباب الثالث، الفصل التاسع، ج ۳ ص ۴۴

تھے کہ ایک دن میں ہزار اونٹوں پر لدا ہوا سامان صدقہ کر دیا۔

حسن وجمال اور حیرت انگیز سخاوت

ابن سعید بن یربوع مخزومی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا ایک شیخ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) حسن الوجہ سوئے ہوئے تھے، ان کے سر کے نیچے اینٹ تھی یا اینٹ کا ٹکڑا تھا، میں کھڑا کا کھڑا رہ گیا، ان کی طرف دیکھتا تھا اور ان کے حسن وجمال سے متعجب وحیران تھا، انہوں نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا اے لڑکے! تم کون ہو؟ میں نے انہیں اپنے متعلق بتلایا، ان کے قریب ایک لڑکا سویا ہوا تھا، آپ نے اسے بلایا مگر اس نے جواب نہ دیا، آپ نے مجھے فرمایا: اسے بلاؤ، تو میں نے اسے بلایا، تو آپ نے اسے کوئی حکم دیا اور مجھے فرمایا بیٹھ جاؤ، وہ لڑکا چلا گیا اور ایک حلہ میں ایک ہزار درہم لے کر واپس آ گیا، مجھے وہ حلہ (جوڑا) پہنا دیا اور ہزار درہم اس (جوڑے کی جیب میں) ڈال دیئے۔

میں اپنے باپ کے پاس آیا اور انہیں اس واقعہ کی خبر دی، انہوں نے کہا تیرے ساتھ یہ (حسن سلوک اور جود وکرم) کس نے کیا؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا، میں تو اتنا جانتا ہوں کہ وہ مسجد میں سو رہا تھا، اور میں نے اس سے زیادہ صاحب حسن وجمال کبھی نہیں دیکھا، میرے والد نے کہا وہ امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❶

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اونٹوں کا ریوڑ اور دو غلام دینا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جب مدینہ سے باہر رہنے کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا، لیکن

---

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: عثمان بن عفان، ج ۳۹، ص ۲۲۹ / مختصر تاریخ مدینة دمشق: ج ۱۶ ص ۱۶۵

جب ان کا اصرار بڑھا تو اجازت دے دی:

فَخَطَّ بِهَا مَسْجِدًا، وَأَقْطَعَهُ عُثْمَانُ صِرْمَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَاهُ مَمْلُوكَيْنِ، وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ تَعَاهَدَ الْمَدِينَةَ حَتَّى لَا تَرْتَدَّ أَعْرَابِيًّا، فَفَعَلَ. ❶

ترجمہ: اور جاتے ہوئے انہیں اونٹوں کا ایک ریوڑ بھی دیا اور دو غلام بھی دیئے اور انہیں بھی کہا کہ تم مدینہ آیا جایا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بالکل اعرابی بن جاؤ، چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ چلے گئے اور ایک مسجد بنائی اور مدینہ تشریف لایا کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اپنے ساتھی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے محبت کا عالم دیکھئے کہ پہلے تو روک رہے ہیں مگر جب وہ رکنے کے لیے تیار نہیں ہوئے تو ان کا کتنا اکرام کیا، اور سخاوت کی عجیب مثال قائم کر دی، اگر ہمارے پاس بھی مال ودولت ہو تو اپنے ساتھیوں پر خرچ کرنا چاہیے۔ فرمایا: مدینہ آتے رہو تو حضور کا حقِ محبت بھی ادا ہو اور لوگ بھی آپ سے دین سیکھتے رہیں۔ حضور کا ہر صحابی چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح راہِ ہدایت ہے، آپ کی زندگی سے اخلاص وللّٰہیت، زہد وتقوی اور دنیا سے بے رغبتی اور استغناء کا درس سیکھنا چاہیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بے مثال سخاوت

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں فاقہ تھا، کھانے کو کوئی چیز میسر نہیں تھی، آپ نے اس موقعہ پر ایک رات کسی کے باغ کو پانی سینچ کر ڈالنے کی مزدوری کی، اور اس کام پر صبح کو باغ والے نے کچھ ''جو'' دئے، آپ اس کو لے کر آئے اور گھر میں اس ''جو'' کے تین حصے بنا کر ایک حصہ چکی میں پسوایا اور اس سے خزیرہ نام کا ایک کھانا پکایا تھا، اور کھانے کے لیے بیٹھے تو ایک مسکین آیا اور دستک دی کہ اللہ کے نام پر کچھ دے

❶ تاریخ الطبري: سنة ثلاثين، ج۴ ص ۲۸۴

دو آپ نے اور گھر کے افراد نے وہ سارا کھانا مسکین کو دے دیا، پھر باقی آٹے میں سے کچھ نکال کر پکایا اور کھانے بیٹھے تو ایک یتیم آیا کہ اللہ کے نام پر کچھ دے دو، آپ نے یہ کھانا بھی اللہ کے نام پر اس یتیم کو دے دیا، اور آٹے کے آخری بچے ہوئے حصہ کو لے کر اس کو پکایا، اور کھانے بیٹھے تو ایک قیدی آیا اور سوال کیا، آپ نے یہ بھی اللہ کے نام پر دے دیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ (الدهر: ۸)

ترجمہ: وہ اللہ کی محبت میں مسکین ویتیم وقیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ❶

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک ضرورت مند کے مقام سے آگاہ ہو کر خوب سخاوت کرنا

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک ضعیف البدن آدمی آ گھسا، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں اور پیشانی ابھری ہوئی تھی اور فقر وحاجات اور افلاس و بھوک کے آثار اس پر ظاہر ہو رہے تھے اور جو کپڑے اس نے پہن رکھے تھے اس میں بے شمار پیوند لگے ہوئے تھے، آہستہ آہستہ قریب آیا اور آپ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا، اس کے ہونٹ مارے حیاء کے کانپ رہے تھے، پھر اس نے اپنے اوپر ضبط کرنے کے بعد بارگاہِ خلافت میں اپنی نحیف آواز کے ساتھ عرض کیا: یا امیر المومنین! میں ضرورت مند ہوں، میں نے اپنی حاجت آپ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں بھی پیش کی ہے، اگر آپ میری حاجت روائی کریں گے تو میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور آپ کا شکریہ ادا کروں گا، اور اگر آپ نے میری حاجت پوری نہ کی تو میں اللہ کی تو تعریف کروں گا اور آپ کا عذر قبول کروں گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا: یہ بات

---

❶ أسباب النزول للواحدی ص: ۴۷۰

زمین پر لکھو، کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں تیرے چہرے پر سوال کی ذلت دیکھوں، اس آدمی نے زمین پر لکھ دیا کہ میں حاجت مند ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوڑا (کپڑوں کا) پیش کیا جائے، جوڑا لایا گیا، آپ نے وہ جوڑا اس آدمی کو پہنا دیا، پھر اس آدمی نے یہ اشعار کہے:

كَسَوْتَنِى حُلَّةً تَبْلَى مَحَاسِنُه فَسَوْفَ أَكْسُوكَ مِنْ حُسْنِ الثَّنَا حُلَلًا
إِنْ نِلْتَ حَسَن ثَنَائِى نِلْتَ مَكْرُمَةً وَلَسْتَ أَبْغِىْ بِمَا قَدْ قُلْتُهُ بَدَلًا
إِنَّ الثَّنَاءَ لَيُحْيِى ذِكْرَ صَاحِبِهِ كَالْغَيْثِ يُحْيِى نَدَاهُ السَّهْلَ وَالْجَبَلا
لَا تَزْهَدِ الدَّهْرَ فِى خَيْرٍ تُوَاقِعُهُ فَكُلُّ عَبْدٍ سَيُجْزَى بِالَّذِى عَمِلَا

ترجمہ: آپ نے مجھے کپڑوں کا ایسا جوڑا پہنایا جس کی خوبیاں پرانی ہو جائیں گی لیکن میں آپ کو حسن تعریف کے جوڑے پہناؤں گا، اگر آپ کو میری حسن تعریف حاصل ہوئی تو آپ نے عزت کی چیز کو حاصل کیا اور جو کچھ میں نے کہا ہے آپ اس کا بدل نہیں ڈھونڈیں گے، کسی کی تعریف اس ممدوح کے ذکر کو زندہ رکھتی ہے جیسے شیر کی آواز میدانوں میں اور پہاڑوں میں زندہ رہتی ہے، تو کبھی بھی خیر کے کام سے بے رغبت نہ ہو جس کی تجھے توفیق ملے، کیونکہ ہر بندے کو اس کے عمل کا بدلہ ملنے والا ہے۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے اشعار سنے تو فرمایا:

عَلَيَّ بِالدَّنَانِيرِ فَأُتِىَ بِمِائَةِ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، قَالَ الْأَصْبَغُ: فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! حُلَّةً وَمِائَةَ دِينَارٍ؟ قَالَ: نَعَمْ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. وَهَذِهِ مَنْزِلَةُ هَذَا الرَّجُلِ عِنْدِى. ❶

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: على بن أبى طالب، ج ۴۲ ص ۵۲۳ / البداية والنهاية: سنة أربعين من الهجرة، ج ۸ ص ۹

ترجمہ: اشرفیاں لاؤ، چنانچہ سو دینار لائے گئے، آپ نے اس فقیر کو دے دیئے، اصبغ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے اس کو جوڑا اور سو دینار دے دیے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لوگوں کو ان کے درجات پر اتارو، میرے نزدیک اس آدمی کا یہی مرتبہ تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا راہِ خدا میں سونا چاندی خرچ کرنا

ابن التیاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے امیر المومنین! بیت المال زرد اور سفید مال سے بھر گیا ہے، (یعنی سونے اور چاندی سے) حضرت علی رضی اللہ عنہ فوراً اٹھے اور ابن التیاح کا سہارا لیے اور بیت المال پہنچے، یہاں پہنچ کر آپ نے سونے چاندی کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمایا:

يَا صَفْرَاءُ، يَا بَيْضَاءُ، غُرِّي غَيْرِي هَاوَهَا، حَتَّى مَا بَقِيَ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، ثُمَّ أَمَرَ بِنَضْحِهِ وَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ. (1)

ترجمہ: اے زرد مال! اے سفید مال! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دے، اس کے بعد آپ نے وہ مال مسلمانوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیا حتی کہ بیت المال میں ایک درہم یا ایک دینار بھی باقی نہ رہا، پھر آپ نے اس جگہ کو صاف کرنے اور پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور پھر وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مال وزر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام تھے جس کا نام قنبر تھا، وہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ناصحانہ انداز میں کہا: اے امیر المؤمنین! آپ

---

(1) فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: أخبار أمير المؤمنين علي بن أبي طالب، ج ۱ ص ۵۳۱، الرقم: ۸۸۴

تو کچھ باقی نہیں چھوڑتے، آپ کے اہلِ خانہ کا بھی اس مال میں حصہ ہے، میں نے آپ کے لیے ایک چیز چھپا رکھی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حیرت سے پوچھا: وہ کیا ہے؟ قنبر نے کہا کہ میرے ساتھ چلے، قنبر آگے بڑھے، امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلے حتی کہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئے، اس میں ایک دیوار کے نیچے بڑی بوری سی رکھی ہوئی تھی جسے ایک چادر سے ڈھانپا گیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو کھولا تو پتہ چلا کہ یہ سونے اور چاندی کے برتنوں سے بھری ہوئی ہے جس پر سونا جڑا ہوا ہے، جب دیکھا تو فرمایا:

ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، لَقَدْ أَرَدْتَّ أَنْ تَدْخُلَ بَيْتِيْ نَارًا عَظِيْمَةً، ثُمَّ جَعَلَ يَزِنُهَا وَيُعْطِيْ كُلَّ عَرِيْفٍ بِحِصَّتِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تَغِرِّيْنِيْ، وَغُرِّيْ غَيْرِيْ هَذَا. ❶

ترجمہ: تیرا ناس ہو! تم تو میرے گھر میں ایک بڑی آگ داخل کرنا چاہتے ہو، پھر ان برتنوں کا وزن کرتے گئے اور لوگوں میں تقسیم کرتے گئے، اور ساتھ ساتھ یہ فرمارہے تھے، اے دنیا! جا! کسی اور کو جا کر دھوکہ دے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اللہ کی راہ میں ہر طرح سے مال خرچ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا: اے ابن عباس! یہ آیت کریمہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے "**الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً**" (البقرة: ۲۷۴) تو آپ نے فرمایا:

نَزَلَتْ فِيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَانَتْ عِنْدَهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ، فَأَنْفَقَ بِاللَّيْلِ وَاحِدًا، وَبِالنَّهَارِ وَاحِدًا، وَفِي السِّرِّ وَاحِدًا، وَفِي الْعَلَانِيَةِ وَاحِدًا. ❷

---

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: علی بن أبی طالب، ج ۴۲ ص ۴۷۸ /مختصر تاریخ مدینة دمشق لابن منظور: ج ۱۸ ص ۵۸

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ج ۱۱ ص ۹۷، رقم الحدیث: ۱۱۱۶۴

ترجمہ: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی، ان کے پاس چار درہم تھے، ایک درہم رات کے وقت خرچ کیا، ایک درہم دن کے وقت خرچ کیا، اور ایک پوشیدہ طور پر اور ایک اعلانیہ طور پر (اللہ کی راہ) میں خرچ کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی سخاوت

ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس شہر بصرہ کے چند علماء آئے، اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بصرہ کے گورنر تھے، انھوں نے کہا کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب رہتے ہیں جو صوام وقوام یعنی دن بھر روزہ رکھنے والے اور رات بھر نماز پڑھنے والے بڑے عابد وزاہد اور اللہ والے ہیں، ہم میں سے ہر شخص کی خواہش ہے کہ ان جیسے بن جائیں، انہوں نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے ایک غریب بھتیجے سے کر دیا ہے، اور وہ اس قابل نہیں کہ اپنی بیٹی کی رخصتی کا انتظام کرسکیں۔ یہ سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان علماء کو اپنے گھر لے گئے اور ایک صندوق کھول کر اس میں سے درہموں کی چھ تھیلیاں نکالیں اور فرمایا کہ یہ لے جاؤ، پھر کہنے لگے کہ ٹھہرو، یہ کوئی انصاف کی بات نہیں کہ ہم ایک شخص کی عبادت میں خلل ڈال دیں، لہذا مجھے بھی ساتھ لیتے چلو تا کہ ہم سب اس کی بیٹی کی رخصتی میں اس کی مدد کریں:

فَلَيْسَ لِلدُّنْيَامِنَ الْقَدْرِ مَايَشْغَلُ مُؤمِناًعَنْ عِبَادَةِ رَبِّه وَمَابِنَامِنَ الْكِبْرِ مَالَا نَخْدِمُ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ. (1)

ترجمہ: دنیا اتنی قابل قدر نہیں کہ مؤمن کی عبادت میں اس سے خلل ڈالا جائے، اور نہ ہم اتنے بڑے کہ اولیاء اللہ کی خدمت نہ کریں۔

چالیس ہزار دراہم، بیس غلام اور گھر کی سخاوت

ایک مرتبہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے

(1) إحياء علوم الدين: كتاب ذم البخل و ذم حب المال، ج۳ص ۲۴۸

پاس بصرہ آئے، انہوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کیلئے گھر فارغ کر دیا اور کہا:
لَأَصْنَعَنَّ بِکَ کَمَا صَنَعْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: كَمْ عَلَيْکَ مِنَ الدَّيْنِ؟ قَالَ: عِشْرُونَ أَلْفًا، قَالَ: فَأَعْطَاهُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا وَعِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَقَالَ: لَکَ مَا فِي الْبَيْتِ. ❶

ترجمہ: میں آپ کے ساتھ وہی کروں گا جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، اور کہا: آپ پر کتنا قرضہ ہے؟ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: بیس ہزار، راوی فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار دیئے اور بیس غلام دیئے اور فرمایا: میرے گھر میں جو ہے سب تمھارا ہے۔

تین شخصوں کے احسان کا بدلہ میں نہیں دے سکتا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
ثَلَاثَةٌ لَا أُكَافِئُهُمْ: رَجُلٌ وَسَّعَ لِي فِي الْمَجْلِسِ لَا أَقْدِرُ أَنْ أُكَافِئَهُ وَلَوْ خَرَجْتُ لَهُ مِنْ جَمِيعِ مَا أَمْلِکُ، وَالثَّانِي مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ بِالِاخْتِلَافِ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُكَافِئَهُ وَلَوْ قَطَرْتُ لَهُ مِنْ دَمِي، وَالثَّالِثُ لَا أَقْدِرُ أُكَافِئُهُ حَتَّى يُكَافِئَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ عَنِّي مَنْ أَنْزَلَ بِي الْحَاجَةَ لَمْ يَجِدْ لَهَا مَوْضِعًا غَيْرِي. ❷

ترجمہ: تین شخصوں کو میں احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا، پہلا وہ شخص جو میرے لیے محفل میں وسعت کر کے جگہ بنا دے، میں اسکا بدلہ عطا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اگرچہ سب کچھ اسکو دے دوں جسکا میں مالک ہوں۔ دوسرا وہ شخص جسکے قدم میرے پاس

❶ المستدرک على الصحيحين: كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ج۳ ص ۵۲۰، رقم الحديث: ۵۹۳۶

❷ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج۱۳ ص ۳۱۱، الرقم: ۱۰۳۸۲

آمدورفت رکھنے کی وجہ سے غبار آلود ہوتے ہیں، میں اسکا بدلہ اتارنے کی طاقت نہیں رکھتا اگر چہ میں اس کے لیے اپنا خون بھی بہا دوں۔ تیسرا وہ شخص جسکے احسان کا بدلہ میں دے سکتا یہاں تک رب العالمین میری طرف سے بدلہ اتار کر دے گا، وہ یہ جسکو کوئی ضرورت پیش آجائے اور وہ اپنی ضرورت میرے آگے پیش کردے اور میرے سوا اس کے لیے اپنی حاجت پیش کرنے کی دوسری کوئی جگہ بھی نہ ہو۔

نیکی اور سخاوت بری موت سے بچاتی ہے

امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کثرت سے فرمایا کرتے تھے:

مَارَأَیْتُ أَحَدًاأَحْسَنْتُ إِلَیْهِ إِلَّا أَضَاءَ مَا بَیْنِی وَبَیْنَهُ،وَمَا رَأَیْتُ أَحَدًا سَأَلْتُ إِلَیْهِ إِلَّا أَظْلَمَ مَا بَیْنِی وَبَیْنَهُ،فَعَلَیْکَ بِالْإِحْسَانِ،وَاصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ،فَإِنَّ ذٰلِکَ یَقِی مَصَارِعَ السُّوْءِ. ❶

ترجمہ: میں نے نہیں دیکھا کسی کو جسکی طرف میں نے احسان کیا ہو مگر میرے اور اسکے درمیان جو تعلق ہے وہ رات کو اس نے روشن کر دیا، اور میں نے نہیں دیکھا کسی کو جس سے میں سوال کیا ہو مگر میرے اور اسکے درمیان جو تعلق ہے وہ تاریک ہو گیا، لہذ آپ احسان کرنے اور از خود نیکی کرنے کو لازم کیجئے اور بھلائی کرنے کو، بے شک یہ چیز بری موت سے بچاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی سخاوت

ابان بن عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبیداللہ بن عباس کو پریشان اور ذلیل کرنے کے لیے یہ حرکت کی کہ قریش کے سرداروں کے پاس جا کر یہ کہا کہ

❶ شعب الإیمان: الجود والسخاء، ج ۱۳ ص ۳۲۵، الرقم: ۱۰۴۱۷

ابنِ عباس نے کل صبح کو آپ کی کھانے کی دعوت کی ہے۔ سب جگہ یہ پیغام پہنچاتا ہوا گیا۔ جب صبح کو کھانے کا وقت ہوا تو حضرت حضرت عبیداللہ بن عباس کے گھر اتنا مجمع اکٹھا ہوگیا کہ گھر بھر گیا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ صورت پیش آئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سب کو بٹھایا اور بازار سے پھلوں کے ٹوکرے منگا کر ان کے سامنے رکھے کہ اس سے شغل کریں اور بات چیت شروع کردی، اور بہت سے باورچیوں کو حکم دے دیا کہ کھانا تیار کیا جائے۔ ابھی وہ حضرات پھلوں کے کھانے سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ کھانا تیار ہوگیا، سب نے شکم سیر ہوکر کھانا کھایا۔ اس کے بعد حضرت عبیداللہ بن عباس نے اپنے خزانچیوں سے پوچھا: لِوُ کَلَائِـہِ أَوُ مَوُجُوُدٌ لَنَـاھَـذَا کُـلُّ یَـوُمٍ قَالُوُ انعَمُ قَالَ فَلُیَتغَدَّ عِنُدَنَاھٰؤُلَاءِ فِیُ کُلِّ یَوُمٍ. کیا اتنی گنجائش ہے کہ ہم اس دعوت کے سلسلہ کو روزانہ جاری رکھ سکیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ الحمدللہ ہے۔ آپ نے فرمادیا کہ اس مجمع کی روزانہ صبح کو ہمارے یہاں دعوت ہے، روز آجایا کریں۔ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فقراء کے بغیر کھانا نہ کھانا

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی پر کچھ لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ناراض ہوئے اور ان سے کہا کہ کیا تم ان بڑے میاں پر ترس نہیں کھاتی ہو کہ یہ کمزور ہوتے جارہے ہیں (انھیں کچھ کھلایا پلایا کرو) انھوں نے کہا میں ان کا کیا کروں؟ جب بھی ہم ان کے لیے کھانا تیار کرتے ہیں تو وہ اور لوگوں کو بلا لیتے ہیں جو سارا کھانا کھا جاتے ہیں (یوں دوسروں کو

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ٧٠٥/ إحیاء علوم الدین: کتاب ذم البخل و ذم حب المال، ج ٣ ص ٢۴٧

کھلا دیتے ہیں خود کھاتے نہیں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد سے نکلتے تو کچھ غریب لوگ ان کے راستے میں بیٹھ جاتے تھے (جن کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ساتھ گھر لے آتے اور ان کو اپنے کھانے میں شریک کر لیتے) ان کی بیوی نے ان غریبوں کے پاس مستقل کھانا پہلے سے بھیج دیا اور ان سے کہلا بھیجا کہ تم یہ کھانا کھا لو اور چلے جاؤ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے راستہ میں نہ بیٹھو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے گھر آ گئے (انھیں راستے میں کوئی غریب بیٹھا ہوا نہ ملا) تو فرمایا فلاں اور فلاں کے پاس آدمی بھیجو (تاکہ وہ کھانے کے لیے آ جائیں آدمی ان کو بلانے گئے، لیکن ان میں سے کوئی نہ آیا کیوں کہ) ان کی بیوی نے ان غریبوں کو کھانے کے ساتھ یہ پیغام بھی بھیجا تھا کہ اگر تمھیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بلائیں تو مت آنا۔ (جب کوئی نہ آیا) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تم لوگ چاہتے ہو کہ میں آج رات کھانا نہ کھاؤں چناں چہ اس رات کھانا نہ کھایا۔ ❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک شب میں دس ہزار دراہم تقسیم کرنا

حضرت ایوب بن وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک پڑوسی نے یہ قصہ سنایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے چار ہزار، ایک اور آدمی کی طرف سے چار ہزار، اور ایک اور آدمی کی طرف سے دو ہزار (کل دس ہزار درہم) اور ایک جھالر والی چادر آئی، پھر وہ بازار گئے اور اپنی سواری کے لیے ایک درہم کا چارہ ادھار خریدا۔ مجھے معلوم تھا کہ ان کے پاس اتنا مال آیا ہے (اس لیے میں بڑا حیران ہوا کہ ان کے پاس اتنا مال آیا ہے اور یہ ایک درہم کا چارہ ادھار خرید رہے (اس لیے) میں ان کی باندی

❶ حلية الأولياء: ترجمة: عبد الله بن عمر بن الخطاب، ج ا ص ۲۹۸

کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تم سچ سچ بتانا، کیا حضرت ابوعبدالرحمٰن (یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) اِن کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے چار ہزار، ایک اور آدمی کی طرف سے چار ہزار، ایک اور آدمی کی طرف سے دو ہزار اور ایک چادر نہیں آئی ہے؟ اس نے کہا ہاں آئی ہے، میں نے کہا میں نے انھیں دیکھا ہے کہ وہ ایک درہم کا چارہ ادھار خرید رہے تھے۔ (تو یہ کیا بات ہے؟ اتنے مال کے ہوتے ہوئے وہ ادھار کیوں خرید رہے تھے؟) اس باندی نے کہا رات سونے سے پہلے ہی انھوں نے وہ دس ہزار درہم تقسیم کردیے تھے اور پھر وہ چادر اپنی کمر پر ڈال کر باہر چلے گئے تھے اور وہ بھی کسی کو دے دی، پھر گھر واپس آ گئے:

فَقُلْتُ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ مَا تَصْنَعُونَ بِالدُّنْيَا، وَابْنُ عُمَرَ أَتَتْهُ الْبَارِحَةَ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَضَحٍ، فَأَصْبَحَ الْيَوْمَ يَطْلُبُ لِرَاحِلَتِهِ عَلَفًا بِدِرْهَمٍ نَسِيئَةً. ❶

چناں چہ میں نے (بازار میں جا کر) اعلان کیا اے تاجروں کی جماعت! تم اتنی دنیا کما کر کیا کرو گے؟ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح دوسروں پر سارا مال خرچ کردو) کل رات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس دس ہزار کھرے درہم آئے تھے وہ (انھوں نے ایک ہی شب میں سارے خرچ کردیے اس لیے) آج اپنی سواری کے لیے وہ ایک درہم کا ادھار چارہ خرید رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ کرنا

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیمار

❶ حلية الأولياء، ترجمة: عبد الله بن عمر بن الخطاب، ج ۱ ص ۲۹۷

ہوگئے، ان کے لیے ایک درہم میں انگور کا ایک خوشہ خریدا گیا۔ (جب وہ خوشہ ان کے سامنے رکھا گیا تو) اس وقت ایک مسکین نے آکر سوال کیا۔ انھوں نے کہا: یہ خوشہ اسے دے دو۔ (گھر والوں نے وہ خوشہ اس مسکین کو دے دیا، وہ لے کر چل دیا) گھر کے ایک آدمی نے جا کر اس مسکین سے وہ خوشہ ایک درہم میں خرید لیا (کیوں کہ بازار میں اس وقت انگور نایاب تھے اس لیے اس سے خریدا) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس مسکین نے آکر پھر سوال کیا، آپ نے فرمایا: یہ اسے دے دو۔ (گھر والوں نے اسے دے دیا وہ لے کر چل دیا) گھر کے ایک آدمی نے جا کر اس مسکین سے وہ خوشہ پھر ایک درہم میں خرید لیا اور لا کر پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس مسکین نے آکر پھر سوال کیا، آپ نے فرمایا: یہ اسے دے دو۔ (گھر والوں نے اسے دے دیا، وہ لے کر چل دیا) پھر گھر کے ایک آدمی نے جا کر اس مسکین سے وہ خوشہ پھر ایک درہم میں خرید لیا۔ (اور لا کر ان کی خدمت میں پیش کر دیا) اس مسکین نے پھر واپس آکر مانگنے کا ارادہ کیا تو گھر والوں نے اسے روک دیا۔ لیکن اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہو جاتا کہ یہ خوشہ اس مسکین سے خریدا گیا ہے اور اسے سوال کرنے سے بھی روکا گیا ہے تو وہ اسے بالکل نہ چکھتے۔ (1)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی سخاوت

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَصَدَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَطْرِ مَالِهِ أَرْبَعَةِ آلَافٍ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ

(1) حلية الأولياء: ترجمة: عبد الله بن عمر بن الخطاب، ج ۱ ص ۲۹۷

بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، ثُمَّ حَمَلَ عَلَى خَمْسِمِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ عَلَى أَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةِ رَاحِلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَانَ عَامَّةُ مَالِهِ مِنَ التِّجَارَةِ. ❶

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اپنے مال میں چار ہزار دراہم صدقہ کئے، پھر چالیس ہزار درہم صدقہ کئے، پھر چالیس ہزار دینار صدقہ کئے، پھر پانچ سو گھوڑے اللہ کے راستے میں صدقہ کئے، پھر پندرہ سو سواریاں اللہ کے راستے میں صدقہ کیں، اِن کی اکثر سخاوت مالِ تجارت سے ہوتی تھی۔

حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ کا کھجوروں کا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قرضِ حسن سے متعلق آیت قرآن کریم میں نازل ہوئی تو حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ (انصاری) آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض طلب فرماتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ عرض کرنے لگے: اپنا دست مبارک مجھے پکڑا دیجیے (تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایک عہد کروں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا، حضرت ابوالدحداح (انصاری) رضی اللہ عنہ نے معاہدہ کے طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! ''فَإِنِّي قَدْ أَقْرَضْتُ رَبِّي حَائِطِي'' میں نے اپنا باغ اپنے اللہ کو قرض دے دیا، ان کے باغ میں کھجور کے (۶۰۰) درخت تھے، اور اسی باغ میں ان کے بیوی بچے رہتے تھے، یہاں سے اٹھ کر اپنے باغ گئے اور اپنی بیوی ام الدحداح رضی

❶ الزهد والرقائق لابن المبارك: باب هوان الدنيا على الله عزوجل، ص ۱۸۳، الرقم: ۵۲۰/ حلية الأولياء: ترجمة: عبدالرحمن بن عوف، ج ۱ ص ۹۹

اللہ عنہا کو آواز دے کر کہا: ''اخرجي فقد أقرضته ربّي'' کہ چلو اس باغ سے، یہ باغ میں نے اپنے رب کو قرض دیدیا۔ ❶

یہ ہے وہ قیمتی سودا جو حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ نے کیا، یہ باغ تھا جس کو وہ خود بھی بہت پسند کرتے تھے اور اسی میں وہ اور ان کے بچے رہتے تھے، لیکن مذکورہ آیت کے نزول کے بعد یہ قیمتی باغ ضرورت مند لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کو قرض دے دیا۔

ایسے ہی لوگوں کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: ٩)

ترجمہ: اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، چاہے خود ان کو کتنی ہی سخت حاجت ہو۔

حضرت ابوعبیدہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کی سخاوت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہیں سے مال آیا، تو آپ نے چار سو دینار لے کر ایک تھیلی میں ڈالے اور اپنے غلام سے کہا: یہ تھیلی ابوعبیدہ بن جراح کو دے آؤ، پھر کچھ دیر گھر میں رہ کر دیکھنا کہ وہ ان اشرفیوں کا کیا کرتے ہیں؟ غلام وہ تھیلی لے کر ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ امیر المؤمنین آپ سے فرما رہے ہیں کہ ان اشرفیوں کو اپنی ضروریات میں صرف کرلو، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمائے اور ان پر اپنی رحمت فرمائے، پھر خادمہ کو آواز دی، وہ آئی تو اس کو فرمایا یہ پانچ اشرفیاں فلاں کو دے دو، اور یہ پانچ فلاں کو دے دو، اس طرح انہوں نے تمام اشرفیوں کو تقسیم کردیا، غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور ان کو سارا واقعہ بتایا۔ غلام نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کی ایک تھیلی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لئے بھی تیار کی ہوئی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

❶ مسند البزار: باب عبد اللہ بن حارث، ج٥ ص ٤٠٢، رقم الحدیث: ٢٠٣٣

نے فرمایا کہ یہ تھیلی معاذ بن جبل کو دے آؤ، اور گھر میں تھوڑی دیر ٹھہر کر دیکھنا کہ وہ ان اشرفیوں کا کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ غلام وہ تھیلی لے کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور جا کر کہا کہ امیر المؤمنین آپ سے فرمارہے ہیں کہ یہ اشرفیاں ہیں، ان کو اپنی ضروریات میں صرف کرلو، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی ان پر رحم فضل فرمائے، پھر خادمہ کو بلایا اور فرمایا کہ اتنے دینار فلاں کے گھر دے آؤ اور اتنے دینار فلاں کے گھر دے آؤ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی بیوی کو پتہ چلا تو کہنے لگی:

وَنَحْنُ وَاللَّهِ مَسَاكِينُ، فَأَعْطِنَا، فَلَمْ يَبْقَ فِي الْخِرْقَةِ إِلَّا دِينَارَانِ، فَدَحَا بِهِمَا، فَرَجَعَ الْغُلَامُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَسُرَّ بِذَلِكَ عُمَرُ، وَقَالَ: إِنَّهُمْ إِخْوَةٌ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ. (1)

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم بھی محتاج ہیں، ہمیں بھی دو، تھیلی میں صرف دو دینار رہ گئے تھے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہ دو دینار ان کو دے دیئے، غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت مسرور ہوئے اور فرمایا کہ یہ سب ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی چار لاکھ دراہم کی سخاوت

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سعدیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، وہ مجھے بڑے غمگین نظر آئے۔ میں نے کہا: کیا بات ہے؟ مجھے آپ کا چہرہ بڑا پریشان نظر آرہا ہے، کیا ہماری طرف سے کوئی

(1) الزهد لابن المبارك: باب هوان الدنيا على اللّٰه عزوجلّ، ج ١ ص ١٧٨، الرقم: ٥١١

ناگوار بات پیش آئی ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! تمہارے طرف سے کوئی ناگوار بات پیش نہیں آئی ہے، تم تو اچھی بیوی ہو، میں اس وجہ سے غمگین و پریشان ہوں کہ میرے پاس بہت سا مال جمع ہوگیا ہے، میں نے کہا: آپ آدمی بھیج کر اپنے رشتہ داروں اور اپنی قوم کو بلالیں، اور ان میں یہ مال تقسیم کردیں، چنانچہ انھوں نے بلاکر ان میں سارا مال تقسیم کردیا، پھر میں نے خزانچی سے پوچھا کہ انھوں نے کتنا مال تقسیم کیا ہے؟ اس نے بتایا: چار لاکھ، ان کی روزانہ آمدن ایک ہزار وافی تھی۔ (ایک وافی ایک درہم اور چار دانق کا ہوتا ہے اور ایک درہم میں چھ دانق ہوتے ہیں، لہٰذا ہزار وافی کے ایک ہزار چھ سو چھیاسٹھ درہم اور چار دانق ہوئے) اسی سخاوت کی وجہ سے انہیں فیّاض کہا جاتا تھا، یعنی بہت زیادہ سخی۔ ❶

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا اپنا باغ اللہ کے راہ میں خرچ کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (ترجمہ: جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کروگے ہرگز بھلائی نہیں پاؤگے۔) آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے محبوب چیز کے خرچ کرنے کا ذکر فرمایا ہے: "وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ" اور مجھے ساری چیزوں میں اپنا باغ سب سے زیادہ محبوب ہے، "وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ" میں اس کو اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں اور اس کے اجروثواب کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ کریں، تو آپ صلی

❶ المستدرک علی الصحیحین: کتاب معرفة الصحابة رضی اللّٰہ عنهم: مناقب محمد بن طلحة رضی اللّٰہ عنه، ج٣ص ٤٢٥، رقم الحدیث: ٥٦١٥

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے طلحہ تم نے بہت ہی نفع کا سودا کیا اور یہ مال تمہیں نفع دے گا، آپ نے فرمایا: اسے اپنے رشتے داروں میں خرچ کرو، چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اسے اپنے رشتہ داروں میں اور چچازاد رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ ❶

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ کا محبوب گھوڑا اللہ کی راہ میں دینا

جب یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: ۹۲) نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک گھوڑا تھا جو ان کو اپنی ساری چیزوں میں سب سے زیادہ محبوب تھا۔ وہ اس کو لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے، آپ نے قبول فرمالیا اور لے کر ان کے صاحبزادہ حضرت اسامہ کو دیدیا۔ حضرت زید کے چہرہ پر کچھ گرانی کے آثار ظاہر ہوئے (کہ گھر میں ہی رہا، باپ کے بجائے بیٹے کا ہوگیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کرلیا، (اب میں چاہے اس کو تمہارے بیٹے کو دوں یا کسی اور رشتہ دار کو یا اجنبی کو۔) ❷

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی سخاوت

ابوحازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ مدینہ میں وہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے زیادہ سواریاں رکھتا ہو۔ راوی فرماتے ہیں کہ مدینہ کے دو اعرابی اللہ کی راہ کیلئے سواری مانگنے آئے، تو ان کو حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا، یہ دو اعرابی گئے اور ان سے کہا کہ سواری چاہیے تاکہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں، حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہیں ٹھہرو جب تک میں نہ آجاؤں، گھر

❶ صحیح البخاری: کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الأقارب، رقم الحدیث: ۱۴۶۱

❷ تفسیر الطبری: سورۃ آل عمران، باب فی قولہ تعالیٰ: لن تنالوا البر، ج۵، ص۵۷۷

گئے اور وہ کپڑے پہنے جو مصر سے لائے گئے تھے گویا کہ جال کی طرح کپڑے ہیں اور عصا لیا اور اپنے ساتھ غلام لیا اور آئے ،ان اعرابیوں کو ساتھ لیا اور چل پڑے ،اور جب بھی وہ کسی کوڑے یا کوڑے کے ٹکڑوں کے پاس سے گزرا تو اس نے اس میں اونٹوں کے لیے موزوں کپڑے کا ٹکڑا دیکھا جسے وہ خدا کی خاطر سوار کرتا تھا اس نے اسے اپنی چھڑی کی نوک سے لیا اور اسے جھاڑتا ،اور غلام سے کہتا: اسے اپنے پاس رکھو اور اسے اپنے آلے میں استعمال کرتے ہیں۔ان دو اعربیوں نے ایک سے دوسرے سے کہا: تیرا ناس ہو! ہمیں اس سے چھٹکارا دو ،خدا کی قسم! اس کے پاس بھوسے کی بوری کے سوا کچھ نہیں ہے۔دوسرے اعرابی نے کہا: جلدی مت کرو حتی کہ ہم دیکھ لیں ،پس حکیم بن حزام انکو لے گئے حتی کہ بازار پہنچے ،تو اس نے دو موٹی اونٹنیوں کی طرف دیکھا جو دو پٹھوں کے پیچھے تھیں ،اور اس نے انہیں خریدا ،اور اس نے ان کا آلہ خریدا ،اس نے ان چیتھڑوں کے ساتھ ان کا اتنا ہی سامان پھینک دیا جتنا اسے چاہیے تھا۔پھر کھانے پینے میں اور دوستی میں ان کا زیادہ احترام کیا اور ان کا نفقہ دیا۔پھر اس نے انہیں دو اونٹنیاں دیں۔ایک نے دوسرے سے کہا: خدا کی قسم! میں نے آج تک ایسا گہری نظر والا سخی نہیں دیکھا۔ ❶

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا مساکین کی امداد اپنے ہاتھ سے کرنا

حضرت عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی بینائی جا چکی تھی ،انھوں نے اپنی نماز کی جگہ سے لے کر اپنے کمرے کے دروازے تک ایک ایسی رسی باندھ رکھی تھی جب دروازے پر کوئی مسکین آتا تو اپنے ٹوکرے میں سے کچھ لیتے اور رسی کو پکڑ کر دروازے تک جاتے اور خود اپنے ہاتھ سے اس مسکین کو دیتے۔گھر

❶ المعجم الکبیر: باب الحاء، ج۳ص ۱۸۷ ،رقم الحدیث: ۳۰۷۴

والے ان سے کہتے آپ کی جگہ ہم جا کر مسکین کو دے آتے ہیں، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بری موت سے بچاتا ہے۔ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک لاکھ اسی ہزار درہم صدقہ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دو بوریوں میں ایک لاکھ اسّی ہزار دراہم بھیجے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک طباق منگوایا اور یہ ساری رقم لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کردی یہاں تک کہ ساری رقم فقراء میں تقسیم کردی، جب شام ہوئی تو اپنی باندی سے فرمایا کہ میری افطاری لاؤ، باندھی نے ایک روٹی اور زیتون کا تیل پیش کیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک خادمہ ام ذرہ تھیں، انھوں نے عرض کیا کہ کی آپ نے جو مال تقسیم کیا اس میں ایک درہم کا گوشت ہمارے لیے نہیں خریدا جاسکتا تھا جس سے ہم لوگ افطار کرتے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تم نے مجھے یاد دلایا ہوتا تو میں خرید لیتی۔ ❷

یہ حیرت انگیز قسم کی سخاوت ہے کہ اپنی تو فکر نہیں اور ساری دنیا پر لٹا دیا اور رقم بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ ایک لاکھ اسّی ہزار دراہم، کیا ٹھکانہ ہے اس سخاوت کا!۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دس ہزار دراہم دے دیئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس قدر فیاض تھیں کہ جو کچھ ہاتھ آجاتا تھا اس کو صدقہ کر دیتی تھیں، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو فیاضی سے روکنا چاہا تو اس

---

❶ الإصابة فی تمییز الصحابة: ترجمة: حارثة بن النعمان، ج ۱ ص ۷۰۸، رقم الترجمة: ۱۵۳۷

❷ تذکرة الحفاظ: ترجمة: أم المؤمنین عائشة رضی اللّٰه عنها، ج ۱ ص ۲۶

قدر برہم ہوئیں کہ ان سے بات چیت نہ کرنے کی قسم کھالی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس سے بھی زیادہ فیاض تھیں، حضرت عائشہ کا معمول یہ تھا کہ جمع کرتی جاتی تھیں جب معتد بہ سرمایہ جمع ہو جاتا تھا تو اس کو تقسیم کر دیتی تھیں، لیکن حضرت اسماء کل کے لئے کچھ نہیں رکھتی تھیں روز خرچ کر دیا کرتی تھیں۔ ایک بار حضرت منکدر بن عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، بولیں کہ تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے کہا ”نہیں“

لَوْ كَانَ عِنْدِیْ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ لَوَهِبْتُهَالَکَ قَالَ فَمَاأَمْسَتْ حَتَّی بَعَثَ إِلَيْهَامُعَاوِيَةُ بِمَالٍ فَقَالَتْ: مَاأَسْرَعُ مَاابْتُلِيْتُ وَبَعَثَتْ إِلَی الْمُنْكَدِرِ بِعَشَرَةَآلَافِ دِرْهَمٍ فَاشْتَرَی مِنْهَاجَارِيَةً فَهِیَ أُمُّ وَلَدِهِ مُحَمَّدٌ وَعُمَرُ وَأَبِیْ بَكْرٍ. ❶

ترجمہ: فرمایا اگر میرے پاس دس ہزار درہم ہوتے تو میں تم کو دے دیتی، حسنِ اتفاق سے شام ہی کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس دراہم بھیجے، بولیں کس قدر جلدی میری آزمائش پوری ہوئی، فوراً آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور دس ہزار درہم دیدیئے، انہوں نے اس رقم سے لونڈی خرید لی، اور اس ام ولد سے محمد، ابوبکر اور عمر پیدا ہوئے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی سخاوت

حضرت اسماء خواتین میں سخاوت کے اعتبار سے بڑی مشہور ہوئیں۔ انہوں نے اپنے نطاق کی قربانی اس وقت دی جب ان کے پاس دوسرا نطاق نہ تھا اور یہی سخاوت کی انتہاء ہے، انہوں نے اپنی زندگی کے اہم اوقات اور ہر اس چیز کو جو ان کی ملکیت میں

❶ الطبقات الکبری: ترجمة: منكدر بن عبد الله، ج۵ ص ۲۰ / صفة الصفوة: الطبقة الرابعة من أهل المدينة، ترجمة: محمد بن المنكدر بن عبد الله، ج ۱ ص ۳۷۸

تھی اللہ کے راستے میں خرچ کیا اللہ تعالی کی رضا کے لئے، لیکن انہوں نے کبھی اپنے ایمان یا اپنے شرف کو ذرہ برابر بھی ضائع نہیں کیا۔ ان کی سخاوت کو ہر دور اور قریب والے انسان نے دیکھا۔

حضرت اسماء کی سخاوت اس درجہ بلند تھی کہ ضرب المثل سمجھی جاتی تھی، ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کی سخاوت کو بیان فرماتے ہیں:

مَارَأَيْتُ اِمْرَأَتَيْنِ قَطُّ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ وَجُوْدُهُمَا مُخْتَلِفٌ أَمَّا عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى إِذَا اجْتَمَعَ عِنْدَهَا وَضَعَتْهُ مَوَاضِعَهُ وَأَمَّا أَسْمَاءَ فَإِنَّهَا كَانَتْ لَاتَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ. ❶

ترجمہ: میں نے حضرت عائشہ اور اسماء رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی سخی خاتون نہیں دیکھیں، ان دونوں کی سخاوت کا انداز بھی الگ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک چیز کو جمع کرتیں اور دوسری چیز کے ساتھ صدقہ کر دیا کرتیں اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ایک چیز کو آنے والے کل کے لئے کبھی ذخیرہ نہ کرتیں تھیں، بلکہ جیسے ہاتھ میں آیا خود اللہ کے راستے میں دے دیا۔

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی سخاوت

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا کا جب وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے خود اپنا کفن تیار کر لیا اور فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ عنقریب میرے لئے کفن بھیجیں گے ان میں سے ایک صدقہ کر دینا، اور دوسری چادر بھی ہدیہ کرنا چاہو تو کر دینا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہ کا حصہ بیت المال سے بارہ ہزار تھا، حضرت عمر

❶ تاریخ مدینة دمشق: ترجمة: أسماء بنت أبي بكر الصديق بن أبي قحافة، ج ۶۹ ص ۱۹ / سير أعلام النبلاء: ترجمة: أسماء بنت أبی بكر، ج ۲ ص ۲۹۲

رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صرف اس کو ایک سال لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ مال مجھ کو آئندہ سال نہ ملے کیونکہ مال تو فتنہ ہے، پھر اس مال کو رشتہ داروں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی آپ نے فرمایا یہ عورت ثواب کی امید کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام پیش کیا اور کہا کہ جو آپ نے تقسیم کیا ہے اس کی مجھے خبر مل چکی ہے، مزید ہدیہ بھیجا، اور کہا: اس کو اپنے اوپر خرچ کریں، انہوں نے اس کو بھی فقراء میں خرچ کر دیا۔ ❶

ازواجِ مطہرات میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نہایت فیاض تھیں، وہ اپنے ہاتھ سے چمڑے کی دباغت کرتی تھیں اور جو کچھ آمدنی ہوتی مساکین کو دے دیتی تھی، ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہوگا وہ مجھ سے سب سے پہلے ملے گا، اس بناء پر ازواج مطہرات اپنے ہاتھوں کو ناپتی تھیں، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے چھوٹے تھے، لیکن جب سب سے پہلے ان کا انتقال ہوا تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو معلوم ہوا کہ لمبے ہاتھ سے فیاضی مراد تھی۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سخاوت

سلمہ بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں ہماری ایک دائی کے خاوند نے بتایا کہ میں بیس یا تیس طاقتور اونٹ لے کر آیا تاکہ کھجور لے جاؤں، مجھے کہا گیا عمرو بن عثمان اور حسین بن علی رضی اللہ عنہم اپنے اپنے مال میں موجود ہیں، میں عمرو بن عثمان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے دو اونٹوں کے بوجھ کے برابر کھجوریں دیں، پھر مجھے ایک آدمی نے کہا حسین

❶ الطبقات الکبری: ذكر أزواج رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم، زينب بنت جحش، ج۸ ص ۸۶، ۸۷

بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ، میں ان کے پاس گیا، میں ان کی شکل سے ان کو نہ جانتا تھا، جا کر دیکھا کہ ایک آدمی زمین پر بیٹھا ہے، اس کے اِرد گرد غلام ہیں، سامنے ایک بڑا پیالہ ہے جس میں موٹی روٹی اور گوشت ہے، وہ صاحب بھی کھا رہے ہیں اور غلام بھی اسی میں سے کھا رہے ہیں، میں نے سلام کیا اور دل میں سوچا اللہ پاک کی قسم! یہ مجھے کچھ نہیں دینے لگے۔

انہوں نے کہا آجاؤ کھانے میں شریک ہو جاؤ، میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا، پھر وہ بہتے ہوئے پانی کی طرف اٹھے اور ہاتھ سے پانی پینے لگے، پھر ہاتھ دھوئے اور پوچھا تیری کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا اللہ تعالی آپ کے ذریعے نفع پہنچائے، میں اپنے اونٹ لے کر آیا ہوں تاکہ اس بستی سے راشن لے جاؤں، مجھ سے آپ کا تذکرہ کیا گیا تو میں آپ کے پاس چلا آیا ہوں تاکہ آپ اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال میں سے مجھے بھی عنایت فرمائیں۔ فرمایا جا اور اپنے اونٹ لے آ، میں اونٹ لے آیا تو فرمایا کھجوریں سوکھنے کی جگہ کی طرف جاؤ اور انہیں اپنے اونٹوں پر لادلو، سائل کہتا ہے اللہ کی قسم! میں نے اتنا لادا جتنا اونٹ اٹھا سکتے تھے، پھر میں چلا گیا اور میں نے کہا میرے ماں باپ قربان جائیں، اللہ کی قسم! یہ ہے سخاوت۔ [1]

تین سو مثقال سونا صدقہ کرنا

حضرت قداح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ باب بنی شیبہ سے نکلے تو ایک آدمی سامنے سے آرہا تھا، اس نے کہا اے جنت میں اُڑنے والے شخصیت کے فرزند! مجھے اتنا خرچہ عطا کرنے کی مہربانی فرمایئے جس سے اپنے گھر والوں تک جا سکوں، اللہ پاک آپ کے چہرے کو معزز بنائیں، راوی کہتے ہیں:

[1] مکارم الأخلاق لابن أبی الدنیا، باب الجود وإعطاء السائل، ص ۱۳۱، الرقم: ۴۳۴

فَرَمَى إِلَيْهِ بِرُمَّانَةٍ مِنْ ذَهَبٍ كَانَتْ فِي يَدِهِ، فَوَزَنَهَا الرَّجُلُ فَإِذَا فِيهَا ثَلاثُمِائَةِ مِثْقَالٍ. ❶

ترجمہ: ان کے ہاتھ میں سونے کا انار تھا جو انہوں نے بلاتوقف اس آدمی کو دیدیا، اس نے وزن کیا تو تین سو مثقال کا تھا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

ابو اسحاق مالک فرماتے ہیں کہ یزید بن معاویہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بہت بڑے مال کا ہدیہ دیا، پس انہوں نے اسی وقت اہل مدینہ پر تقسیم کردیا اور اپنے گھر کچھ بھی نہیں لے کر گئے۔ اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن جعفر فضول خرچ کرنے والوں میں سے ہیں۔ اس بات کی خبر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا:

بَخِيلٌ يَرَى فِي الْجُودِ عَارًا وَإِنَّمَا عَلَى الْمَرْءِ عَارٌ أَنْ يَضِنَّ وَيَبْخَلا

إِذَا الْمَرْءُ أَثْرَى ثُمَّ لَمْ يَرْجُ نَفْعَهُ صَدِيقٌ فَلاقَتْهُ الْمَنِيَّةُ أَوَّلا

ترجمہ: جو شخص سخاوت کرنے میں عار سمجھتا ہے وہ خود بخیل ہے مرد پر (سخاوت کرنا) عار نہیں ہے بلکہ عار تو یہ ہے کہ وہ بخل اور تنگ دلی کا مظاہرہ کرے۔ جس وقت کوئی آدمی ایثار سے کام لیں (اور خود اس مال کے نفع کی امید نہ رکھے) اور نہ ہی اسکا دوست اس مال سے نفع اندوز ہونے کی امید کرسکے تو اسکو تو پہلے موت کا سامنا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن قیس رحمہ اللہ کو یہ اشعار پہنچے تو انہوں نے اپنے قصیدے میں انکو شامل کردیا، جس کے ذریعے وہ بعض امراء کی تعریف کرتے تھے۔ ❷

❶ مكارم الأخلاق لابن أبى الدنيا، باب الجود وإعطاء السائل، ص ١٢٩، الرقم الحديث: ٤٢٧

❷ تاريخ مدينة دمشق: حرف العين، ترجمة: عبد اللّٰه بن جعفر، ج ٢٧ ص ٢٨٥، رقم الترجمة: ٣٢٢٢

اہلِ مدینہ کے لئے عمدہ کھجوریں خرید کر مفت تقسیم کردیں

ایک مرتبہ ایک شخص بصرہ سے مدینہ میں عمدہ کھجوریں لیکر آیا، یہ بات حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ کو پہنچی تو انہوں نے اپنے چوکیدار سے کہا کہ جا کر خرید لیں، اسکے بعد انہوں اہل مدینہ پر مفت تقسیم کیں۔ ❶

ایک شخص نے عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ کو رقعہ لکھا اور اسکو انکے تکیہ میں چھپادیا۔ جب عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے تکیہ پلٹا تو انکی نظر اس رقعہ پر پڑی، انہوں نے اسکو پڑھ کر واپس اسی جگہ رکھ دیا اور اس جگہ ایک جیب لگادی اور اسمیں انہوں نے پانچ ہزار دینار رکھ دیئے۔ پھر وہ آدمی آیا اور ان سے ملا، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ نے ان سے فرمایا "قَلِّبِ الْمِرْفَقَةَ فَانْظُرْ مَا تَحْتَهَا فَخُذْهُ" تکیہ کو پلٹیں اور اسکے نیچے دیکھیں اور اسکو لے لیں۔ چنانچہ اس شخص نے وہ تھیلی اور دینار لئے اور چلا گیا اور یہ اشعار پڑھے:

زَادَ مَعْرُوفُکَ عِنْدِی عِظَمًا   إِنَّهُ عِنْدَکَ مَیْسُورٌ حَقِیرُ

تَتَنَاسَاهُ کَأَنَّهُ لَمْ تَأْتِهِ   وَهُوَ عِنْدَ النَّاسِ مَشْهُورٌ کَثِیرُ. ❷

ترجمہ: میرے نزدیک آپ کی نیکی کی عظمت اور بڑھ گئی ہے، اگر چہ وہ آپ کے نزدیک معمولی اور حقیر سی بات ہے۔ آپ تو اسکو (دے کر) بھول جائیں گے جیسے کہ وہ آدمی آپ کے پاس آیا ہی نہیں تھا کیونکہ آپ لوگوں کے نزدیک انتہائی (سخاوت میں) مشہور ہیں۔

---

❶ الطبقات الكبرى: ترجمة: عبد اللّٰه بن جعفر، ج۲ ص ۱۹، الرقم: ۴۹۴

❷ تاريخ مدينة دمشق: حرف العين، ترجمة: عبد اللّٰه بن جعفر، ج۲۷ ص ۲۷۷، رقم الترجمة: ۳۲۲۲

اسلافِ امت کے صدقہ وسخاوت کے پُرتاثیر واقعات

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بیٹوں کی سخاوت

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے گیارہ بیٹوں کو بلایا، مسلمہ بن عبدالملک نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنے بیٹوں کا معاملہ میرے سپرد کردیں۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے بیٹے اگر صالحین میں سے ہوئے تو اللہ تعالیٰ صالحین کا خود متولی ہے اور اگر یہ صالحین میں سے نہ ہوئے تو پھر میں اللہ کی نافرمانی میں ان کی مدد کیوں کروں۔ ان کے انتقال کے بعد بیویوں کو شرعی حصہ دینے کے بعد ہر بیٹے کو صرف ایک دینار ملا۔ بعد میں اللہ رب العزت نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی امانت ودیانت کے سبب اِن کی اولاد کو اتنا نوازا کہ ان کے ایک ایک بیٹے نے اللہ کے راستے میں اسی گھڑ سواروں کو مکمل سامان جہاد دے کر گھوڑوں پر سوار کیا (یعنی ان کے مال میں اتنی برکت ہوگئی) جبکہ سابقہ بادشاہوں کی اولاد اور سلیمان بن عبدالملک جنہوں نے اپنی اولاد کے لیے لاکھوں دراہم چھوڑے، لیکن انہوں نے سارا مال خواہشات اور اسراف میں ضائع کردیا، پھر ان کی اولاد پر فقر وفاقہ میں مبتلا ہوگئی، اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی اولاد کو اللہ رب العزت نے اتنا دیا کہ وہ ایک مجلس میں ہزاروں درہم خرچ کرتے تھے، اور بادشاہوں کے بیٹے لوگوں سے بھیک مانگتے تھے۔ (1)

امام زین العابدین کی پندرہ ہزار دینار کی سخاوت

حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ محمد بن اسامہ بن زید کی عیادت کو تشریف لے گئے، محمد بن اسامہ آپ کو دیکھ کر رونے لگے، آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے، روتے

(1) البداية والنهاية: سنة إحدى ومائة، ج ۹ ص ۲۳۵

ہو کہا مجھ پر قرض ہے، آپ نے فرمایا: کس قدر؟ فرمایا: پندرہ ہزار دینار، آپ نے فرمایا: ان کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے، میں ادا کردوں گا۔ ❶

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سخاوت

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ فرماتے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور فیاض تھے، آپ اپنے ہم نشینوں کے ساتھ انتہائی شفقت اور بھلائی کا معاملہ فرمایا کرتے تھے، آپ محتاجوں کی شادی کرواتے اور انہیں خرچ کے لیے مال عطا فرماتے، اور ہر ایک کے پاس اس کے شایانِ شان تحفہ بھیجا کرتے، ایک مرتبہ آپ نے ایک شاگرد کو پراگندہ کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہیں بیٹھے رہنا یہاں تک کہ سب لوگ رخصت ہوجائیں، جب لوگ چلے گئے تو آپ نے اسے قریب بلایا اور فرمایا: اس جائے نماز کے نیچے جو کچھ ہے وہ سارے کا سارا لے لو، اس نے جائے نماز اٹھائی تو اس کے نیچے ایک ہزار درہم موجود تھے۔ ❷

سخاوت کی انتہاء کہ جسم پر موجود ایک کپڑا بھی صدقہ کردیا

ابو عاصم اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نے عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر بن کریز رحمہ اللہ سے سوال کیا اس وقت ان کے جسم پر صرف ایک لنگی تھی، اس کے سوا ان کے پاس کچھ نہ تھا، آپ اپنے گھر کے دروازہ کی اوٹ میں کھڑے ہوگئے اور سائل سے فرمایا اس لنگی کا کنارہ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لے، اس نے لنگی کا کنارہ پکڑ کر لنگی کھینچ لی اور عبدالاعلیٰ صاحب نے گھر کا دروازہ بند کرلیا۔ ❸

---

❶ روض الرياحين :الحكاية الحادية والسبعون ،ص: ١١١

❷ الخيرات الحسان فی مناقب الإمام الأعظم أبی حنيفة النعمان: ص ٥٦

❸ مكارم الأخلاق لابن أبی الدنيا، باب الجود واعطاء السائل ، ص ١٣٣ ،الرقم: ٤٣٩

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی حیرت انگیز سخاوت

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ عراق کے شہر مرو میں قیام پذیر تھے، اکثر وبیشتر حج کرتے۔ان کے عزیز، رشتہ دار اور دوست اس بات کی تمنا کرتے کہ ان کے ہمراہ حج کے لیے جائیں، خود مخیّر تھے، حجاج پر خوب خرچ کرتے۔ایک سال حج کے موقع پر لوگ ان کے پاس آئے اور عرض کیا: حضرت! آپ حج پر جانا چاہتے ہیں، ہمیں بھی ساتھ لے لیں۔فرمایا: ٹھیک ہے اپنا زادِراہ میرے پاس جمع کروادو۔ان کا زادِراہ لے لیا اور اس کو ایک بڑے صندوق میں ڈال کر تالا لگا دیا، پھر کرائے پر سواریاں لے کر مرو سے بغداد تک گئے، اس دوران سارے قافلے کو عمدہ کھانا پینا مہیا کیا۔اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے پھل اور میوہ جات مہیا کیے، یہاں تک کہ بغداد پہنچ گئے۔پھر قافلے کو لے کر پوری شان وشوکت کے ساتھ بغداد سے نکلے اور مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ ہر ایک کو فرداً فرداً بلوا کر پوچھا کہ تمہارے گھر والوں نے مدینۃ الرسول سے کیا تحفے تحائف لانے کے لیے کہا تھا؟ لوگ بتلانے لگے کہ فلاں فلاں چیز لانے کے لیے کہا تھا۔ان کو وہ چیزیں خرید کردے دیں۔اسی طرح مکہ مکرمہ پہنچے، حج کے بعد پھر فرداً فرداً ہر ایک سے پوچھا کہ مکہ مکرمہ سے کیا کیا تحائف لانے کے لیے کہا تھا؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں فلاں چیز، تو ہر ایک کو اس کی پسند کی چیز خرید کردی، مکہ سے مرو تک وہ مسلسل اخراجات کرتے رہے۔ جب ادائیگی حج کے بعد مرو واپس آئے اور دو تین دن کے بعد حجاج کی تھکاوٹ دور ہوگئی تو ایک بڑی دعوت کی اور تمام حجاج کو کپڑے بھی دیے۔اس کے بعد انھوں نے صندوق منگوا کر اسے کھولا اور اس میں سے ہر آدمی کی زادِراہ والی تھیلی نکالی جس پر اس کا نام لکھا ہوا تھا وہ اس کو واپس کردی۔ ❶

---

❶ سیر أعلام النبلاء: ترجمة: عبداللّٰه بن المبارک بن واضح الحنظلي، ج۸ ص ۳۸۵، ۳۸۶، رقم الترجمة: ۱۱۲

حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ کی بے مثال سخاوت

ہارون الرشید رحمہ اللہ نے پانچ سو دینار (اشرفیاں) ایک مرتبہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی نذر کیئے۔ حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے ایک ہزار دینار حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے پاس نذرانہ میں بھیجے۔ بادشاہ کو جب اس کا علم ہوا تو وہ ناراض ہوا کہ تم رعایا ہوکر بادشاہ سے بڑھنا چاہتے ہو (گویا میری توہین مقصود ہے) حضرت لیث رحمہ اللہ نے کہا: امیر المومنین! ''إِنَّ لِيُ مِنُ غَلَّتِيُ كُلَّ يَوُمٍ أَلُفَ دِيُنَارٍ فَاسُتَحُيَيُتُ أَنُ أُعُطِيَ مِثُلَهُ أَقَلَّ مِنُ دَخُلِ يَوُمٍ'' یہ بات نہیں ہے، بلکہ آج کل میری روزانہ کی آمدنی ایک ہزار دینار ہے، مجھے حیاء آئی کہ اتنے بڑے جلیل القدر امام کو میں نذرانہ پیش کروں اور اپنی ایک دن سے بھی کم کی آمدنی دوں۔

حضرت لیث رحمہ اللہ کا مستقل معمول بھی تھا کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت میں سو اشرفی سالانہ پیش کیا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ بھی نذرانے آتے رہتے تھے، لیکن اس کے باوجود اللہ کے فضل سے حضرت امام مالک رحمہ اللہ بسا اوقات مقروض رہتے تھے اور خود یہ حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ مشہور محدثین اور علما میں ہیں، جن کی روزانہ کی اس وقت آمدنی ایک ہزار دینار (اشرفیاں) تھی، مگر عمر میں کبھی ان کے ذمہ زکوۃ واجب نہیں ہوئی، مختلف زمانوں میں ان کی آمدنی مختلف رہی تھی، اور ایسا ہوا ہی کرتا ہے کہ آمدنی کم وبیش ہوتی رہا کرتی ہے، لیکن زکوۃ کسی زمانہ میں بھی واجب نہ ہوئی کہ زکوۃ تو جب واجب ہو جب کوئی جمع کر کے رکھے بھی۔

محمد بن رُمح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت لیث رحمہ اللہ کی سالانہ آمدنی ہر سال اسّی ہزار دینار تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے کبھی ان پر ایک درہم کی زکوۃ واجب نہیں کی، خود ان کے

بیٹے شعیب کہتے ہیں کہ میرے والد کی آمدنی بیس پچیس ہزار (اشرفیاں) سالانہ تھی، مگر وہ ہمیشہ مقروض ہی رہتے تھے۔

اِبتدا میں بیس پچیس ہزار ہوگی جس پر قرضہ ہوتا رہتا تھا، اس کے باوجود وہ سب کچھ اللہ کے راستہ میں خرچ کر دیتے تھے، اس وجہ سے اس کا بڑھنا ضروری تھا۔ اس لیے کسی وقت میں ایک ہزار روزانہ بھی ہوگیا۔

ایک عورت حضرت لیث رحمہ اللہ کے پاس ایک پیالی لے کر آئی کہ مجھے تھوڑے سے شہد کی ضرورت ہے، اگر آپ کے پاس ہو تو مرحمت فرما دیجیے۔ انھوں نے ایک مشک شہد کی اس کے حوالہ کر دی، کسی نے کہا کہ وہ تو تھوڑا سا مانگتی تھی، آپ نے فرمایا کہ "إِنَّهَا سَأَلَتْ عَلَى قَدْرِ حَاجَتِهَا وَنَحْنُ نُعْطِيهَا عَلَى قَدْرِ النِّعْمَةِ عَلَيْنَا" یہ اس کا فعل تھا کہ اس نے اپنی حاجت کے بقدر مانگا، مجھے اُس کے موافق دینا چاہیے تھا جتنا میرے اللہ نے مجھ پر احسان فرما رکھا ہے۔

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے ان کے ایک باغ کا پھل خریدا، اس میں خریداروں کو نقصان ہوا، ان کو اطلاع ہوئی، انھوں نے باغ کی بیع کا معاملہ فسخ کر دیا، ان کی قیمت واپس کر دی اور ان کو اپنے پاس سے پچاس دینار (اشرفیاں) نذر کیے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ کس چیز کا تاوان دیا؟ فرمانے لگے کہ ان لوگوں نے میرے باغ سے نفع کی امید باندھی تھی، میرا دل چاہا کہ ان کی امید پوری کر دوں۔ ❶

امام شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت

ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ ایک مرتبہ سواری پر سوار

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ۷۱۳، ۷۱۴/إحياء علوم الدين: كتاب ذم البخل وذم حب المال، ج۳ص ۲۵۰/الرسالة القشيرية: ج ۲ ص ۴۰۸

ہو رہے تھے، ایک شخص نے جلدی سے رکاب پکڑ لی (تاکہ چڑھنے کی سہولت ہو) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ میری طرف سے اس شخص کو چار اشرفیاں دے دو اور کمی کی معذرت بھی کر دینا۔

عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حج کے لیے تشریف لے گئے، دس ہزار اشرفیاں آپ کے پاس تھیں، مکہ مکرمہ سے باہر آپ کا خیمہ لگا ہوا تھا، صبح کی نماز کے بعد آپ نے وہیں خیمہ میں ایک کپڑا بچھا کر وہ اشرفیاں اس پر ڈال دیں اور (اہلِ مکہ میں سے) جو جو ملنے کے لیے آتا رہا ایک ایک مٹھی اس کو دیتے رہے، ظہر کے وقت تک وہ سب ختم ہو گئیں۔ ❶

یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے خفیہ طور پر پچاس دینار دے دیئے

عبداللہ بن ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے خالد بن حارث رحمہ اللہ پر پچاس دینار قرضہ تھا، انہوں نے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، پس یہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کے پاس آئے اور کہا: آپ فلاں سے کہیے کہ مجھے کچھ دنوں کی مہلت دے دیں، یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ خاموش ہو گئے، جب خالد بن حارث چلے گئے، تو یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے قرض خواہ کو بلایا "فَأَعْطَاهُ الْخَمْسِينَ الدِّينَارَ، وَلَمْ يُخْبِرْ خَالِدًا أَنِّى أَدَّيْتُهُ عَنْكَ" اور اسکو پچاس دینار دیئے اور خالد کو بتایا بھی نہیں کہ میں نے اسکی طرف سے قرضہ ادا کر دیا۔ ❷

حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ کی اہلِ علم اور دیانت داروں پر خوب سخاوت

منصور بن عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن مصر کی ایک مسجد میں خطاب

---

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص ۲۰/۷، إحياء علوم الدين: كتاب ذم البخل و ذم حب المال، ج ۳ ص ۲۵۱

❷ شعب الإيمان: الجود والسخاء، ج ۱۳ ص ۳۳۶، رقم الحديث: ۱۰۴۴۴

کیا۔تو دو آدمی آئے اور ہمارے حلقہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ بلا رہے ہیں، میں گیا تو حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ نے کہا: آپ نے مسجد میں خطاب کیا تھا، میں نے کہا: ہاں! کہا: وہی خطاب دوبارہ کرو، میں نے بعینہ وہی خطاب کیا جو میں نے مجلس میں کیا تھا،تو حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ نے پھر کہا: آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: منصور، پھر کہا: باپ کا نام؟ میں نے کہا: عمار، کہا: آپ ابو السری ہو، میں نے کہا: ہاں! پھر کہا: اللہ کا شکر ہے میں اس وقت مرا نہیں جب تک میں نے آپ کو نہ دیکھا۔ پھر لونڈی سے کہا: فلاں فلاں تھیلا لے کر آؤ،لونڈی ایک تھیلی لائی جسمیں ایک ہزار دینار تھے، پھر اس نے مجھ سے کہا:

يَاأَبَاالسَّرِى خُذْ هَذَاإِلَيْکَ وَصُنْ هَذَاالْکَلَامَ أَنْ تَقِفَ بِهِ عَلَى أَبْوَابِ السَّلَاطِيْنَ،وَلَاتَمْدَحَنَّ أَحَدًامِنَ الْمُخْلُوْقِيْنَ بَعْدَ مِدْحَتِکَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ،وَلَکَ فِيْ کُلِّ سَنَةٍ مِثْلُهَا.

ترجمہ: اے ابو السری ! یہ لے لو اور اس کلام کو بادشاہوں کے دروازوں پر کھڑے ہونے سے محفوظ کرلو، اور رب العالمین کی تعریف کے بعد مخلوق میں سے کسی کی تعریف نہ کرو، اور تمھارے لئے ہر سال اتنے ہی دینار ملیں گے۔

میں نے کہا: اللہ آپ رحم کریں، یقیناً اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا، میں نے یہ دینار لیے اور چلا گیا۔

جب دوسرا جمعہ آیا، میں لیث بن سعد رحمہ اللہ کے پاس آیا، انہوں نے کہا: جو خطاب کیا اسکو دوبارہ کرو، میں نے وہی خطاب شروع کیا تو بہت زیادہ رونے لگے، جب میں نے جانے کا ارادہ کیا تو کہا:

اُنْظُرْ مَافِى ثَنِيِّ الْوِسَادَةِ وَفَإِذَاخَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ.

ترجمہ: دیکھو اس تکیے کے پردے میں کیا ہے؟ اسمیں پانچ سو دینار تھے۔

میں نے کہا: عَهِدِیْ بِصِلَتِکَ بِالْأَمْسِ.

آپ نے گزشتہ ایام میں بھی میرے اوپر بڑا احسان کیا۔

انہوں نے کہا: کوئی شئ مت لٹانا، پھر کہا: دوبارہ آپ کو کب دیکھوں گا میں نے کہا: آنے والا جمعہ کو۔

جب اگلا جمعہ آیا تو میں الوداعی اجازت لینے آیا، انہوں نے کہا: کلام سناؤ کچھ، میں نے سنایا تو بہت رونے لگے، پھر مجھ سے کہا: یَامَنْصُوْرُ اُنْظُرْ مَافِیْ ثَنِیِّ الْوِسَادَةِ فَإِذَا ثَلٰثُمِائَةِ دِیْنَارٍ" اے منصور! تکیہ کے پردے میں دیکھو کیا ہے؟ میں نے دیکھا تو تین سو دینار تھے جو انہوں حج کیلئے جمع کیے تھے، پھر اس نے باندی سے کہا: منصور کے احرام کے کپڑے لے آؤ، تو ایک ازار لایا گیا جسمیں چالیس کپڑے تھے، میں نے کہا: دو کپڑے کافی ہے، تو اس نے کہا: آپ معزز آدمی ہیں، آپ کے ساتھ قوم ہے تو انکو دے دینا، اور ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ باندی بھی تمھاری ہوگئی۔ ❶

وقت کے تین بڑے سخیوں کی حیرت انگیز سخاوت

تین آدمیوں نے آپس میں شرط لگائی، ایک نے کہا: ہمارے زمانے میں سب سے بڑے سخی قیس بن سعد بن عبادہ ہیں۔ دوسرے نے کہا: ہمارے زمانے کے سب سے بڑے سخی عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب ہیں۔ تیسرے نے کہا: ہمارے زمانے کے سب سے بڑے سخی عرابہ اَوسی ہیں۔

ان کا باہمی یہ اختلاف زور پکڑ گیا، کسی نے ان سے کہا: تمہیں چاہیے کہ تم میں سے ہر

❶ حلية الأوليا: ترجمة: الليث بن سعد، ج۷ ص ۳۲۰/ صفة الصفوة: ذكر المصطفين من أهل مصر، ترجمة: ليث بن سعد، ج۲ ص ۴۴۰، رقم الترجمة: ۸۳۵

ایک اپنے سخی کے پاس جائے اور اس سے کچھ مانگے، ہم دیکھیں گے کہ وہ کیا سخاوت کرتا ہے اس کے بعد ہم فیصلہ کریں گے کہ کون بڑا سخی ہے، چنانچہ ایک آدمی جنھوں نے عبداللہ بن جعفر کے سخی ہونے کا دعویٰ کیا تھا ان کے پاس آیا، یہ اس وقت اپنی سواری پر سفر پر جانے کے لیے سامانِ سفر رکھ رہے تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول کے چچازاد بھائی! میں بھٹکا ہوا مسافر ہوں، مجھے کچھ دیجیے تاکہ میں منزل تک پہنچ سکوں، اس وقت عبداللہ سواری پر پاؤں رکھ چکے تھے، انھوں نے پاؤں رکاب سے کھینچا اور کہا: یہ سواری ساز وسامان سمیت لے لیجیے، آدمی نے سواری لے لی، اس پر ریشم کی بہت سی چادریں اور چار ہزار دینار تھے، اور نہایت خوبصورت تلوار تھی۔

جن صاحب نے قیس بن سعد کے بڑے سخی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ ان کے پاس گئے، قیس گھر میں سوئے ہوئے تھے، آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا، گھر سے ان کی لونڈی باہر نکلی اور کہا: وہ سوئے ہوئے ہیں۔ آپ اپنی آمد کا مقصد بتائیے! انھوں نے کہا: میں بچھڑا ہوا مسافر ہوں، میں ان کے در پر اس لیے آیا ہوں تاکہ وہ میری مدد کریں اور میں اپنا سفر جاری رکھ سکوں، لونڈی نے کہا: آپ کی حاجت کو پورا کرنا ان کو بیدار کرنے سے میرے لیے زیادہ آسان ہے، پھر وہ اندر چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد جب وہ لوٹی تو اس کے پاس سات سو دینار کی ایک تھیلی تھی، اس نے وہ تھیلی ان کو پکڑائی اور کہا: اونٹوں کے باڑے میں جاؤ، ان میں سے اپنے لیے ایک سواری پسند کرلو، اور ایک غلام بھی خدمت کے لئے لے لو، آدمی نے مال، سواری اور غلام لیا اور چل پڑا، جب قیس نیند سے بیدار ہوئے تو لونڈی نے ان کو مسافر کی آمد اور اسے دینار اور سواری دینے سے آگاہ کیا، قیس نے اس کے فیصلے سے خوش ہوکر اسے آزاد کردیا۔

جن صاحب نے عرابہ کے زیادہ سخی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ جب عرابہ کے پاس پہنچے تو

عرابہ اس وقت نابینا ہو چکے تھے اور دو غلاموں کے کندھوں پر سہارا لے کر گھر سے مسجد جارہے تھے، اس نے کہا: اے عرابہ! میں بچھڑا ہوا مسافر ہوں، تیری نوازش کا طلب گار ہوں، انھوں نے کہا: ہائے کمبختی: حالات نے عرابہ کے گھر ایک درہم بھی نہیں چھوڑا، لیکن بھتیجے! تم یہ دونوں غلام لے لو، اس نے کہا: میں آپ کے دونوں کندھوں کو کاٹنا نہیں چاہتا، عرابہ نے کہا: بخدا یہ آپ کو لینے پڑیں گے اگر آپ نہیں لیتے تو میری طرف سے یہ آزاد ہیں۔ اور فوراً اپنے ہاتھ ان کے کندھوں سے کھینچ لیے، بعدازیں وہ کبھی اس دیوار سے ٹکراتے اور کبھی اس دیوار سے ٹکراتے، یوں ہی گرتے پڑتے جب مسجد اور پھر مسجد سے گھر پہنچے تو ان کے چہرے میں زخم کے کئی گہرے نشانات پڑ چکے تھے۔ جب تینوں جمع ہوئے تو فیصلہ یہ ہوا کہ سب سے بڑے سخی عرابہ اوسی ہیں۔ (1)

موت کے بعد بھی بختی اونٹ کی سخاوت

عرب کی ایک جماعت ایک مشہور سخی شخص کی قبر کی زیارت کو گئی، دور کا سفر تھا، رات کو وہاں ٹھہرے، ان میں سے ایک شخص نے اس قبر والے کو خواب میں دیکھا، وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تو اپنے اونٹ کو میرے بختی اونٹ کے بدلہ میں فروخت کرتا ہے؟ (بختی اونٹ اعلیٰ قسم کے اونٹوں میں شمار ہوتا ہے جو اس میت نے ترکہ میں چھوڑا تھا) خواب دیکھنے والے نے خواب ہی میں معاملہ کرلیا۔ وہ صاحبِ قبر اٹھا اور اس کے اونٹ کو ذبح کر دیا، جب یہ اونٹ والا نیند سے اٹھا تو اس کے اونٹ کے خون جاری تھا۔ اس نے اٹھ کر ذبح کر دیا (کہ اس کی زندگی کی امید نہ رہی تھی) اور گوشت تقسیم کر دیا۔ سب نے پکایا کھایا، یہ لوگ وہاں سے واپس ہوگئے۔ جب اگلی منزل پر پہنچے تو ایک شخص بختی

(1) المستجاد من فعلات الأجواد: حکایة، ص ۳۴/ قصص العرب، أسخی الناس، ج ۱ ص ۲۶۵، ۲۶۶

اونٹ پر سوار ملا جو یہ تحقیق کر رہا تھا کہ فلاں نام کا شخص تم میں کوئی ہے، اس خواب والے شخص نے کہا کہ یہ میرا نام ہے، اس نے پوچھا کہ تُو نے فلاں قبر والے کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی ہے؟ خواب دیکھنے والے نے اپنا خواب کا قصہ سنایا، جو شخص بختی اونٹ پر سوار تھا اس نے کہا کہ وہ میرے باپ کی قبر تھی، یہ اس کا بختی اونٹ ہے، اس نے مجھے خواب میں کہا ہے کہ اگر تو میری اولاد ہے تو میرا بختی اونٹ فلاں شخص کو دے دے، تیرا نام لیا تھا۔ یہ بختی اونٹ تیرے حوالے ہے۔ یہ کہہ کر وہ اونٹ دے کر چلا گیا۔ (واقعہ کے وقوع میں کوئی محال چیز نہیں ہے، عالمِ ارواح میں اس قسم کے واقعات ممکن ہیں۔) ❶

ایک ناواقف سائل پر چار ہزار درہم کی سخاوت

ایک قریشی سفر میں جا رہا تھا، راستہ میں ایک بیمار فقیر ملا جس کو مصائب نے بالکل ہی عاجز کر رکھا تھا، اس نے درخواست کی کہ کچھ مدد میری کرتے جاؤ، اس قریشی صاحب نے اپنے غلام سے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس خرچ ہے وہ سب لے آؤ۔ اس غلام کے پاس جو کچھ تھا، جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی وہ اس فقیر کی گود میں ڈال دیا۔ وہ فقیر ان کو لے کر ضعف کی وجہ سے اٹھ بھی نہ سکا۔ اس بڑی مقدار کے ملنے پر خوشی میں اس کے آنسو نکل آئے۔ قریشی کو یہ خیال ہوا کہ شاید اس نے اس مقدار کو کم سمجھا اس پر رو رہا ہے، اس سے پوچھا: کیا اس وجہ سے رو رہے ہو کہ یہ بہت کم مقدار ہے؟ (مگر میرے پاس اس کے سوا اور کچھ اس وقت نہیں ہے) فقیر نے کہا: نہیں نہیں، اس پر نہیں

---

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص۷۱۱، ۷۱۲/ إِحياء علوم الدين: كتاب ذم البخل و ذم حب المال، ج۳ص ۲۴۹، ۲۵۰

❷ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص۷۱۲، ۷۱۳/ إِتحاف السادة المتقين: ج۸ ص ۱۸۷

رو رہا ہوں۔اس پر رو رہا ہوں کہ تیرے کرم سے کتنی زمین کھا رہی ہے۔ ❷

میں مہمانوں کو باسی کھانا نہیں کھلاتا

قیس بن سعد رحمہ اللہ جو اپنے زمانے کے مشہور سخی ہیں، اِن سے پوچھا گیا: کیا آپ نے اپنے سے زیادہ سخی دیکھا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں ہم ایک مرتبہ صحراء میں ایک عورت کے پاس ٹھہرے، شام کو اس کا شوہر آیا، عورت نے کہا: دو مہمان آئے ہیں، شوہر باہر گیا اور ایک اونٹ لاکر اسے ذبح کر ڈالا، اس کا گوشت بھوننے کے بعد ہم سے کہا: آؤ کھانا کھاؤ، ہم نے کھانا کھایا، پھر جب اگلا دن ہوا تو اس نے دوسرا اونٹ ذبح کیا اور ہمیں کھانے پر بلایا، ہم نے کہا: تم نے گزشتہ رات جو اونٹ ذبح کیا تھا اس میں سے ہم نے بہت تھوڑا کھایا ہے، زیادہ گوشت بچا ہوا ہے تو یہ دوسرا اونٹ ذبح کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس نے کہا:

إِنِّيْ لَا أُطْعِمُ ضَيْفًا مِنَ الْبَائِتِ.

میں مہمانوں کو باسی کھانا نہیں کھلاتا۔

ان دنوں مسلسل بارشیں ہو رہی تھیں، اس لیے ہم اس کے پاس کئی روز ٹھہرے رہے، ہر دن وہ نیا اونٹ ذبح کرتا۔

جس دن ہم نے وہاں سے کوچ کرنے اور آگے سفر کرنے کا ارادہ کیا تو ہم نے سو دینار اس کے گھر میں رکھے اور اس کی بیوی سے کہا: ہماری طرف سے اپنے شوہر سے معذرت کر دینا، اور وہاں سے ہم رخصت ہو گئے، جب دن چڑھا تو ایک آدمی چیختا ہوا ہمارے پیچھے آیا، کہنے لگا:

قِفُوْا أَيُّهَا الرَّكْبُ اللِّئَامُ! أَعْطَيْتُمُوْنَا ثَمَنَ قِرَانَا.

ترجمہ: اے کمینوں کی جماعت! رکو، تم نے ہمیں ہماری مہمان نوازی کی قیمت دی

ہے۔ پھر وہ ہمارے قریب آیا اور اپنا نیزہ نکال کر بولا:

خُذُوْهَا وَإِلَّا طَعَنْتُكُمْ بِرُمْحِيْ هٰذَا. (1)

ترجمہ: یہ رقم واپس لے لو، ورنہ میں اپنے اس نیزے سے تمہارا خاتمہ کردوں گا۔

ہم نے چار و ناچار رقم واپس لی اور جانب منزل آگے بڑھ گئے۔

ایک غریب شخص کی بیٹی کو اپنا من پسند بنگلہ دے دیا

نام بھی مظفر تھا اور رہتے بھی مظفر نگر میں تھے، پورا نام ''نواب مظفر علی خان تھا'' مظفر نگر آج کل تو ہندوستان میں ایک ضلع ہے۔ نواب صاحب کو تعمیرات کا شوق تھا، اس شوق براری کیلئے اپنے ایک وسیع وعریض باغ کے بیچوں بیچ ایک بنگلہ بنوایا، خرچ بھی خوب کیا اور نگرانی بھی خود کی، بن کر تیار ہوا تو دیکھنے والوں نے کہا: کہنے کو تو بنگلہ ہے مگر حقیقت میں محل ہے، واقع تھا بھی، ایسے ہی لوگ دیکھتے اور دانتوں تلے انگلیاں دبا لیتے، نواب صاحب کا ارادہ تھا کہ اس کا افتتاح بڑی شان وشوکت سے کریں گے، اسی ارادے کے پیش نظر صفائیاں دھلائیاں وغیرہ ہورہی تھیں، ریشمی پردے اور فرش فروش بچائے جارہے تھے، آرائش وزیبائش کا کام آخری مراحل میں تھا کہ انہی دنوں مظفر نگر کے رہائشی ایک غریب آدمی کی بیٹی کی شادی طے پاگی، لڑکے والوں نے کہا: ہم بارات میں سو آدمی لائیں گے، لڑکی والوں کی پریشانی تھی کہ بارات ٹھہرائیں گے کہاں؟ اس زمانے میں میرج ہال تو تھے نہیں، غریب باپ اسی سوچ اور فکر میں مغموم تھا کہ ایک خیر خواہ نے کہا: بارات ٹہرانے کی جگہ تو میں بتادیتا ہوں لیکن اگر؟ غریب باپ نے حیران اور سوالیہ نگاہوں سے اپنے خیر خواہ کو دیکھا اور پوچھا لیکن اگر کیا؟ اگر تمہاری قسمت اچھی ہو اور نواب مظفر خان مان جائیں، کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ

(1) المستطرف فی کل فن مستظرف: الباب السادس والعشرون، ص ۱۶۷، ۱۶۸

نواب صاحب نے جو نیا بنگلہ بنایا ہے وہ بالکل خالی ہے، انہوں نے ابھی اس میں رہائش تو اختیار نہیں کی ،ایک دو دن تمہاری بیٹی کی بارات شہر جائے تو کوئی مسئلہ نہیں، صفائیاں وغیرہ تو ویسے بھی ابھی ہورہی ہیں۔نواب صاحب رحم دل اور غریب پرور آدمی تھے۔لڑکی کا باپ نواب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بڑی لجاجت سے اپنی حاجت پیش کردی،نواب صاحب نے کہا: بنگلہ میں دے دوں گا مگر ایک شرط ہے، اس غریب باپ نے کہا: میں غریب مسکین آپ کی شرط کیا پوری کرسکتا ہوں؟ ویسے جو حکم دیں گے پورا کروں گا،نواب صاحب مسکرائے اور فرمایا: جتنے دن بارات ٹھہرے گی اس کا تین وقت کا کھانا بھی میری طرف سے ہوگا،غریب باپ کی آنکھوں میں احسان مندی سے آنسو گئے ،اس نے پگڑی کے پلو سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا: نواب صاحب! آپ نے مجھے خرید لیا ہے،ساری زندگی بھی لٹا دوں تو آپ کے احسان کا بدلہ نہیں ہوسکتا،نواب صاحب نے کہا: میاں کریمو! (غریب باپ اس نام سے مشہور تھا) اب میرے بنگلے کا افتتاح تمہاری بیٹی کی بارات سے ہی ہوگا، یہ لو چابیاں اور جہاں مزید صفائی کی ضرورت ہو خود ہی کرلینا۔

بارات دو دن بنگلے میں ٹھہری اور زردے، پلاؤ اور قورمے کی دیگیں پک پک کر آتی رہیں، رخصتی کے وقت عورتوں بچوں سمیت ہر باراتی کو ایک ایک جوڑ ابھی نواب صاحب کی طرف سے دیا گیا، بارات رخصت ہوئی تو کریم بخش احسان کے بوجھ تلے دبا شکریے کے احساس میں ڈبڈباتی آنکھوں سے نواب صاحب کی خدمت میں چابیاں واپس کرنے آیا،تو نواب صاحب نے چابیوں کا گچھا لوٹاتے ہوئے کہا: میاں! یہ بنگلہ تو باغ سمیت ہم نے تمہاری بیٹی کو دے دیا، بلکہ اسی وقت دے دیا تھا جب تم بارات کے ٹھہرانے کی اجازت لینے آئے تھے۔دولت سے نوازے، اتنی

سخاوت کہ جو بنگلہ اپنی ضرورت کے ئے اپنے من پسند نقشے کے مطابق بنایا، اتنی قیمی بنگلہ ایک غریب شخص کی بیٹی کو دے دیا، یہ سخاوت کی انتہاء ہے، پھر رب العالمین نے بھی انہیں بہترین بدلہ سے نوازا۔ ❶

مسجد کے لئے چیک پر جتنی رقم لکھیں میں دوں گا

لاہور میں گلبرگ مارکیٹ کی مسجد چھوٹی تھی جس کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی، مسجد کے ساتھ والی دکان اگر مسجد میں شامل ہو جائے تو کافی حد تک نمازیوں کو سہولت ہو جائے، اس سلسلہ میں مقامی کاروباری حضرات نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ مسجد سے ملحق دکان ایک ماڈرن خاتون کی ہے، مارکیٹ کے ایک کاروباری صاحب اپنے ایک دوست کے ہمراہ خاتون سے ملنے کے لئے گئے اور بتایا کہ وہ گلبرگ میں واقع آپ کی دکان خریدنا چاہتے ہیں، خاتون نے دکان بیچنے سے انکار کر دیا کہ مجھے ہر ماہ اس سے کرایہ ملتا ہے اور ویسے بھی میں ضرورت مند نہیں۔

یہ دونوں صاحب مایوس واپس آ گئے، چند دنوں کے بعد دوبارہ مشورہ کیا کہ ہم نے خاتون کو یہ تو بتایا نہیں کہ ہم دکان کس غرض سے خریدنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ دونوں حضرات دوبارہ خاتون سے ملنے کے لئے گئے اور وضاحت کی کہ ہم آپ کی دکان خرید کر مسجد میں شامل کرنا چاہتے ہیں، خاتون نے پوچھا آپ کو معلوم ہے کہ اس جگہ کی قیمت کیا ہے؟ دونوں نے کہا ہم بھی کاروباری ہیں، آپ فکر نہ کریں، ہم بلا سوچے سمجھے آپ کے پاس نہیں آئے، بتائیں آپ کی دکان کی قیمت کیا ہے؟ خاتون نے کہا دکان کی قیمت آپ نہیں دے سکیں گے، یہ سن کر دو میں سے ایک صاحب نے جیب سے چیک بک نکالی اور خاتون کے سامنے رکھ دی اور کہا چیک پر رقم آپ لکھ دیں،

❶ یادگار واقعات: ۱۳۴ تا ۱۳۶

دستخط میں کردیتا ہوں، خاتون نے کہا میں کچھ بھی رقم لکھ سکتی ہوں؟ خاتون کو کہا گیا کہ کوئی بات نہیں آپ حسب منشا رقم لکھ دیں، خاتون نے چیک بک ہاتھ میں لی اور قلم تھام لیا، چند لمحے سوچنے کے بعد خاتون نے چیک بک بند کی اور واپس کردی، جی کیا مطلب؟ کیا آپ نے پھر ارادہ بدل دیا؟ خاتون نے کہا ہاں میں نے اپنا ارادہ بدل دیا، میں وہ دکان مسجد کو دیتی ہوں، حالانکہ وہ ایک دنیادار ماڈرن قسم کی خاتون تھی چاہتی تو اپنی مرضی کی رقم کا چیک وصول کرسکتی تھی لیکن اس نے دنیا کے چیک پر آخرت کے چیک کو ترجیح دی اور اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کا ایسا معاملہ کرلیا کہ بڑے بڑے دینداروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

زاہد نگاہ کم سے کسی رند کو نہ دیکھ ۔۔۔ کیا جانیے کریم کو تو ہے کہ وہ پسند

اللہ تعالی ہمیں بھی فیاضی، سخاوت اور امور خیر میں خرچ کرنے کی توفیق سے نوازیں اور اپنی آخرت کے بینک میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ بے شک یہی وہ تجارت ہے جس میں نفع ہی نفع ہے۔ ❶

تو کچھ عورتیں ایسی سخی ہوتی ہیں کہ بخیل شوہر کے منع کرنے کے باوجود حسبِ ضرورت خرچ کرتی رہتی ہیں اور کچھ ایسی بخیل ہوتی ہیں کہ اگر شوہر خرچ کرنا بھی چاہیے تو اُسے مستقبل کے فقر و فاقہ سے ڈرا کر روک دیتی ہیں، اور صدقہ میں آڑے آجاتی ہیں، اسی قسم کا ایک واقعہ امام رازی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

شیطان کی ماں نے مجھے شکست دی

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک واعظ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی مجلس وعظ میں یہ بیان کیا کہ بندہ جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے پاس ستر

---

❶ انمول واقعات، ص: ۸۱، ۸۲

(۷۰) شیطان آتے ہیں اور اس کے ہاتھ پاؤں اور دل سے چمٹ کر اسے صدقہ کرنے سے روکتے ہیں، مجلس وعظ میں سے ایک صاحب یہ سن کر بولے کہ میں ان ستر (۷۰) شیطانوں سے لڑونگا، چنانچہ وہ صاحب مسجد سے چلے اور اپنے گھر آئے، دامن کو گندم سے بھرا اور صدقہ کرنے کے ارادے سے نکلے، ان صاحب کی بیوی (نے دیکھا تو) کود کر آئی اور میاں سے لڑنے جھگڑنے لگی، حتی کہ ان کے دامن سے ساری گندم نکال ڈالی، وہ صاحب خائب وخاسر ہو کر دوبارہ مسجد چلے آئے، واعظ نے پوچھا میاں کیا کر کے آئے؟ بولے ''هَزَمْتُ السَّبْعِيْنَ فَجَاءَتْ أُمُّهُمْ فَهَزَمَتْنِيْ'' ستر (۷۰) شیطانوں کو تو میں نے شکست دے دی تھی، لیکن کیا کرتا ان کی ماں آ پہنچی اور اس نے مجھے شکست دے دی۔ ❶

صدقہ وسخاوت کے فوائد وثمرات واقعات کی روشنی میں

صدقہ کی برکت سے متعینہ زمین کا سیراب ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص نے جنگل میں بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، وہ بادل چل پڑا اور اس نے بجری والی زمین پر پانی برسایا، وہاں کے نالوں میں سے ایک نالہ بھر گیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے پیچھے گیا، وہاں ایک شخص باغ میں کھڑا ہوا اپنے پھاوڑے سے پانی کو اِدھر اُدھر کر رہا تھا، اس شخص نے باغ والے سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے اپنا وہی نام بتایا جو اس نے بادل سے سنا تھا، اس شخص نے پوچھا: اے بندۂ خدا! تم میرا نام کیوں پوچھ

❶ التفسیر الکبیر: الباب الثالث فی لطائف المستنبطة من قولنا أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، ج ۱ ص ۹۴

رہے ہو؟ اس نے کہا: جس بادل نے اس باغ میں پانی برسایا ہے میں نے اس بادل سے یہ آواز سنی تھی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔ اس نے تمہارا نام لیا تھا، تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا:

أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ. ❶

ترجمہ: اب جب تم نے یہ بتایا ہے تو سنو! میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں، اس میں سے ایک تہائی کو میں صدقہ کرتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور باقی ایک تہائی کو میں اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔

صدقہ دینے کے سبب ایک اژدھے کے شر سے محفوظ ہونا

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم میں ایک شخص لوگوں کو تنگ کیا کرتا تھا، لوگوں نے حضرت صالح سے اس کی شکایت کی اور درخواست کی کہ آپ اس کے لیے بددعا کریں، صالح علیہ السلام نے فرمایا جاؤ تم اس کے شر سے محفوظ ہو جاؤ گے، وہ آدمی روزانہ لکڑی چننے جاتا تھا۔

چنانچہ وہ اس دن لکڑی چننے کے لیے نکلا، اس دن اس کے ساتھ دو روٹیاں تھیں، اس نے ایک روٹی کھالی اور دوسری صدقہ کر دی، چنانچہ وہ گیا اور لکڑی چن کر شام کو صحیح وسالم واپس لوٹ آیا، اسے کوئی نقصان نہ پہنچا، لوگ صالح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ آدمی تو لکڑی چن کر صحیح وسالم واپس آ گیا ہے اسے تو کچھ بھی نہیں ہوا، حضرت صالح علیہ السلام کو تعجب ہوا، انھوں نے اس آدمی کو بلا کر

❶ صحيح مسلم: كتاب الزهد والرقاق، باب الصدقة فى المساكين، رقم الحديث: ۲۹۸۴

پوچھا کہ تم نے آج کون سے عمل کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں آج لکڑی چننے نکلا تو میرے پاس دو روٹیاں تھیں، میں نے ایک کو صدقہ کر دیا اور دوسری کو کھا لیا، حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا:

فَقَالَ صَالِحٌ حُلَّ حَطَبَکَ فَحَلَّ حَطَبَهُ، فَإِذَا فِيهِ أَسْوَدُ مِثْلُ الْجِذْعِ، عَاضًّا عَلَى جِذْلٍ مِنَ الْحَطَبِ قَالَ فَقَالَ بِهَا دُفِعَ عَنْهُ يَعْنِي بِالصَّدَقَةِ. ❶

ترجمہ: اس لکڑی کے گھٹ کو کھولو، لوگوں نے اسے کھولا تو اس میں اس میں ایک سیاہ سانپ تنے کی مانند پڑا ہوا تھا اور اپنے دانتوں کو لکڑی کے ایک موٹے تنے پر گاڑے ہوا تھا۔ صالح علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے اسی عمل (یعنی صدقہ) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے نجات دی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنے افطاری کا کھانا مسکین کو دینا

ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روزے سے تھیں، اور گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا اسی حالت میں ایک مسکین نے سوال کیا تو انھوں نے لونڈی سے کہا کہ وہ روٹی اس کو دے دو اس نے کہا افطار کس چیز سے کریں گے، فرمایا دے دو، شام ہوئی تو کسی نے بکری کا گوشت بھجوا دیا، لونڈی کو بلا کر کہا یہ کھانا تیری روٹی سے بہتر ہے۔ ❷

حضرت حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر کی بے مثال سخاوت

ابوالحسن مدائنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم حج کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، راستہ میں ان کے سامان کے اونٹ ان سے جدا ہو گئے، یہ بھوکے پیاسے چل رہے تھے، ایک خیمہ پر ان کا گزر ہوا،

❶ الزهد لأحمد بن حنبل، بقية الزهد عيسىٰ عليه السلام، ص ٨٠، الرقم: ٤٩٤

❷ موطأ مالک: کتاب الصدقة، باب الترغيب فى الصدقة، ج ٢ ص ٩٩٧

اس میں ایک بوڑھی عورت تھی، ان حضرات نے اس سے پوچھا کہ ہمارے پینے کو کوئی چیز (پانی یا دودھ لسی وغیرہ) تمہارے پاس موجود ہے؟ اس نے کہا: ہے، یہ لوگ اپنی اونٹنیوں پر سے اُترے۔ اس بڑھیا کے پاس ایک بہت معمولی سی بکری تھی، اس کی طرف اشارہ کر کے اس نے کہا کہ اس کا دودھ نکال لو اور اس کو تھوڑا تھوڑا پی لو، ان حضرات نے اس کا دودھ نکالا اور پی لیا۔ پھر انھوں نے پوچھا کہ کوئی کھانے کی چیز بھی ہے؟ اس بڑھیا نے کہا کہ بکری ہے اس کو تم میں سے کوئی ذبح کر لے تو میں پکادوں گی، انھوں نے اس کو ذبح کیا، اس نے پکایا، یہ حضرات کھا پی کر جب شام کو چلنے لگے تو انھوں نے اس بڑھیا سے کہا کہ ہم ہاشمی لوگ ہیں، اس وقت حج کے ارادہ سے جا رہے ہیں، اگر ہم زندہ سلامت واپس مدینہ منورہ پہنچ جائیں تو تُو ہمارے پاس آنا، تیرے اس احسان کا بدلہ دیں گے۔

یہ حضرات تو فرما کر چلے گئے، شام کو جب اس کا خاوند (کہیں جنگل وغیرہ سے) آیا تو اس بڑھیا نے ہاشمی لوگوں کا قصہ سنایا، وہ بہت خفا ہوا کہ تو نے اجنبی لوگوں کے واسطے بکری ذبح کر ڈالی، معلوم نہیں کون تھے کون نہیں تھے؟ پھر کہتی ہے کہ ہاشمی تھے، غرض وہ خفا ہو کر چپ ہو گیا۔ کچھ زمانہ کے بعد ان دونوں میاں بیوی کو غربت نے جب بہت ستایا تو یہ محنت مزدوری کی نیت سے مدینہ منورہ گئے، دن بھر مینگنیاں چگا کرتے اور ان کو بیچ کر گزر کیا کرتے۔

ایک دن وہ بڑھیا مینگنیاں چگ رہی تھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنے دروازہ کے آگے تشریف رکھتے تھے، جب یہ وہاں کو گزری تو اس کو دیکھ کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچان لیا اور اپنے غلام کو بھیج کر اس کو اپنے پاس بلوایا اور فرمایا کہ اللہ کی بندی تو مجھے بھی پہچانتی ہے؟ اس نے کہا: میں نے تو نہیں پہچانا، آپ نے فرمایا کہ میں تیرا

وہی مہمان ہوں دودھ اور بکری والا، بڑھیا نے پھر بھی نہ پہچانا اور کہا: کیا خدا کی قسم! تم وہی ہو؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہی ہوں اور یہ فرما کر ”فَأَمَرَ لَهَا بِأَلْفِ شَاةٍ،وَأَلْفِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ غُلَامٍ إِلَى الْحُسَيْنِ“ آپ نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اس کے لیے ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار درہم بھی عطا فرمائے اور اپنے غلام کے ساتھ اس بڑھیا کو چھوٹے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ بھائی نے کیا بدلہ عطا فرمایا؟ اس نے کہا: ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دینار، یہ سن کر اتنی ہی مقدار دونوں چیزوں کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے عطا فرمائی، اس کے بعد اس کو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، انھوں نے تحقیق فرمایا کہ ان دونوں حضرات نے کیا کیا مرحمت فرمایا اور جب معلوم ہوا کہ یہ مقدار ہے، تو انھوں نے دو ہزار بکریاں اور دو ہزار دینار عطا فرمائے اور یہ فرمایا کہ اگر تو پہلے مجھ سے مل لیتی تو میں اس سے بہت زیادہ دیتا۔ یہ بڑھیا چار ہزار بکریاں اور چار ہزار دینار (اشرفیاں) لے کر خاوند کے پاس پہنچی کہ یہ اس ضعیف اور کمزور بکری کا بدلہ ہے۔ ❶

والدہ کے صدقے کے سبب بیٹے کا شیر کے حملے سے محفوظ ہونا

ایک عورت کا بچہ طویل عرصہ غائب رہا، ایک دن وہ کھانا کھانے کے لیے بیٹھی، ابھی وہ لقمہ توڑ کر منہ میں ڈالنے ہی والی تھی کہ ایک فقیر نے دروازے پر کھڑے ہو کر صدا لگائی اس نے منہ میں جاتا لقمہ وہیں روک کر لقمہ سمیت پوری روٹی فقیر کو دے دی اور خود بھوکی رہی۔ اسے اپنے بیٹے کی بڑی فکر لگی رہتی اور ہمیشہ اس کی واپسی کی دعائیں کرتی

❶ فضائل صدقات: ساتویں فصل، ص۷۰۰، ۷۰۱/ إحياء علوم الدين: كتاب ذم البخل وذم حب المال، ج۳ص ۲۴۹

تھی، اس بات کو ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ ایک دن اس کا بیٹا صحیح سلامت گھر لوٹ آیا۔ اور پھر ایک دن ماں کو راستے کی سختیوں سے آگاہ کیا، اس نے کہا کہ سب سے حیرت انگیز واقعہ مجھے یہ پیش آیا کہ میں فلاں وقت فلاں شہر کے گھنے جنگل میں جا رہا تھا کہ ایک دم سامنے سے شیر نمودار ہوا میرا گدھا وہیں رک گیا اور مجھے پھینک کر پیچھے کی جانب دوڑا، شیر نے اپنے پنجے میری پیوند شدہ قمیص میں گاڑھ دیئے تاہم مجھے کوئی خراش تک نہیں آئی، البتہ میرے ہوش اُڑ گئے وہ مجھے گھسیٹتا ہوا درختوں کے جھنڈ میں لے آیا۔

عین اسی وقت جب وہ میرے سینے پر پنجے رکھ کر چیر پھاڑنے ہی والا تھا کہ ایک عظیم الخلقت آدمی نمودار ہوا، اس کا چہرہ روشن اور کپڑے سفید تھے، اس نے شیر کو گردن سے پکڑا اور اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور کہا:

قُمْ يَا كَلْبُ! لُقْمَةٌ بِلُقْمَةٍ. ❶

ترجمہ: اُٹھ، اے کتے! لقمے کے بدلے لقمہ۔

شیر لڑکھڑا کر اُٹھا اور جنگل کی طرف بھاگ گیا، میں نے آدمی کو دائیں بائیں خوب ڈھونڈا مگر کہیں اس کا نشان نہ ملا، میں تھوڑی دیر وہاں بیٹھا رہا یہاں تک کہ میری کھوئی طاقت واپس آ گئی اور حواس مجتمع ہو گئے، پھر میں نے اپنا جسم ٹٹولا۔ کہیں کوئی زخم یا خراش نہ تھی، میں وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ اپنے قافلے سے جا ملا، میں نے ان کو اس بارے میں بتایا تو انھیں اس پر بڑا تعجب ہوا کہ میں شیر کے چنگل سے کیسے بچ گیا، میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ نو وارد آدمی کی اس بات کا کیا مطلب ہے کہ لُقْمَةٌ بِلُقْمَةٍ (لقمے کے بدلے لقمہ)۔

---

❶ نشوار المحاضرة وأخبار المذاكرة: لقمة بلقمة، ج ۲ ص ۴۲، ۴۳

ماں نے اس وقت میں غور کیا تو یہ وہی وقت تھا جب اس نے اپنے منہ سے لقمہ نکال کر فقیر کو صدقہ کیا تھا چنانچہ اس نے بیٹے کو اس کا مطلب سمجھایا۔

جملہ کا مطلب ہے کہ ماں نے فقیر کو لقمہ دیا تو اللہ رب العزت نے اُس کے بیٹے کو شیر کا لقمہ بننے سے بچالیا۔ غور کریں کہ صدقہ دینے والی ماں ہے چونکہ بیٹے کو اگر شیر کھالیتا تو تکلیف ماں کو ہوتی، تو اللہ نے ماں سے اس تکلیف کو صدقہ کی برکت سے ہٹایا۔

والدہ کی طرف سے روٹی صدقہ کرنے پر بیٹے کی دشمنوں سے حفاظت

خلیفہ المقتدر باللہ کے وزیر ابوالحسن بن فرات نے ایک مرتبہ ابوجعفر بن بسطام سے کہا کہ یہ تمہاری روٹی کا کیا قصہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ اس واقعہ یہ ہے کہ میری والدہ نہایت نیک سن رسیدہ عورت تھیں، میری پیدائش کے وقت ہی سے اس کی عادت ہوگئی تھی کہ میں جس بستر میں سوتا تھا ہر رات اس کے نیچے ایک روٹی رکھ دیا کرتی تھی اور صبح میری طرف سے روٹی کو صدقہ کر دیا کرتی تھی، اور میں بھی اب تک ایسا ہی کر رہا ہوں۔ یہ سن کر وزیر ابن الفرات نے کہا میں تم سے بدظن تھا اور گرفتار کرنا چاہتا تھا، تین رات سے مسلسل خواب دیکھتا تھا کہ تم سے جنگ کر رہا ہوں تا کہ گرفتار کروں، مگر تمہارے ہاتھ میں ڈھال کی مانند روٹی رہتی تھی، جس سے میرا تیر تم کو نہ لگتا تھا۔ جاؤ اب تم مامون ہو۔ ❶

صدقہ کے سبب مٹی اور برادے کا آٹے میں تبدیل ہو جانا

حضرت ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کی زوجہ نے اپنے شوہر کو کہا کہ گھر میں آٹا نہیں ہے، ابو مسلم رحمہ اللہ بولے کیا کوئی چیز ہے؟ ام مسلم نے کہا کہ ایک درہم ہے جس کا سوت بیچا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ مجھے دے دو اور تھیلا لاؤ، پھر وہ بازار چلے گئے، وہ ایک شخص

❶ البر والصلة لابن الجوزي: الباب السابع والأربعون، ص: ۲۲۴

کے پاس کھڑے ہوکر کھانا خرید رہے تھے کہ ایک سائل آ کھڑا ہوا اور بولا اے ابو مسلم! مجھ پر صدقہ کردو، اس نے مطلب میں بڑی الحاح وزاری کی تو انہوں نے وہ ایک درہم اُسے دے دیا، پھر تھیلے کو لکڑی کے برادے اور مٹی سے بھر دیا، گھر کی طرف آئے اور دروازے کے پیچھے رکھ کر واپس ہوگئے، جب ام مسلم نے اس تھیلے کو کھولا تو اس میں سفید آٹا تھا، انہوں نے اسے گوندھا اور روٹیاں پکالیں، جب رات کو ابو مسلم آئے تو انہوں نے ان کے سامنے دستر خوان اور چپاتیاں رکھیں، ابو مسلم رحمہ اللہ نے کہا یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا: اے ام مسلم! انہوں نے جواب دیا، یہ اس آٹے سے بنائی ہیں جو تم دن کو لائے تھے، تو ابو مسلم رحمہ اللہ کھانے لگے اور رو دیئے۔ ❶

یہ ابو مسلم رحمہ اللہ کی کرامت تھی کہ اللہ رب العزت نے برادے کو آٹے سے تبدیل کردیا، یہ اللہ تعالی کی ان کے لئے غیبی نصرت ومدد تھی۔

بخیل شخص کی سخی بیوی کو آگ نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا

ایک بخیل شخص نے اپنی بیوی کو قسم دی کہ خبردار! گھر میں سے کسی کو خیرات نہ دینا۔ ایک دن اس عورت نے شوہر کی تنبیہ کی پرواہ کئے بغیر کسی محتاج کو کچھ خیرات دے دی، اتفاقاً شوہر نے دیکھ لیا، غصہ میں آکر کہنے لگا تو نے میری حکم عدولی کیوں کی؟ بیوی نے کہا: میں نے خالص اللہ کے لئے تھوڑا سا دیا ہے۔ شوہر نے غضب میں آکر خوب آگ بڑھکائی اور اپنی بیوی سے کہا: اگر تو نے یہ کام اللہ کے لئے کیا ہے تو اس آگ میں اللہ کے لئے کود پڑ۔ اللہ کی متوالی عورت نے اپنے بدن کو زیور اور عمدہ کپڑوں سے آراستہ کیا۔ خاوند نے پوچھا کہ یہ آراستگی کا کیا موقعہ ہے؟ کہا: جب دوست اپنے

❶ سير السلف الصالحين لإسماعيل بن محمد الأصبهاني: ذكر عبد الله بن ثوب أبي مسلم الخولاني، ص۸۷۷،۸۷۸

دوست سے ملتا ہے تو اس کے لئے کچھ بناؤ سنگھار بھی کرتا ہے۔ یہ کہہ کر آگ میں چھلانگ لگا دی۔ شوہر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ باوجود خوب آگ کے بڑھکنے کے اس خاتون کا ایک بال بھی نہ جلا۔ ❶

ایک یتیم بچے کا حاتم طائی کے لیے دس بکریوں کو ذبح کرنا

ایک شخص نے حاتم طائی سے پوچھا: اے حاتم! کیا سخاوت میں کوئی تجھ سے آگے بڑھا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں قبیلہ طئی کا ایک یتیم بچہ مجھ سے زیادہ سخی نکلا، جس کا قصہ یوں ہے کہ دورانِ سفر میں رات گزاری کے لیے اس کے گھر گیا، اس کے پاس دس بکریاں تھیں، اس نے ایک ذبح کی، اس کا گوشت تیار کیا اور کھانے کے لیے مجھے پیش کر دیا، اس نے کھانے کے لیے جو چیزیں مجھے دیں ان میں مغز بھی تھا، میں نے اسے کھایا تو مجھے پسند آیا، میں نے کہا: واہ سبحان اللہ! کیا خوب ذائقہ ہے، یتیم بچہ فوراً باہر نکل گیا، اور ایک ایک کر کے تمام بکریاں میری لاعلمی میں اس نے ذبح کر ڈالیں اور سب سے مغز مجھے پیش کیے، جب میں کوچ کرنے لگا تو کیا دیکھتا کہ گھر کے اردگرد ہر طرف خون ہی خون بکھرا پڑا ہے، میں نے اس سے کہا: آپ نے تمام بکریاں کیوں ذبح کیں؟ اس نے کہا:

يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ، تَسْتَطِيْبُ شَيْئًا أَمْلِكُهُ فَأَبْخَلُ عَلَيْكَ بِهٖ، إِنَّ ذٰلِكَ لَسُبَّةٌ عَلَى الْعَرَبِ قَبِيْحَةٌ.

واہ سبحان اللہ! آپ کو میری کوئی چیز اچھی لگے اور میں اس پر بخل کروں، یہ عربوں کے لیے بدترین گالی ہے۔

حاتم سے پوچھا گیا: بدلے میں آپ نے اسے کیا دیا؟ انھوں نے کہا: تین سو سرخ

❶ حکایتوں کا گلدستہ: ص ۴۳، ۴۴

اونٹنیاں اور پانچ سو بکریاں، ان سے کہا گیا: تو پھر آپ اس سے بڑے سخی ہوئے، انھوں نے جواب دیا:

بَلْ هُوَ أَكْرَمُ لِأَنَّهُ جَادَ بِكُلِّ مَا يَمْلِكُهُ وَإِنَّمَا جُدتُّ بِقَلِيْلٍ مِنْ كَثِيْرٍ. ❶

ترجمہ: بلکہ وہ مجھ سے زیادہ سخی ہے کیوں کہ اس نے اپنا سب کچھ لٹا کر سخاوت کی ہے، جب کہ میں نے تو اپنے بہت سے مال میں سے تھوڑا سا خرچ کر کے سخاوت کی ہے۔

راہِ خدا میں صدقہ کے سبب کٹے ہوئے ہاتھ اور ڈوبے ہوئے بچے کی غیبی حفاظت

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ کسی شہر کا حاکم بے حد ظالم اور مردم آزار تھا، چنانچہ اس نے شہر میں منادی کرادی تھی کہ جو شخص کسی فقیر کو کچھ دے گا اس کا ہاتھ کاٹ کر شہر بدر کر دیا جائے گا، اتفاقاً کسی دن ایک بھوک کا مارا فقیر جو زندگی سے مایوس ہو چکا تھا، شہر میں آکر ایک عورت سے بڑی لجاجت اور عاجزی کے ساتھ کچھ طلب کرنے لگا، عورت نے کہا بندۂ خدا کیا تو نے حاکم وقت کا حکم نہیں سنا جو میری ذلت ورسوائی کا سامان کرنا چاہتا ہے؟ کہنے کو تو اس نے یہ کہہ دیا مگر اس فقیر کی حالت زار کو دیکھ کر عورت سے نہ رہا گیا اور دو روٹیاں نکال کر اس فقیر کو دے ہی دیں، اور کہنے لگی: اب حاکم کا جو جی چاہے کرے مجھ سے تو اس کی بھوک کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔

جب اس ظالم کو واقعہ کی خبر ملی تو اس نے عورت کا ہاتھ کٹوا کر اس کو شہر بدر کر دیا، جس کے ساتھ ایک دودھ پیتا بچہ بھی تھا، شہر سے نکل جانے کے بعد وہ عورت جنگل وبیابانوں میں ماری پھرتی تھی کہ شدت گرمی کے باعث پیاس سے بے تاب ہوگئی، مجبوراً کہیں پانی نہ ملا تو ایک نہر کے کنارے جا کر پانی پینے کو جھکی ہی تھی کہ اچانک وہ

❶ المستجاد من فعلات الأجواد للتنوخي: حكاية، ص ٥٨

شیر خوار بچہ اس کی گود سے چھوٹ کر نہر میں جا پڑا، جس سے وہ سخت بے قرار ہو کر کہنے لگی کہ افسوس! میری یہ پیاس میرے فرزند دل کے خون کی پیاسی تھی، بچہ کی جدائی اور بے تابی سے جب اس کا دل بھر آیا اور زار وقطار رونے لگی تو یکا یک کیا دیکھتی ہے کہ دو خوبصورت نوجوان جو بہترین پوشاک سے ملبوس تھے، ظاہر ہو کر اس عورت سے معلوم کرنے لگے آخر تو اتنی پریشان کیوں ہے؟ اور زار وقطار رو کر تیرا یہ کیا حال بنا ہے جس پر کسی کا دستِ شفقت تیری طرف نہیں بڑھتا؟ عورت نے تمام حال ان نوجوانوں کو بتلایا، بس اب کیا تھا فوراً ایک نوجوان دریا میں کودا اور اس عورت کے بچہ کو صحیح سلامت نکالا لایا اور دوسرے نے اس کے کٹے ہوئے ہاتھ کو صحیح ودرست کر دیا، اب وہ دونوں عورت سے کہنے لگے کہ تو نے ہمیں پہچانا بھی؟ عورت نے کہا: نہیں، تو وہ بولے ہم دونوں وہی تیری دو روٹیاں ہیں جو تو نے اللہ کے لئے اس بھوکے فقیر کو دی تھیں، اور جن کے سبب تو ظالم کے ہاتھوں اس بلا میں مبتلا ہوئی تھی، خدا کا شکر ہے کہ اب انہیں دو روٹیوں کے صدقے سے نجات ملی۔ (1)

بسا اوقات اللہ رب العزت مخلص لوگوں کے نیک اعمال کے ثمرات دنیا میں بھی عطا کر دیتا ہے اور آخرت کا اجر وثواب تو اِس کے علاوہ ہے۔

صدقہ کی برکت سے آنکھ کی بینائی لوٹ آئی

ایک بچہ اپنی بہن کیساتھ کھیل رہا تھا، اس بچے کے ہاتھ میں چھری تھی، اس نے چھری اپنی بہن کے آنکھ میں ماردی تو بہن کو ہسپتال لایا گیا، ڈاکٹروں نے کافی کوششیں کی کہ آنکھ کی بینائی لوٹ نہیں سکی، اس دوران ماں کو صدقے کا خیال آیا تو اس نے شوہر سے کہا کہ فلاں سونا لیکر آؤ، اسکو اللہ کی راہ میں صدقہ کرو اور ماں یہ دعا کرنے لگی:

---

(1) نوادرات علمیہ: ص ۱۰۷، ۱۰۸/ حکایتوں کا گلدستہ: ص ۳۶، ۳۷

اے اللہ تو جانتا ہے اس سونے کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے، اس صدقے کی برکت سے میری بیٹی کو ٹھیک فرما۔

چنانچہ کچھ دن گزرے، ڈاکٹروں نے دوبارہ کوشش کی اور اللہ نے بینائی واپس لوٹا دی۔ ❶

صدقے کی برکت سے اللہ نے بیٹی کو شفا دی

شیخ سلیمان المفرج ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص کی چھوٹی بیٹی تھی، اسکے حلق میں ایک بیماری لگی، بہت علاج کئے لیکن افاقہ نہ ہو، روز صبح ایک انجکشن لگایا جاتا تھا۔ ایک دن ایک شخص نے کہا کہ اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کیا کرو۔ لہذا تم صدقہ کرو، اس شخص نے کہا میں صدقہ دے چکا، صالح شخص نے کہا: اس بار بیٹی کی شفاء کی نیت سے صدقہ کرو اور جتنا مال آپ کے پاس ہے اسکے بقدر صدقہ کرو۔ چنانچہ ایک شخص اٹھا اور اپنی چاول، گندم وغیرہ سے گاڑی بھر کر فقراء پر صدقہ کیا، فقراء بہت خوش ہوئے۔ یہ شخص فرماتے ہیں کہ چند دن گزرے نہیں تھے کہ اللہ نے بیٹی کو شفا دی۔ بعد میں یہ شخص مریضوں کے پاس جاتا اور ان کو صدقہ کرنے کی تلقین کیا کرتا تھا۔ ❷

ایک ساتھی نے دنیا خریدی اور دوسرے نے آخرت وثواب

دو شخص آپس میں شریک تھے، ان کے پاس آٹھ ہزار اشرفیاں جمع ہوگئیں، ایک چونکہ پیشے سے واقف تھا اور دوسرا ناواقف تھا، اس لئے اس واقف کار نے ناواقف سے کہا کہ اب ہمارا نباہ مشکل ہے، آپ اپنا حق لے کر الگ ہو جایئے، آپ کام کاج سے ناواقف ہیں۔ چنانچہ دونوں نے اپنے اپنے حصے الگ کر لئے اور جدا ہو گئے، پھر پیشے

❶ تحفة الواعظ للخطب والمواعظ: ص ۱۲۰

❷ تحفة الواعظ للخطب والمواعظ: ص ۱۲۱

سے واقف کار نے بادشاہ کے مرجانے کے بعد اس کا شاہی محل ایک ہزار دینار میں خریدا اور اپنے ساتھی کو بلا کر اسے دکھایا اور کہا: بتلاؤ! میں نے کیسی چیز خریدی؟ اس کے ساتھی نے بڑی تعریف کی اور یہاں سے باہر چلا، اللہ تعالی سے دعا کی اور کہا خدایا! اس میرے ساتھی نے تو ایک ہزار دینار کا قصر دنیوی خرید لیا ہے اور میں تجھ سے جنت کا محل چاہتا ہوں، میں تیرے نام پر تیرے مسکین بندوں پر ایک ہزار دینار خرچ کرتا ہوں، چنانچہ اس نے ایک ہزار دینار راہِ خدا میں خرچ کر دیئے، پھر اس دنیادار شخص نے ایک زمانے کے بعد ایک ہزار دینار خرچ کر کے اپنا نکاح کیا، دعوت میں اس پرانے شریک کو بھی بلایا، اور اس سے ذکر کیا کہ میں نے ایک ہزار دینار خرچ کر کے اس عورت سے شادی کی ہے۔

اس کے ساتھی نے اس کی بھی تعریف کی، باہر آ کر اللہ تعالی کی راہ میں صدقہ کرنے کی نیت سے ایک ہزار دینار نکالے اور اللہ تعالی سے عرض کی کہ اے اللہ! میرے ساتھی نے اتنی ہی رقم خرچ کر کے یہاں کی ایک عورت حاصل کی ہے اور میں اس رقم سے تجھ سے حورِ عین کا طالب ہوں اور پھر وہ رقم راہِ خدا میں صدقہ کر دی۔ پھر کچھ مدت کے بعد اس دنیادار نے اس کو بلا کر کہا کہ دو ہزار کے دو باغ میں نے خرید لئے ہیں دیکھ لو کیسے ہیں؟ اس نے دیکھ کر بہت تعریف کی اور باہر آ کر اپنی عادت کے مطابق جناب باری تعالی میں عرض کی کہ خدایا! میرے ساتھی نے دو ہزار کے دو باغ یہاں کے خریدے ہیں، میں تجھ سے جنت کے دو باغ چاہتا ہوں اور یہ دو ہزار تیرے نام پر صدقہ ہیں، چنانچہ اس رقم کو مستحقوں میں تقسیم کر دیا۔

پھر جب ان دونوں کا انتقال ہو گیا، تو اس صدقہ کرنے والے کو جنت کے محل میں پہنچا دیا گیا، جہاں پر ایک حسین عورت بھی اسے ملی، اور اسے دو باغ بھی دیئے گئے اور وہ وہ

نعمتیں ملیں جنہیں بجز خدا تعالی کے اور کوئی نہیں جانتا، تو اسے اس وقت اپنا وہ ساتھی یاد آ گیا، فرشتے نے بتلایا کہ وہ تو جہنم میں ہے، تم اگر چاہو تو جھانک کر اسے دیکھ سکتے ہو، اس نے جب اسے جہنم کے اندر جلتا دیکھا تو اس سے کہا کہ قریب تھا کہ تو مجھے بھی بھٹکا دیتا یہ تو رب العالمین کی مہربانی ہوئی کہ میں بچ گیا۔ ❶

صدقات اور ایصال ثواب کا مردوں کو فائدہ

صالح مری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شب جمعہ کو جامع مسجد میں گیا تا کہ فجر کی نماز وہاں ادا کروں، راستہ میں ایک قبرستان پر میرا گذر ہوا اور ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا، وہیں میری آنکھ لگ گئی، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ اہلِ قبور سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر گول دائرہ باندھے بیٹھے ہیں اور آپس میں گفتگو کر رہے ہیں، اور ایک جوان میلے کپڑے پہنے ہوئے آیا، اب اچانک خوبصورت برتنوں میں کوئی چیز ڈھک کر لائی گئی، اب جسے وہ برتن دیئے گئے وہ خوشی خوشی قبروں میں لوٹ گئے، اب سب کو ملے، صرف ایک جوان باقی رہا اور غمگین بلا کسی شئ کے قبر میں داخل ہونے کا قصد کر رہا تھا، میں نے کہا اے اللہ کے بندے کیا وجہ ہے کہ میں تجھے غمگین پاتا ہوں اور یہ کیا واقعہ ہے؟ جو میں نے دیکھا، کہا اے صالح! تم نے یہ خوبصورت ڈھکے ہوئے برتن دیکھے؟ میں نے کہا! ہاں وہ کیا تھا؟ کہا وہ صدقات اور دعائیں ہیں جو زندوں کی جانب مردوں کو بھیجی جاتی ہیں، ان کے پاس ہر شب جمعہ اور روز جمعہ کو پہنچتی ہیں، پھر اس نے ایک لمبی تقریر کی جس کا حاصل یہ تھا کہ اس کی ایک ماں ہے، جو دنیاداری میں مشغول ہو کر اسے بھول گئی ہے اور اس نے نکاح بھی کر لیا ہے اور لہولعب (کھیل

❶ تفسیر الطبری: سورہ صافات آیت نمبر ۳۴ تا ۵۷ کے تحت، ج ۲۱ ص ۵۶ / تفسیر ابن کثیر: ج ۷ ص ۱۴

کود) میں منہمک ہے، اب وہ اسی قابل ہے کہ غم کرے کیونکہ اب کوئی اس کا یاد کرنے والا نہیں ہے، شیخ صالح نے اس سے اس کی ماں کا پتہ ومحلّہ دریافت کیا، اس نے بتلایا، صبح کو صالح مری نے اس محلّہ میں جا کر اس شخص کی ماں کو دریافت کیا، لوگوں نے بتایا، پھر اس کی ماں نے پردہ کی آڑ میں بات چیت کی اور اس کے لڑکے کا سارا حال بیان کیا، یہ سن کر وہ رونے لگی اور اس کی آنسو رخساروں پر جاری ہوگئے، پھر کہنے لگی اے صالح! وہ میرا بیٹا اور میرے جگر کا ٹکڑا تھا جس کے لئے میں نے اپنے پیٹ کو گھر بنایا اور اپنی چھاتیوں کو مشک بنایا، اپنی گود کو محلّہ بنایا تھا، پھر ایک ہزار درہم مجھے دیئے اور کہا یہ اس کے واسطے صدقہ کرو اور میں اس کو دعا اور صدقہ سے عمر بھر نہ بھولوں گی ان شاء اللہ، صالح کہتے ہیں کہ میں نے وہ درہم اس عورت کی جانب سے خیرات کردیئے، دوسرے جمعہ کو پھر میں جامع مسجد کے قصد سے نکلا اور اس مقبرہ میں ایک قبر سے تکیہ لگا کے لیٹ گیا اور میں نے وہی منظر دیکھا کہ سب اہلِ قبور ایک ایک اپنی قبروں سے نکلے اور وہ جوان بھی سفید لباس پہنے ہوئے خوش خوش نکلا اور میرے قریب آ کر کہنے لگا کہ اے صالح! خداوند عالم تجھے میری طرف سے جزائے خیر عطا کرے، میرے پاس بھی ہدیہ (تحفہ) پہنچ گیا۔ ❶

یوم عاشورہ پر صدقہ کی برکت سے ایک نصرانی کو ایمان کی دولت اور جنت کے محلات کا ملنا

ملک رَیّ میں قاضی غنی رہتے تھے، ان کے پاس ایک فقیر عاشوراء کے دن آیا اور کہا: اللہ قاضی صاحب کی عزت کر بڑھائے، میں ایک غریب عیال دار ہوں اور میں تمہارے پاس اس دن کو شفیع بنا کر آیا ہوں، اس مبارک دن کے وسیلہ میں تم مجھے دس

---

❶ روض الریاحین: الحکایۃ التاسعۃ والخمسون بعد المائۃ، ص: ۱۷۸

من روٹی پانچ من گوشت دو درہم عنایت کرو، قاضی صاحب نے ظہر تک کا وعدہ کیا، جب ظہر کے وقت وہ شخص آیا تو عصر کا وعدہ کیا، جب عصر کا وقت آیا تو اسے کچھ نہ دیا، فقیر ٹوٹے دل کے ساتھ ان کے یہاں سے چلا، راستہ میں ایک نصرانی (عیسائی) کو دیکھا کہ اپنے مکان کے دروازہ پر بیٹھا تھا، اس سے کہا: اس دن کی برکت سے مجھے کچھ دے، اس نے کہا یہ کیا دن ہے؟ فقیر نے اس دن کی کچھ فضیلت بیان کی، اس نے کہا: اب تو اپنی حاجت بیان کر، تو نے بڑے دن کا واسطہ دیا ہے، اس نے روٹی کے واسطے دس قفیز گیہوں اور سومن گوشت اور بیس درہم دیئے، پھر کہا: یہ تیری اور تیری عیال کے واسطے جب تک تو زندہ ہے مقرر کیا جاتا ہے، ہر مہینہ آکر لے جایا کر، یہ اس دن کی برکت کی وجہ سے ہے، فقیر لے کر اپنے گھر گیا، قاضی صاحب جب رات کو سوئے تو خواب میں ان سے کہا گیا، اپنی نگاہ اٹھا کر دیکھو، جب دیکھا تو ایک محل نظر آیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی اور ایک محل سرخ یاقوت کا بنا ہوا ایسا شفاف کہ باہر سے اندر کے اشیاء اور اندر سے باہر کے اشیاء نظر آتی تھیں، قاضی صاحب نے دریافت کیا: الٰہی یہ کیسے محل ہیں؟ ارشاد ہوا کہ یہ محل اگر تو فقیر کی حاجت پوری کرتا تو تیرے ہوتے، لیکن جب تو نے رد کر دیا تو اب یہ فلاں نصرانی کے ہو گئے، جب قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بڑے پریشان ہوئے، افسوس وحسرت کرتے ہوئے صبح ہی نصرانی کے یہاں گئے اور اس سے کہا: تو نے کل کیا خیرات کی تھی؟ اس نے کہا: تم کیوں دریافت کرتے ہو؟ قاضی صاحب نے خواب کا حال بیان کیا، پھر کہنے لگے:

بِعْنِیُ الْجَمِیْلَ الَّذِیْ عَمِلْتَهُ مَعَ الْفَقِیْرِ بِمِئَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ لَهُ النَّصْرَانِیُ: إِنِّیْ لَاأَبِیْعُ ذٰلِکَ بِمِلْءِ الْأَرْضِ کُلِّهَا، مَاأَحْسَنَ الْمُعَامَلَةَ مَعَ هٰذَاالرَّبِّ

الْكَرِيْمِ ،أَشْهَدُأَن لَّاإِلَهَ إِلَّااللَّهُ،وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللَّه ،وَأَنَّ دِيْنَهُ هُوَالْحَقُّ.

ترجمہ: وہ نیکی جو آپ نے فقیر کے ساتھ کی ہے وہ مجھے ایک لاکھ درہم میں فروخت کردو، اس نصرانی نے کہا: تم ساری زمین بھر کے دراہم دوتب بھی نہ بیچوں گا، پھر کہنے لگا: اس کریم پروردگار کے ساتھ معاملہ بہت ہی اچھا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یہی دین برحق دین ہے۔

دیکھیں اس عیسائی نے اللہ کی رضا کے لئے تعاون کیا اور محض اللہ کی رضا کے لئے کیا، رب العالمین نے اُس کے اخلاص کی وجہ سے ایمان کی دولت سے بھی نوازا اور جنت میں جو انعام وثواب ملنا تھا اُس کا مشاہدہ بھی کرایا۔ اللہ تعالی نے نصرانی کو بھی خواب میں جنت کے وہ انعامات وثمرات دکھائے۔ [1]

ایک صدقہ پر دنیا میں دس گنا عوض

ابو جعفر بن خطاب رحمہ اللہ سے مروی ہے، ان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ آپ ابدال میں سے تھے، فرمایا کہ میرے دروازہ پر ایک سائل آیا، میں نے اہلیہ سے کہا: تیرے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: چار انڈے ہیں، فرمایا: اس سائل کو دے دو، اس نے دے دیئے، جب سائل چلا گیا، ایک دوست نے میرے یہاں انڈوں کے کریٹ بھیجے، میں نے گھر والی سے دریافت کیا کہ اس میں کتنے انڈے ہیں؟ اس نے کہا: انڈے تو چالیس ہیں لیکن دس ٹوٹے ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس کی وجہ بیان کی ہے کہ سائل کو جو انڈے دیئے تھے اس میں تین صحیح تھے اور ایک ٹوٹا ہوا تھا، ہر ایک کے عوض

[1] روض الرياحين :الحكاية السابعة والعشرون بعد الثلاثة مئة ،ص: ۲۷۵

میں دس دس ملے صحیح کے عوض میں صحیح اور ٹوٹے کے عوض میں ٹوٹے ہوئے۔ ❶

اخلاص اور صدقہ کی بدولت جنت کے محلات کا ملنا

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں نکلا، میرے پاس امیر جیش نے کچھ نفقہ روانہ کیا، میں نے اسے لینا پسند نہ کیا اور حاجت مندوں پر وہ چیز تقسیم کردی، ایک دن میں نماز ظہر پڑھ کر متفکر بیٹھا تھا کہ میں نے وہ مال قبول کر کے لوگوں پر کیوں تقسیم کیا؟ قبول ہی نہ کرتا، ناگاہ میری آنکھ لگ گئی، میں نے خواب میں بہت سے محل آراستہ بنتے ہوئے دیکھے، جن میں بہت سی نعمتیں بھی تھیں، میں نے سوال کیا کہ یہ کس کے محلات ہیں؟ جواب آیا کہ یہ ان لوگوں کے محل ہیں جن کا مال تم نے لے کر غازیوں (جہاد کرنے والوں) پر تقسیم کیا ہے، میں نے کہا اس کے ساتھ میرا کچھ بھی حصہ نہیں؟ کہا تمہارا وہ محل ہے اور ایک بہت بڑے محل کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا مجھے ان سے زیادہ کیوں ملا؟ ارشاد ہوا کہ ان لوگوں نے ثواب کی امید پر مال نکالا تھا جس کے وہ ابھی امیدوار ہیں اور تم نے اسے ایسی حالت میں مال خرچ کیا کہ تمہیں اس کے قبول کرنے کا خوف بھی تھا، نفس کا محاسبہ بھی تھا اور ندامت (شرمندگی) بھی تھی۔ تو صدقہ اور اخلاص اور ضرورت مند ہونے کے باوجود تمہارا خرچ کرنا تمہارے دگنے ثواب کا ذریعہ بن گیا:

اِذَا کَانَتِ الدُّنْیَا تعَدُّ نَفِیْسَةً
فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰہِ اَعْلٰی وَاَنْبَلُ
وَإِنْ کَانِتِ الْاَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا
فَقِلَّةُ سَعْیِ الْمَرْءِ الرِّزْقِ اَجْمَلُ

❶ روض الریاحین: الحکایة الخامسة واعشرون بعد الثلاثة مئة، ص: ۲۷۴

وَإِنْ كَانَتِ الْاَجْسَادُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ
فَقَتْلُ امْرِئٍ فِي اللّٰهِ بِالسَّيْفِ اَفْضَلُ
وَإِنْ كَانَتِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْكِ جَمْعِهَا
فَمَا بَالُ مَتْرُوْكٍ بِهِ الْمَرْءُ يَبْخَلُ

ترجمہ: یہ ہے جب دنیا نفیس شمار کی جاتی ہے تو دار ثواب اس سے اعلے واولیٰ ہے، جب رزق مقسوم ومقدر ہے تو اس میں قلت سعی آدمی کو مناسب ہے اور جب اجسام موت ہی کے واسطے پیدا ہوئے ہیں تو آدمی کا اللہ کے راہ میں تلوار سے قتل ہو جانا افضل ہے، اور جب مال کا اکٹھا کرنا اور جمع کرنا چھوڑ جانے کے واسطے ہے تو پھر ایسی متروک چیز میں آدمی کو بخیل نہ ہونا چاہیے۔ ❶

صدقہ کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپریشن سے بچالیا

چودھری حیدر علی میرے جاننے والے ہیں، بزرگ آدمی ہیں، علاقہ اقبال ٹاؤن میں رہتے ہیں، ان کا بڑا بیٹا سمال بزنس کارپوریشن میں افسر تھا اور اس حیثیت سے وہ کئی سال تک گلگت میں تعینات رہا۔ چودھری صاحب چونکہ ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے تھے اور فارغ تھے، اس لئے وہ گرمیوں کا سارا عرصہ اپنے بیٹے کے پاس گلگت میں گزارا کرتے تھے۔

انہوں نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ وہاں ان کا تعارف معراج عالم نامی ایک صاحب سے ہوا، جو بڑے زمیندا تھے اور پاکیزہ دینی زندگی گزار رہے تھے، اس زمیندار نے چودھری حیدر علی صاحب کو بتایا کہ چند سال قبل ان کی ایک پنڈلی پر پھوڑا نکل آیا جو کسی بھی علاج سے ٹھیک نہ ہوا اور پھیلتا چلا گیا، حتیٰ کہ اسلام آباد کے ایک اعلیٰ درجے کے

❶ روض الریاحین: الحکایۃ السادسۃ والعشرون بعد الثلاث مئۃ، ص ۲۷۴، ۲۷۵

ہسپتال کے ڈاکٹروں نے بھی اسے لاعلاج قرار دے دیا اور بتایا کہ ٹانگ کاٹنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، ورنہ زندگی خطرے میں پڑ جائے گی، اس کے لئے ہسپتال کے سرجنوں نے آپریشن کی تاریخ دے دی اور انہیں ہسپتال میں داخل کر لیا۔

مذکورہ زمیندار نے بتایا کہ حتمی طور پر جب یہ طے پا گیا کہ میری ٹانگ کاٹ دی جائے گی، تو مجھے ہسپتال میں داخل کر لیا گیا تو اس روز میرے پاس پچھتر ہزار روپے تھے، میں نے ہسپتال کے نچلے درجے کے ملازموں کو یعنی چپراسیوں، صفائی کرنے والوں، مالیوں اور بیلداروں کو بلا لیا اور ساری کی ساری رقم ان میں تقسیم کر دی۔

آپریشن والا دن آیا تو آخری مرتبہ ڈاکٹروں کا پینل بیٹھا، ان میں ایک نیا ڈاکٹر بھی تھا، اس نے پھوڑا دیکھ کر کہا کہ ابھی ٹانگ نہ کاٹیں، فلاں ٹیکہ آزمالیں۔ جب وہ ٹیکہ لگایا گیا تو حیرت انگیز طور پر پھوڑا ٹھیک ہونا شروع ہو گیا اور چند روز میں پھوڑے کا وجود ختم ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے دنیا جہاں کے بہترین علاج آزمائے جا چکے تھے اور افاقے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو رہی تھی، دراصل یہ کرامت تھی پچھتر ہزار روپے کے صدقے کی اور قرآن پاک کی اس نوید کی جو چیز عام انسانوں کے لئے نفع بخش بنتی ہے، اللہ اس کو دوام عطا کر دیتا ہے، وہ خیر و برکت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ ❶

صدقہ کرنے کی برکت سے مرض ختم ہو گیا

میری ایک عزیزہ شاہدہ عباس نے بتایا (۰۶۔۵۔۳۱) کہ تقریباً سولہ سال قبل یتیم خانے کے علاقے میں کہ جہاں پہلے ہماری رہائش تھی، تاجر گھرانے کی ایک خاتون شمیم اختر صاحبہ کو سینے میں تکلیف محسوس ہوئی تو وہ ڈاکٹر کے پاس گئیں، ڈاکٹر نے ضروری چیک اپ اور ٹیسٹوں کے بعد تشخیص کی کہ موصوفہ کو دل کی خرابی کا عارضہ لاحق

❶ مکافات عمل: ص ۲۹، ۳۰

ہے،اس کا فوری آپریشن کرانا چاہیے جس پر ستر ہزار روپے خرچ آئے گا۔

محترمہ شمیم اختر صاحب نے شاہدہ عباس کو بتایا کہ میں نے فوری طور پر ستر ہزار روپے کی رقم اپنے رشتہ داروں میں دو یتیم بچیوں کی شادی کے لئے دے دی اور ایک یتیم لڑکے کی تعلیم کا بندوبست کردیا، اور چند روز کے بعد جب میں دوبارہ اسی ڈاکٹر کے پاس گئی اور اس نے چیک کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران پریشان رہ گیا کہ اب میرے جسم میں مرض کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔ ❶

ان واقعات سے اندازہ لگائیں کہ اسلافِ امت میں صدقہ خیراتِ اور سخاوت کا کتنا اہتمام تھا، یہ لوگ اللہ کے راستے میں بے دھڑک خرچ کرتے تھے، پھر رب العالمین بھی انہیں بے انتہاء نوازتا تھا۔انسان کی نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ اللہ رب العزت اُس کے مال کو اپنے راستے میں قبول فرماتا ہے۔پھر جس قدر اخلاص ہوتا ہے رب العالمین کی طرف سے اسی قدر عطاء ہوتی ہے۔اللہ رب العزت دنیا میں مال میں برکت ، نیک عامی اور عزت عطا فرماتے ہیں،لوگوں کے دلوں میں محبت ڈالتے ہیں،اُسے محبوبیت عطا فرماتے ہیں،اور آخرت کا اجروثواب اور انعامات اس کے علاوہ ہیں۔

اللہ رب العزت ہمارے مال کو اپنی راہ میں قبول فرمائے اور ہمیں صدقہ وسخاوت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

---

❶ مکافات عمل: ص ۴۵

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات، تعارف کتب، دروس و محاضرات اور تحریری بیاناتِ جمعہ کیلئے ان واٹس ایپ نمبرز پر رابطہ کریں

03112645500
03191982676